جنگ ٹرانسوال

تصنیف

جے۔ ڈی۔ بی۔ گریبل صاحب بہادر سابق انڈین سول سروس۔

و

عالیجناب شمس العلما مولانا سید علی صاحب بلگرامی۔ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

ایف جی۔ ایس۔ ایسوشیئیٹ رائل اسکول آف مائینس لندن

ممبر آف دی ایشیاٹک سوسائٹی آف گریٹ برٹین اینڈ ایرلینڈ

ممبر آف دی نارتھ آف انگلینڈ انسٹی ٹیوشن آف مائننگ انجنیرس

ممبر ایشیاٹک سوسائٹی بنگال و بمبی

بی۔ ایل گولڈ میڈلسٹ کلکتہ یونیورسٹی

ممتحن سنسکرت مدراس یونیورسٹی وغیرہ وغیرہ

مترجم میڈیکل جورس پروڈینس از انگریزی و تمدن عرب از فرانسیسی وغیرہ معتمد تعمیرات و ریلوے

و معدنیات و صفائی وغیرہ ممالک محروسہ سرکار نظام

در مطبع شمسی حیدرآباد دکن باہتمام محمد ابراہیم خان اکبرآبادی زیور طبع یافت

سنہ ۱۹۰۰ع

دیباچہ

اس مختصر سی کتاب کی اشاعت کا یہ مقصود ہے کہ اہل ہند ٹرانسوال کے اصلی حالات اور جنگ کے اسباب سے بخوبی واقف ہو جائین غیر ملکون مین بہت بدگمانیان پھیلی ہوئی ہین اور اُنکے دفع کرنے کے لئے یہ ضرور تھا کہ پچھلی ساٹھہ برس کے حالات تسلسل اور وضاحت کے ساتھ تحریر کئے جائین ہندوستان اور دوسرے ملکون مین بہت سے حضرات جنوبی افریقہ" کے حالات سے برائے نام واقف ہین۔ اس کتاب مین نہ کوئی جدّت ہے اور نہ تراش خراش صرف جداگانہ وسائل سے ہم لوگون نے حالات فراہم کئے ہین اور مختلف مصنّفون کے بیانات اور اُنکے اقوال پر اکتفا کی ہے جنھون نے کل کیفیتین بچشم خود دیکھی تھین۔ اگر اُن تمام مصنّفون کی تحریرون کا ترجمہ کیا جاتا تو غالبًا یہ کتاب بہت ضخیم ہو جاتی اور کوئی شخص اسکے پڑھنے کی تکلیف گوارہ نہ کرتا۔ اس خیال سے

صرف مضامین ضروری منتخب کر لیے گئے ہین اور وہ تاریخی حیثیت سے
آپس مین بالکل دست وگریبان ہین۔ ہملوگون نے جو کچھ لکھا ہے وہ انصاف
اور حق پسندی کیساتھ لکھا ہے جسمین ہٹ دھرمی اور کوتاہ نظری کا شائبہ تک نہین ہے
اور نہ یہہ ہو سکتا ہے کہ بوروں کی ہمدردی بالکل دل سے نکال ڈالی ہے۔ اسمین
شک نہین وہ بڑے بہادر لوگ ہین اور اپنی آزادی کے لیے جسے وہ
جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہین گلے کٹوانے کے لیے تیار ہین۔
واقعات جنگ نے جو دوسرے حصہ مین بیان کیے جائینگے ثابت کردیا
ہے کہ بہادری اور جنگ آزمودگی کسیقدر کیون نہو وہ کثیر التعداد فوج کے
مقابل مین کچھ نہین کرسکتی لیکن اُمید ہے کہ اختتام جنگ کے بعد اس بہادر
قوم کے ساتھہ فیاضانہ سلوک کیا جائیگا اور تخت وتاج ملکہ معظمہ و زبردست حکومت
انگلستان اُنھین ایسے اختیارات اور آزادی عطا فرمائیگی جو اونکے شایان
ہو گی۔

(جے۔ ڈی۔ بی۔ گریبل)

سید علی بلگرامی

جنگ ٹرانسوال
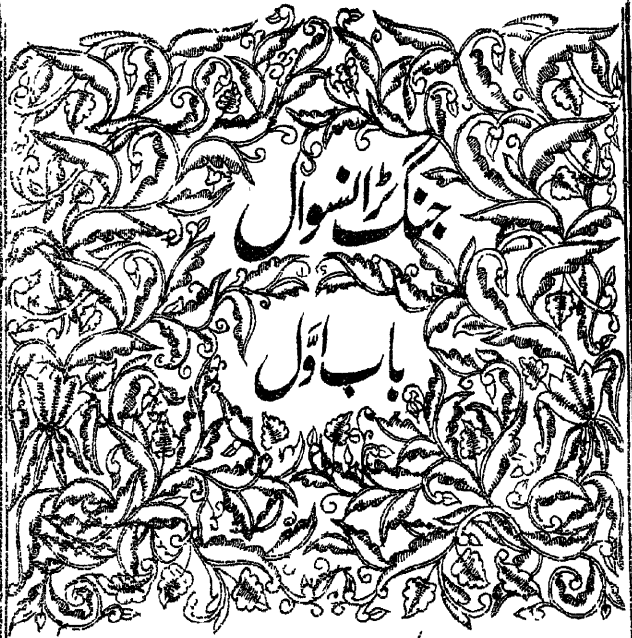
باب اوّل

ٹرانسوال کی سلطنت جمہوری کا آغاز

۱ - افریقیہ ایک ایسا وسیع ملک ہے اور کچھ دنون قبل تک بمقابلہ دوسرے ممالک کے ایسا غیر مانوس اور مخفی رہا ہے کہ اس سرزمین اور اوس کے باشندون کی بابت عام لاعلمی کا ہونا حق بجانب ہے۔

۲ - گو ہندوستان خود ایک وسیع ملک ہے مگر افریقیہ کا براعظم تخمیناً آٹھ حصہ اوس سے بڑا ہوا ہے اِن دونون خطّون کے رقبہ کا باہمی اندازہ اِن دو اشکال مربع سے ہو سکتا ہے جو ذیل مین درج کیجاتی ہین چھوٹا مربع ہندوستان کا ہے اور بڑے مربع سے افریقہ مراد ہے۔

افریقہ

تخمیناً ۱۱۵۶۰۶۰۰

مربع میل

تخمیناً ہندوستان
۱۵۰۰۰۰۰

مربع میل

۳۔ مگر آبادی کے لحاظ سے اِن دونوں ممالک مین فرق عظیم ہے بڑاعظم افریقہ مین جس کا طول انتہائے شمال سے جنوب تک پانچہزار انگریزی میل ہے اور عرض مشرق سے مغرب تک تخمیناً اوتنا ہی خیال کیا جاتا ہے صرف ۱۹۲۵۰۰۰۰ نفوس کی آبادی ہے برخلاف اِسکے ہندوستان مین جو بلحاظ وسعت کے اوس کا آٹھوان حصّہ ہے تخمیناً تینس ۳۳ کڑور نفوس بستے ہین۔ اکثر حصّہ افریقیہ کا ریگستان اور جنگل ہے اور اس آبادی کے لحاظ سے جو بحوالہ انسیکلوپیڈیا برٹیانکا اوپر بیان کی گئی فی اٹھارہ میل مربع ایک آدمی کا اوسط پڑتا ہے۔ حالانکہ ہندوستان کی گنجان آبادی کا سرشکن فی میل مربع دوسو نفوس کے قریب ہے تاہم ہمین معلوم ہے کہ ہندوستان سے آباد ملک مین یہی ہزارہا میل مربع اس وقت تک نامزروع اور غیر آباد ہین۔ پس خیال کیا جاسکتا ہے کہ افریقہ کا کس قدر بڑا حصّہ ابھی تک آبادیوں اور خلقت سے خالی پڑا ہوا ہوگا۔

۴۔ بعض حصے افریقیہ کے زمانہ قدیم سے مشہور ہین خصوصًا شمالی و مشرقی حصّہ جو مصر کہلاتا ہے غالبًا دنیا کی قدیم ترین آبادیون مین سے ہے اور اوسمین شایستگی کے جو آثار نمایان ہین وہ اس بات کی خبر دیتے ہین کہ اوسکو پانچہزار سال سے بھی زیادہ زمانہ گذرا ہے۔

۵ - دوسرا شمالی حصّہ جو ساحل بحر متوسط پر واقع ہے اوسکو واقعات تاریخی سے قدیم تعلق ہے۔ کارتھج شہر روما کا مقابل رہا ہے اور پھر مراکش الجزائر اور ٹونس علوم عربیہ اور حکومت عرب کے مرکز رہے۔ مگر اسکو بہت ہی تھوڑا زمانہ گذرا ہے کہ اس برّاعظم کے باقیماندہ سواحل کے حالات سے ہم گویا بالکل ناواقف تھے پندرہوین صدی مین جبکہ پرتگیز سیّاحون اور تجّار نے وہان کے سفر کیے تب وہانکے حالات کا زیادہ انکشاف ہوا اور بتدریج کم و بیش سواحل کے صحیح حدود دریافت ہوے اور یہ معلوم ہوا کہ افریقیہ کا شمالی حصّہ سب سے زیادہ عریض ہے اور ملک جنوب کی طرف تنگ ہوتے ہوتے بشکل راس بنگیا ہے۔

۶ - جب اہل پرتگال نے سرزمین ہند کی تلاش مین کمر ہمّت چست کی تو پہلا مرحلہ اونکو یہ پیش آیا کہ مشرق جانیکی راہ نکالنے کیلئے اونکو پانچہزار میل سے زیادہ افریقیہ کے ساحل غربی پر سفر دریا کرنا پڑا۔ ان مین سے اکثر سیّاحون کو یا تو مایوس ہوکر واپس جانا پڑا یا ایسی کوشش مین جان دینی پڑی ۱۴۸۶ء تک

جس سال کہ بارتھالومیو ڈیاز کا جہاز پرتگال سے روانہ ہوا ہے منتہاے جنوب کے راس کا حال معلوم ہی نہین ہوا تھا۔

۷ - جب ڈیاز ساحل مغربی پر جانب جنوب جارہا تھا اور زمین اوس کے بائین ہات کی طرف تھی اوس وقت ایک طوفان شدید برپا ہوا اور کئی دن تک جہاز کو سمت مخالف کی طرف بہا لے گیا۔ اس طوفان کے فرو ہونے کے بعد وہ جانب شمال پھر خشکی کی تلاش مین چلا گیا مگر اوسکو تعجب یہ تھا کہ گو وہ جنوب کے عوض شمال کی طرف جارہا تھا تب بھی زمین اوس کے بائین ہات پر تھی اصل یہ تھا کہ اوس طوفان عظیم کی تندی مین وہ راس کو طے کر چکا تھا لیکن اوسکو خبر نہین ہوئی تھی جب وہ پلٹا۔ اور اوسی کنارے کے محاذی جہاز کو لے چلا تب راس اوس کو داہنی طرف نظر آئی۔ اوس نے اوس کا نام کابو منٹوسو یعنی راس طوفانی رکھا۔ لیکن یہ نام قایم نہ رہنے پایا اور شاہ پرتگال کو جب ڈیاز کے سفر کی اطلاع دیگئی تو اوس نے اس خیال سے کہ اس راہ سے غالباً ہندوستان کا راستہ جسکی اوسکو نہایت تمنا تھی ہاتھ آئے گا اوس کا نام بدل کر کیپ آف گڈ ہوپ یعنی راس امید رکھدیا جو اب تک قایم ہے۔

۸ - کئی سال تک یہ خلیج جس مین موجودہ کیپ ٹون واقع ہے پرتگال کے تجار کے ٹھہرنے کا مقام تھا اور یہان پہونچکر اونکو پانی اور تازہ اشیاے خوردنی ہاتھ آتی تھین۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ سنہ ۱۶۱۰ع تک جبکہ پرتگیزون نے

ایک مختصر سی بستی یہان قایم کی اہل یورپ کی کوئی باقاعدہ آبادی اسمقام پر نہین ہوئی تھی۔ سکے بعد اس بستی پر اہالیانِ سویڈن اور ڈنمارک نے قبضہ کرلیا۔ مگر یہ قبضہ عارضی تھا۔

۹۔ سنہ ۱۶۵۲ء مین ایک شخص مسمی جان۔ وان ریبک نے جو ڈچ اسٹیٹ انڈیا کمپنی کا (جسے اس واقعہ سے پچاس سال قبل سند دی گئی تھی) ڈاکٹر تھا سنو ہمراہیون کے ساتھ ٹیبل بے مین لنگر کرکے اس مقام پر ایک قلعہ تعمیر کیا اور ملک کے اندر آمد و رفت شروع کی۔ اس نئی آبادی کے رہنے والے کل قوم ڈچ اور اُن قدیم ریفارمرون کی اولاد سے تھے جن کے آبا و اجداد نے اپنے مذہب اور آزادی کے لئے اسپین سی باوقعت حکومت سے مقابلہ کرکے خودمختاری حاصل کی تھی۔

۱۰۔ جب سنہ ۱۶۸۵ء مین لوئی چہاردہم بادشاہ فرانس نے قانون اڈیکٹ[ا] آف نینٹس کو جسکی رو سے مغربی فرانس کے پراٹسٹنٹ رعایا کو آزادئی خیال حاصل تھی منسوخ کردیا اوس وقت ان کی ایک جماعت نے ہالینڈ مین پناہ لی اور وہان سے

[ا] یہہ وہ قانون تھا جسکو فرانس کے بادشاہ ہنری چہارم نے سنہ ۱۵۹۸ء مین جاری کیا تھا اور جس کی رو سے فرانس کے فرقہ پراٹسٹنٹ کو پوری مذہبی آزادی دیگئی تھی۔ اس قانون کو لوئی چہاردہم نے سنہ ۱۶۸۵ء مین منسوخ کردیا اور اوس وقت فرانس کے پراٹسٹنٹ خاندانون نے دوسرے ممالک مین پناہ لی۔

وہ افریقیہ کی اس نئی آبادی مین بھیجدیے گئے یہان یہہ لوگ زراعت
پیشہ ہوگئے اور شدہ شدہ ڈچ یا بور لوگون مین مل گئے۔ ڈچ کمپنی ان نوآباد
لوگون کے ساتھہ نہایت سختی سے پیش آئی اور اپنے مظالم جابرانہ سے
اونکے قدیم اور موروثی خیالات کو اس درجہ مٹایا کہ اونکی مادری زبان فرانسیسی
تک باقی نہ رہی۔ یہانتک کہ اس واقعہ سے سو برس بعد جس وقت وہ مشہور
فرانسیسی سیاح لاوتیان اس آبادی مین سے ہوکر کیپ کو گیا تو اوسکو صرف
ایک ہی پیر فرتوت ایسا ملا جو زبان فرانسیسی سمجھ سکتا تھا اور وہ بھی پورے
طور پر نہین۔ اونکی اصلی زبان کو نیست و نابود کرنے کیلئے اوّل تو اون
نوواردون کو حکم دیا گیا کہ کوئی درخواست کمپنی کے نام فرانسیسی زبان مین نہونی
چاہیئے پھر اون سے کہا گیا کہ عبادت کے کلمات اونکی مادری زبان مین نہ ادا
کیئے جائین۔ اور آخرکار اونکے امور خانہ داری مین بھی خفیہ تجسس ہونے لگی۔
حتی کہ فرانسیسی زبان کا بالکل قلع قمع ہوگیا اور یہ نوبت پہونچی کہ ہیوگنو[1] کی نسل
موجودہ نہ صرف اپنی مادری زبان ہی سے ناواقف ہین بلکہ خاص اپنے نامونکا
تلفظ تک صحیح ادا نہین کرسکتے۔

۱۱۔ یہی پالیسی زمانہ موجودہ کے بورون کی ہے۔ اور باوجود اس کے کہ زیادہ
تر باشندے وہان کے انگریز ہین نہ وہان کے مدارس مین زبان انگریزی

---

[1] ہیوگنو فرانس کے پراٹسٹنٹ تاریخ مین اس نام سے مشہور ہین۔

پڑھائی جاتی ہے اور نہ سرکاری طور پر اس زبان کا استعمال کیا جاتا ہے۔

سر سڈنی شیپرڈ جو چند روز قبل برٹش بکیانا کے حاکم تھے بوروں کی نسبت حسب ذیل تحریر کرتے ہین۔

۱۲۔ "ان لوگون کی زبان کثرت استعمال سے ایک نادرالوجود مجموعہ ڈچ اور فرانسیسی اور دوسری مختلف زبانون کا بن گئی ہے اسکو فی الواقع کسانون اور چرواہون کی زبان کہنا چاہیئے جس مین معمولی مہذب خیالات کے بیان کرنے کے لئے بھی الفاظ نہین ہین اور یہ ممزوج اور گنوار بولی زبان ڈچ سے اس درجہ مختلف ہے کہ خود ہالینڈ مین وہ بمشکل سمجھی جا سکتی ہے نہ اس مین تصنیفات ہین نہ ادب ہے اور نہ بلا آمیزش بگڑی ہوئی انگریزی کے اس مین کسی قسم کی وسعت پیدا ہو سکتی ہے غرض اس قوم بور کی زبان خود ان کی ترقی کو روکنے والی چیز ہے اور بالکل صحیح ہوگا اگر کہا جائے کہ ان جاہل کسانون نے اپنی زبان کے ذریعے سے اپنے اور کل دنیائے متمدن کے بیچ مین ایک قہقہہ دیوار کھڑی کر لی ہے"

۱۳۔ یہہ ڈچ لوگ جو بور کہلانے پر مرتے ہین جس قدر اپنی آزادی کا جوش و خروش رکھتے ہین ویسا ہی دوسرون کے حقوق کو تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہین۔ اگرچہ جنوبی افریقہ مین متعدد دیسی اقوام آباد ہین مگر ان مین زیادہ تر مشہور بشمن کافر اور ہٹوٹو ہین ان دیسی اقوام کو بور لوگ مثل غلام یا

نوکر کے سمجھا کرتے تھے گویا انکی خاص خدمت گزاری کے لئے پیدا ہوئے ہین۔ نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ جب وہ مختلف وحشی اقوام سے دوچار ہوئے تو شدید جنگ وجدال کی نوبت آئی اور یہ دیسی اقوام بتدریج ملک کے اندرونی حصّون مین ہٹتی گئین اور جو باقی رہگئین وہ حلقۂ غلامی مین آگئین۔

۱۴- یہ حالت ایک سو تینتالیس ۱۴۳ سال تک قایم رہی۔ اس زمانہ مین ہالینڈ کا گورنر ہندوستان مین پناہ گزین ہوا اور اوس کی طرف سے انگریزی بحری فوج نے اس خطہ افریقہ پر قبضہ کرلیا۔ کمپنی کے قایم مقام نے پہلے تو قبضہ دینے سے انکار کیا مگر ناچار اوسکو منظور کرنا پڑا۔ یہ قبضہ سرکار انگریزی کا ۱۸۰۳ء تک قایم رہا۔ مگر معاہدہ آمینس[5] کے بعد کیپ کالنی کا خطہ ہالینڈ کو واپس دیدیا گیا۔ اس واقعہ کے دو سال بعد پھر یورپ مین جنگ ہوئی اور گورنمنٹ انگریزی نے فوج کشی کرکے بذریعہ سر ڈیوڈ بیرڈ کے جنہون نے میسور اور سرنگاپٹم مین نہایت شہرت حاصل کی تھی دوبارہ قبضہ کرلیا اور یہ قبضہ عہدنامہ وئینا کے روسے بحال رہا اور ابتک اوسی طرح قایم ہے۔

۱۵- منجملہ اقوام یورپ کے سالہاے دراز تک صرف انگریزی جنوبی افریقہ مین آباد رہے۔ ساحل مغربی پر خلیج ڈیلاگوا سے جانب شمال بہت دور تک

[5] فرانس کا ایک مشہور شہر ہے۔ یہان ۱۸۰۲ء مین انگلستان۔ فرانس۔ ہالینڈ اور اسپین کے درمیان وہ معاہدہ ہوا جس کا ذکر یہان کیا گیا ہے۔

اہل پرتگال کا قبضہ تھا مگر اُن کی حالت نہایت سقیم اور تباہ تھی اور چونکہ کوئی
یوروپی دشمن ہزارون میل تک نظر نہین آتا تھا حکومت برطانیہ نے
کیپ کالنی کے حدود کو بتدریج وسعت دی اور جو مختلف جنگین وقتاً وقتاً
کافرون کے ساتھ ہوتی رہین اون مین انگریزی ہی فوج لڑتی رہی بعض
قطعات مین مثل البنی کے صرف اہل برطانیہ ہی آباد ہوئے مگر دوسرے
حصون مین بور اپنی قدیم املاک پر قایم رہے اور جون جون اونکی تعداد
بڑھتی گئی وہ جدید مقامات تک پھیلتے گئے۔ اور دیسی اقوام سے لڑ بھڑ
کر بڑے بڑے مزرعون پر جو رقبے مین ہزارہا بیگہ تھے قابض ہو گئے۔
چونکہ بور ہمیشہ جنگلی جانورون اور وحشی آدمیون سے خائف رہتے تھے وہ
اپنے اوایل عمر ہی سے ہتھیار چلانے کی مشق کیا کرتے اور اسی لحاظ سے
اعلیٰ درجہ کے نشانہ باز اور شکاری ہوا کرتے تھے اور اب بھی ہین۔ جہان
کہین وہ جاتے دولت برطانیہ کی رعایا ہونے کے حقوق انکے ساتھ
رہتے اور جب کبھی ضرورت پڑتی اُن کو انگلستان سے مدد ملا کرتی۔

۱۶ - سنہ ۱۸۳۲ع مین انگلینڈ کو بردہ فروشی کے مظالم سے آگاہی ہوئی
اور دولت نے مصمم ارادہ کر لیا کہ اس بدبخت رسم کو اپنے تمام دائرہ حکومت سے
اوٹھا دے۔ اس قاعدہ کا عمل کیپ کالنی مین بھی کیا گیا اور جتنے غلام
بور لوگون یا دوسرے باشندون کے پاس تھے وہ سب آزاد کر دیے گئے

اون سکے مالکون کو نقصان کا معاوضہ دیا گیا لیکن چونکہ یہ معاوضہ اونکے
خیال مین ناکافی تھا لوگ عموماً بددل ہو گئے۔ صرف یہی ایک باعث انکی
ناراضی کا نہین ہوا بلکہ اونکے خیال مین حکومت انگریزی کی مداخلت اونکی
خانگی معاملات اور اون کی شخصی آزادی مین ضرورت سے زیادہ معلوم ہونے
لگی یہ شکایت زیادہ اون لوگون کو تھی جو سرحد پر تھے۔ اور سب پر مافوق یہ
شکایت تھی کہ قانوناً اونکے اور کافرون کے حقوق مین کوئی فرق نہین رکھا
گیا تھا۔ پس اس بنا پر بہتون نے آوارگی پر کمر باندہ لی تاکہ کوئی مقام جدید
تلاش کر کے وہان اپنے قدیم رسم و رواج کے موافق بسر کرین۔ اور
اون تک سلطنت انگریزی کے کسی حاکم یا محصولدار کا دسترس نہونے
پائے چنانچہ بہت سے بور ٹریچرڈ اور پارٹس اور رطیف کی سرکردگی مین
اپنے اہل و عیال اور اسباب خانہ داری کو ساتھہ لیکر تلاش ملجا و ماوا
نکل کھڑے ہوئے۔ اس قسم کے سفر کو وہ اپنی اصطلاح مین ٹرکنگ
یا زمین نوردی کہتے ہین اس مسافرت مین اونہون نے دریائے آرنج کو عبور کیا جو
اب تک برطانیہ کی سرحد سمجھی جاتی تھی اور یہی گویا اونکے مصائب کی ابتدا تھی۔
ان سیاحون کے سفر کی داستان اور ان کا ایک نامعلوم اور وحشت
ناک ملک مین سے جہان ایک خونخوار اور جنگلی گروہ دیسی اقوام کا آباد ہو رہا تھا
گذرنا اور لڑ بھڑ کر اپنی جگہہ کر لینا ایک نہایت دلچسپ اور پرجوش افسانہ ہے

۱۷۔ سپاہیون مین سے جو لوگ کہ اپنے جرگہ سے علیحدہ ہو جاتے تھے اون پر وحشی دشمن آن پڑے اور انھین قتل کر ڈالتے تھے۔ مگر بسا اوقات اس کا عوض بھی اچھی طرح لیا جاتا تھا۔ پس جو لڑنے بھڑنے والی دیسی قومین تھین وہ بتدریج جانب شمال اور مشرق ہٹتی چلی گئین اور ان مسافرونکا قبضہ ایک وسیع ملک پر ہو گیا جو اب آرنج فری اسٹیٹ کہلاتا ہے۔

اس کے بعد دوسرے بور بھی جو کیپ کے رہنے والے تھے اونمین آکر شریک ہونے لگے۔ ان سب لوگون کو حکومت انگلستان کے ساتھ ایک ہی قسم کی نفرت تھی اور سب کے ایک ہی قسم کے جہالت اور تعصب کے خیالات تھے مگر اسکے ساتھ ہی سب کے سب جوانمرد اور آزادی کے عاشق بھی تھے۔

اگرچہ یہہ جنگجو دیسی قومین کچھہ فاصلے پر ہٹ گئین تھین لیکن ان مین سے ایک گروہ نے وہین بود و باش اختیار کر لی تھی اور ان خیالات کی وجہ سے جو کالے اور گورے آدمیون کی نسبت بورون کے دلون مین تھے بہت زمانہ نہین گذرا کہ مفسدے برپا ہونے لگے یہ صحیح ہے کہ بور ایک ایسے ملک کی تلاش مین نکلے تھے جہان وہ آزاد رہین مگر جس ملک مین وہ جا کے آبسے تھے وہ اونکا نہ تھا۔ بلکہ اون لوگون کا تھا جو وہان کے اصلی باشندے تھے۔ یہ لوگ بورون کی مطلق العنانی اور جبریہ مشقت لینے کو اتنا ہی برا خیال

کرتے تھے۔ جتنا بور حکومتِ انگریزی کی بے رعایت اور مساوی انصاف
کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ گو بورون نے انگریزی حدود کو چھوڑ
دیا تھا۔ لیکن ان کی صورت ظاہری انگریزی رعایا کی تھی اور حقوق بھی اونکے
وہی تھے جو انگریزی رعایا کے ہین۔ اگرچہ وہ خود حکومتِ انگریزی سے
منحرف ہو گئے تھے لیکن دیسی تو مین یہی سمجھتی تھین کہ یہ لوگ انگریزی
ملک سے آئے ہین اور انکو جو شکایت ہوتی تھی اوسکی داد وہ حکومت
انگریزی ہی سے چاہتے تھے اگر ان شکایتون کی سماعت نہ ہوتی یا اگر بور
قدیم باشندونکو نکال کر کسی جدید حصۂ ملک پر قبضہ کر لیتے تو وہان کے
باشندے سرکارِ انگریزی ہی کو ذمہ وار قرار دیتے اور انکی آتشِ غضب
بہ مقابلہ اوسی سرکار کے مشتعل ہوتی تھی۔

۱۸ - یہ امر بخوبی سمجھ مین آسکتا ہے کہ اُس زمانہ مین کیپ کالنی کی حکومت
اپنی ایسی رعایا سے جو اوس حکومت سے ناراض تھی پیچھا چھوڑانا چاہتی
تھی۔ لیکن ملک اس قدر وسیع تھا کہ اگر وہان کے چند ناراض بور کسی دور کے
خطے مین جا بستے تو اون سے حکومت کو کم و بیش ایک قسم کا امن ملجاتا تھا
مگر جب نوبت یہان تک پہونچی کہ سرحدِ انگریزی پر دیسی اقوام مین جھگڑے
ہونے لگے اور جن دیسی قومونکو بورون نے نکالدیا تھا وہ کیپ کالنی کے
حدود سے عبور کرنیکا قصد کرنے لگین۔ اور کالنی کے باشندون کی حفاظت

لازمی ہوگئی تو سرکارِ انگریزی کو دخل دینے کی ضرورت پڑی۔ سرکارِ
انگلشیہ کی ہمیشہ یہہ پالیسی ہوا کرتی تھی کہ اپنے ممالکِ محروسہ کی رعایا کیلئے
اسبابِ بہبودی کو ترقی دیتی رہے مگر جب تک ملک مین امن نہو بہبودی
ممکن نہین۔ پس جہان کہین اوس کے احاطۂ حکومت مین فتنہ و فساد برپا
ہوتا ہے وہان اونکے فرو کرنے مین وہ ہمیشہ سخت گیری سے کام لیتی ہی
چونکہ سرکارِ انگریزی ہی اس وقت جملہ گوری اقوام کی قائم مقام تھی اس لیے
دیسی سیاہ اقوام نے بھی اوسی سرکار سے انصاف چاہا۔ اگر صرف دوسرون
کے حق کی دادرسی کرنی پڑتی تو شاید حکومت کیپ مداخلت نکرتی مگر اوس کے
اغراض بھی اسمین شامل تھے لہذا کالون کو سرکشی سے روکنے
اور پرانی کالنی کو خرابیون سے بچانے کے لئے یہ تجویز قرار پائی کہ بورون
کی آبادی مین ایک جدید رزیڈنٹ بھیجدیا جائے تاکہ وہ حسب الحکم سرکارِ
انگریزی جملہ معاملات مین بور اور دیسی اقوام کے جھگڑونکا تصفیہ بحیثیتِ سرپنچ
کردیا کرے۔ مگر یہی وہ تجویز تھی جس سے کہ نوآباد بور پناہ مانگتے تھے اور
اسی قسم کی مداخلت سے بچنے کے لئے اونھون نے سخت فاقہ کشی منظور
کی تھی اور نقصان گوارا کرکے گھر چھوڑکر پردیس آباد کیا تھا۔ جہان بورون کی
آزادی اور خودمختاری کے خیالات کے ساتھ ہمدردی کیجائے وہان اس
بات کے سمجھنے کی بھی ضرورت ہے کہ ملک مین امن قایم رکھنے کے لئے ایک

ایک اخلاقی ذمہ داری برٹش گورنمنٹ کے سر تھی۔ بورون کو تو نہ صرف حکومت انگلشیہ ہی سے نفرت ہے بلکہ ہر قسم کی حکومت سے وہ آزاد رہنا پسند کرتے ہین یعنی اپنی خواہش کے موافق کیا چاہتے ہین اور شایستگی کے جو شرایط ہین اونکی پابندی پر اون کو اعتراض ہے۔

۱۹-نتیجہ یہ ہوا کہ ایک انگریز رزیڈنٹ بمقام بلوم فانٹین جو اس نئے صوبہ کا دارالحکومت ہے مامور کر دیا گیا اور اوسکی خدمت یہ قرار پائی کہ تمام جھگڑون کا بطور پنچ فیصلہ کیا کرے ساتھ ہی اُسکے تمام ملک مین ملکہ معظمہ کی حکومت کا اعلان کر دیا گیا۔ یہ اعلان سر ہاری اسمتھ نے ۱۸۴۸ء مین کیا اور اوس کی ضرورت اس لئے سمجھی گئی تھی کہ ملک مین امن قائم نہ تھا۔ مگر برٹش گورنمنٹ کی یہ کارروائی بہتونکے ناپسند ہوئی اور انگلستان کے زیر حمایت رہنے کے عوض مین پھر اکثرون نے قصد کیا کہ کوئی اور دوسرا مقام ڈھونڈین جہان اُنکے سوا کوئی دوسرا نہو اور جو جی مین آئے کرین چنانچہ انہون نے حکومت انگریزی کے خلاف مین بغاوت کی اور اس کا خاتمہ بوبیم پلاٹس کی لڑائی پر ہوا۔ اس کے بعد پریٹوریس نے ایک کثیر التعداد بورون کی جماعت کے ساتھ دریائے وال کو عبور کیا جو ابتک آرینج فری اسٹیٹ کی شمالی حد مانی جاتی ہے اور اوس وسیع ملک پر قبضہ کرنیکے لئے بڑھا جو ٹرانسوال کہلاتا ہے اور جس مین بور ابتک مقیم ہین۔ چونکہ ابتدا اِن لوگون مین باہم سمجھ

حسد پھیلا ہوا تھا اس لئے ایک ریاست نہین قرار پائی بلکہ پانچ چھوٹی چھوٹی
جمہوری ریاستین ہو گئین اور وہان کے گورنرون اور سرکار انگریزی
کے کمشنرون کے مابین ۱۸۵۲ء مین عہد و پیمان ہوا کہ سرکار اون کے
اندرونی معاملات مین مداخلت نکریگی۔ مگر زیادہ زمانہ گذرنے نہ پایا تھا کہ یہہ
پانچون ریاستین مل گئین اور ایک ریاست ہو کر اوسکا نام "سلطنت جمہوری
جنوبی افریقہ" قرار پایا۔ ۱۸۵۳ء مین سرکار انگریزی نے آرینج اسٹیٹ
کے اخراجات اور حکومت کی ذمہ داریون کو فائدہ کے مقابل مین زاید تصور
کر کے اوسکو بورون کے حوالہ کر دیا اور بالکل وہان سے کنارہ کشی اختیار کی
اوس وقت اس کا نام آرینج فری اسٹیٹ رکھا گیا اور اسی نام سے وہ ابتک
مشہور ہے۔ اور گو وہ ریاست خود مختار تھی مگر کیپ کالنی مین جو حکومت تھی
اوس سے رابطہ دوستانہ رکھتی تھی۔ کیونکہ کئی موقعون پر جب کہ بور اور ولیسی
قومون مین فساد ہوئے تو اون کے تصفیہ کے لئے اسی حکومت
سے پنچ مقرر کئے گئے۔
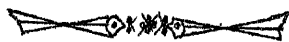
باب دوم

ریاست جمہوری کی زیادہ نشو ونما اور حالات جنوبی افریقہ

آخر کار بور ایک ایسے ملک مین پہنچ گئے جہان اون کو امید تھی کہ کوئی
اون سے مزاحم نہوگا - یہ ملک ایک سطح بلند پر واقع ہے جس کی آب ہوا
نہایت ہی خوشگوار ہے - اوس کی زمین متعدد دریاؤن سے سیراب اور
شاداب ہے اور اطراف مین جو وسیع سبزہ زار ہے اوس مین بکثرت چارہ
موجود ہے - بور شہرون اور قریون مین رہنا پسند نہین کرتے بلکہ ہمیشہ
اون کی یہ خواہش رہتی ہے کہ اپنی اور اپنے عیال کے لئے جتنی لمبی
چوڑی زمین مل سکے وہ لے لین - صرف اُس کے ایک جزو قلیل مین وہ
زراعت کرتے ہین اور باقی مین بھیڑ بکریون کو چراتے اور شکار کھیلتے ہین
یہ اون کا ایک مرغوب شغل ہے - اون کو ہمسایون کے ساتھ رسم و اتحاد
رکھنے کی مطلق خواہش نہین صرف اپنے اہل و عیال سے سروکار رکھتے
ہین اور سب سے بڑی بات اُن مین یہہ ہے کہ جائے فراخ و وسیع کے
خواہشمند ہین - اسی کا نتیجہ ہے کہ ٹرانسوال مین زیادہ تر مکانات ایک دوسرے

سے بیس بیس اور اکثر پچاس میل کے فاصلہ پر واقع ہوئے ہین۔ بورونکا
یہہ خیال ہے کہ جب تک اون کے پاس اقل درجہ چھہ ہزار ایکڑ آراضی
نہو اوس وقت تک وہ اون کے بود باش اور کاشت کو کافی نہوگی۔
ٹرانسوال کا رقبہ گریٹ برٹن سے کچھہ زائد یعنی تخمیناً سات کروڑ پچاس
لاکھہ ایکڑ ہے مگر جس وقت چھہ چھہ ہزار ایکڑ کی کاشتین قرار دی جائین تو
سات کروڑ پچاس لاکھہ ایکڑ کیا چیز ہے۔ پس بحساب مذکور تمام ملک مین
بارہ ہزار پانسو خاندان آباد ہوسکتے ہین۔ پچاس سال قبل کوئی مقام ٹرانسوال
کے نام سے مشہور نہ تھا بلکہ بوروں مین سے جو لوگ کہ اوس آبادی کے
بانی ہوئے انھون نے اوس کا ایک چھوٹا سا قطعہ وہان کے لوگون سے
جبراً چھین لیا تھا۔ کچھہ باشندون کو تو قتل کر ڈالا اور جو باقی رہگئے اُن کو
ایک دوسری سرزمین مین نکال پھینکا۔ جو اب میٹابلا لینڈ کے نام سے
موسوم ہے۔ اس طریقہ سے جو آراضی حاصل کی گئی اوس کو وہ ایک
سونے کی کان سمجھے۔ پھر اور لوگ جنوب سے آگئے اونھون نے بھی ملک
کے لوگون کو کبھی جبراً کبھی حکمت عملی سے بیدخل کیا۔ جس سے ٹرانسوال کی
آبادی مین روزافزون ترقی ہوتی گئی یہان تک کہ مقبوضاتِ انگریزی سے
جو مشرق و مغرب اور شمال مین واقع تھے چھیڑ چھاڑ کرنے لگے مغرب کی
جانب ان کے لئے سمندر کی راہ اس وجہ سے مسدود تھی کہ اس طرف

اہل پرتگال کے مقبوضات واقع تھے۔ اسی طرف زولون کا ملک تھا جسمین
ایک جنگجو فرقہ قدیم باشندون کا آباد تھا۔ ان مین اور بورون مین بہت
جلد جنگ چھڑ گئی۔ حکومت کیپ نے یہہ ہوشیاری کی تھی کہ اس وسیع
ملک کے ان چند قطعات یعنی گرگوا لینڈ۔ سوازی لینڈ۔ اور ٹونگالینڈ کو متفرق
دیسی اقوام کی ضرورت خاص کے لئے محفوظ کر دیا تھا اور یہ سب خطے
حکومتِ انگریزی کی حمایت مین تھے۔ اسی قسم کا ایک خطہ موسوم بہ بیکوآنالینڈ
مشرق کی طرف تھا اور بور اس پر بھی دست تسلط دراز کرنا چاہتے تھے لیکن
سر چارلس وارن اور مسٹر سسل روڈس نے اس قطعہ کی حد بندی کر دی
تاکہ وہ اسی دائرہ مین رہین اور قدم باہر نہ نکالنے پائین۔ بعد کہ جب روڈیسیا
کی بنیاد قائم ہوئی تو وہ شمال کی طرف بڑھنے سے بھی روکدیے گئے۔
حکومتِ بور کے نقشون سے اس وقت جنوبی افریقہ مین چھیاسٹھ ہزار
بورون کی تعداد معلوم ہوتی ہے۔ پس اگر فی خاندان پانچ اشخاص کا اوسط
رکھا جائے تو اس حساب سے (۱۳۲۰۰) خانوادے ہوتے ہین اور یہہ
بات بخوبی سمجھہ مین آسکتی ہے کہ تھوڑے ہی دنون کے بعد بورون کو اپنے
پرانے متحد خاندانون کے خیالات کے لحاظ سے تنگئی مقام کی شکایت
پیدا ہونے لگی۔ اور چونکہ بور فطرتًہ نہایت کثیر الاولاد ہوتے ہین اسلیے
ان کے نوجوانون کو کوئی اور مقام نہ مل سکا جسمے وہ آسودگی اور فراخ

حوصلگی کے ساتھ آباد کر سکتے۔

منجملہ دیسی اقوام کے بورون کو خاصکر زولوون سے ہمیشہ مقابلہ رہا کرتا تھا اور اس قوم نے کئی بار جب کہ شمال سے بورون نے اون پر حملہ کیا سرکار انگریزی کی حمایت چاہی۔ سر آرتھر ہیولاک اس نزاع کے تصفیہ کے لیے بطور سرپنچ طلب ہوئے۔ اور اونھون نے بورون کو ایک بڑا حصہ زولولینڈ اور ایک جزو سوازی لینڈ کا بھی دلوا دیا۔ گو یہہ ملک شاداب اور زرخیز تھا لیکن یہان کی حکومت آسودہ حال نہ تھی بلکہ نادار تھی۔ بور زراعت پیشہ لوگ ہین۔ تمامی ٹرانسوال مین نہ تو کوئی کارخانہ تھا نہ کوئی صنعت وحرفت جانتا تھا۔ وہان کی زمینون مین ضروریات زندگی کے سوا اور کچھ نہین پیدا ہوتا تھا اور چونکہ اون لوگون مین آرام وآسایش طلبی کا مادّہ نہین اور نہ وہان کسی قسم کا تجارتی شغل تھا اور نہ محصول کی کوئی آمدنی تھی۔ اسلیئے وہان کی زمین مالگذاری کی قید سے بالکل بری تھی اور اوس سے کسی قسم کا مالی فائدہ نہ تھا اور نہ اوس بے شمار معدنی دولت یعنی طلا اور کوئلے کے برآمد کرنے کی کوئی کوشش کیجاتی تھی جن کا وجود اب ثابت ہوا ہے۔ وہان مدارس بھی نہ تھے اور بہت کم ایسے اطفال تھے جو لکھنا پڑھنا سیکھتے تھے۔ حکام کو بہت قلیل ماہوار ملتی تھی اور وہ بھی برابر اور وقت پر نہ ملتی تھی اسلیئے ایک عرضداشت کئی ہزار آدمیون

نے دستخط کرکے سرکار انگریزی مین بھیجی اوس مین یہ استدعا تھی کہ عرضی
گذارون کا ملک حکومت انگریزی کے تحت مین کر لیا جائے۔

مسٹر فٹنر پیٹرک نے حال مین ٹرانسوال کے متعلق ایک کتاب
لکھی ہے جس نے انگلستان مین بڑی شہرت حاصل کی ہے۔ ہم اس کتاب
سے ایک مضمون یہان درج کرتے ہین اور یہ بھی ظاہر کرتے ہین کہ مصنف
مذکور نے جس کتاب سے یہ مضمون لیا ہے اوس کا مصنف بورون کا بڑا
دوست اور جنبہ دار تھا پس اوس نے جو کچھ لکھا ہے وہ بلا شبہہ صحیح ہوگا
" افریقۂ جنوبی کی ریاست جمہوری کو خود مختار ہوئے بارہ سال کا زمانہ
ہو چکا تھا۔ اوس وقت ریاست مذکور کی ناداری اس حد کو پہونچ گئی تھی۔ کہ
سوائے ایک صورت کے اور کوئی چارہ کار نہ تھا جو اس ڈوبتی ہوئی ناؤ کو
سنبھالتا اور وہ الحاق کی صورت تھی۔ اس امر کے ثابت کرنے مین
بورون کے وہ لوگ بھی کمتر اقدام کرینگے جن کو اون کی تائید مین اہتمام
بلیغ ہے کہ جسوقت ۱۸۷۷ء مین سر تھیا فیلس شپسٹن نے اس ریاست
کا الحاق کیا ہے تو اوسوقت اوس کی خود اختیاری حیثیت کو چند ماہ سے
بھی زیادہ بقا کی اُمید نہ تھی۔ ذیل مین جو صورت حال درج ہے اوس کو
ہم نے الفرڈ ایلورڈ فلینی آن متوفی کی تصنیف سے اخذ کیا ہے کیونکہ وہ
خود بورون سے زیادہ انگریزون کا مخالف تھا اور اس وقت وہان

موجود تھا اور وہ کتاب اوس نے اس غرض سے لکھی تھی کہ ۱۸۷۹ع
مین تنسیخ الحاق کی نسبت جو تحریک کی گئی تھی اوس سے لوگون کو عام
ہمدردی پیدا ہو جائے۔ ایلورڈ کی شہادت کی پوری قدر اوسوقت تک
نہین ہوسکتی جب تک کہ کچھ اوس کی شرح نہ کیجائے۔ سر بارٹل فریر
(بحوالہ حکام اسکاٹ لینڈ یارڈ جو نام بردہ سے بخوبی آگاہ تھے) اوس کی
نسبت تحریر فرماتے ہین کہ "یہہ شخص اوس گروہ مین سے تھا جس نے
مینچسٹر مین ایک پولس کے سپاہی کا خون بہایا تھا اور اہل ایرلینڈ کے
بدترین اور تیز ترین ڈانیامیٹ لگانے والون مین سے تھا۔ اغوا کرنا
اس کا پیشہ تھا اور ٹرانسوال مین جو اوس نے بغاوت کو ترقی دی تھی اوس پر
اسے بڑا ناز تھا۔ میجر لی کیرن نے پارنل کمیشن کے روبرو جو اظہار حلفی
دیا ہے اوس مین صاحب موصوف نے بیان کیا ہے کہ بغاوت ٹرانسوال
کی آگ بھڑکانے کے لئے ایرلینڈ کی باغی جماعتون نے ایلورڈ
کے ذریعہ سے روپیئے بھیجے تھے"۔

ایلورڈ کا بیان حسب ذیل ہے

سوائے ضلع یوٹرچ کے جہان سٹی وایو کے مقابلہ مین ایک قدیم
ناراضی کے سبب کسی قدر خوف و بے چینی پھیلی تھی (یعنی ستی وایو کے
حملہ کا خوف تھا) کل جنوبی افریقہ اوس وقت سکون کی حالت مین تھا مگر

ٹرانسوال جہان اس اندیشہ سے کہ کوئی انقلاب ہونے والا ہے عالم اضطراب مین تھا۔ انقلاب کی نسبت یہ خیال تھا کہ یہہ شگوفہ باہر سے کھلیگا۔ اوراس کا سبب وہ لوگ سمجھے جاتے تھے جو دل کے کمزور تھے۔ خاصکر غیر ملک کے لوگ جو شہرون مین رہتے تھے۔ کسی قسم کے دستکار نہ تھے۔ خدمتون کے متلاشی تھے اور وہ لوگ تھے جو بھاگ کر پناہ گزین ہوے تھے اور فائدہ کے زعم مین اُنہون نے آکر زمینین لی تھین۔ اور اپنی نشو و نما چاہتے تھے۔ اور عموماً ٹرانسوال کے وہ اشرار تھے جو باعلان وعظ کرتے پھرتے تھے کہ قانون کی مخالفت کرنی چاہیئے ٹکس نہ دینا چاہیئے اور ملک کے جو اصلی مالکانِ اراضی ہین اون سے نفرت کرنا چاہیئے اور بالفاظِ صریح یہ اُمید دلاتے تھے کہ دوسری سلطنت کی دست اندازی سے ملک مین انگلستان کی دولت پھٹ پڑیگی اور اون کو فائدہ عظیم حاصل ہوگا۔ بزدل فرقہ کے شور و شغب نے بورون کو جن کا رقبہ آبادی فرانس سے زیادہ تھا ساکت و صامت کر دیا تھا۔ بعض اضلاع مین بور مفلوک الحال تھے اور جو ٹیکس کہ بہ سببِ جنگ یا تعمیر ریلوے گورنمنٹ اون پر باندہتی تھی اوس کو وہ بآسانی ادا نکر سکتے تھے۔ اون کی مجلس وزرا جس کو اون کی زبان مین واکسراد کہتے ہین اوس زمانہ مین جمع تھی مگر جس تاراجی کا سامنا تھا اوس کی

افسردگی نے اونکو پاگل کر رکھا تھا۔ ملک کے ذمہ دو لاکھ پندرہ ہزار پونڈ کا قرضہ تھا جو کسی طرح سے ادا نہین ہوسکتا تھا۔ قرض خواہ شورشین مچاتے تھے اور حکام صیغۂ عاملانہ کی یہ حالت تھی کہ جدہر رُخ کرتے تھے اُن پلامتون کی بوچھار پڑتی تھی اور غلامی اور ستم شعاری کے سمعی الزامات اون پر لگائے جاتے تھے مگر مثلِ انتزاعِ ریاست جو قریب الوقوع تھا اِن الزامات کا کہین وجود نہین پایا جاتا تھا۔ کیونکہ یہ اور واقعہ کے خلاف تھا۔

گورنمنٹ کی تائید یا ریاستِ جمہوری کی تحفظ کے لئے کوئی آزادانہ رائے زنی کا طریقہ نہ تھا۔ لوگ ایک دوسرے سے فاصلہ پر رہا کرتے تھے اور جو لوگ کہ انتزاعِ ریاست اور بدنظمی کے خواہشمند تھے وہ اُن شہرون اور قریون مین رہتے تھے جہان معدن ہین۔ ایسی پرآشوب حالت اور ایسی سراسیمہ ریاست کی دارالسلطنت مین شپسٹن اور اونکے عمال داخل ہوے۔ وہ وہان ملک گیری کے لئے نہین آئے تھے بلکہ ایک مشیر و معاون اور دوست کی حیثیت سے۔ اُنکی آمد آمد سے پریزیڈنٹ اور اون کی مجلس وزرا کو اور زیادہ کمزوری ہوگئی اور اس پر بالکل اُوس پڑگئی۔ سر تھیوفلس شپسٹن کا داخلہ قریب قریب کل لوگون کے خیال مین گویا انقلاب کا پیش خیمہ تھا۔ بااین ہمہ کہ اس

فعل سے اشخاص انقلاب پسند کے خیالوں پر تنبیہہ کا اثر پڑا تھا
مگر پھر بھی آثار غدر نمایاں تھے۔ ہر شخص امید و بیم کی حالت مین تھا۔
نہ کوئی ملک کو بچانے کی کوشش کرتا تھا اور نہ کسی کو خطرہ کے رفع کرنیکا
خیال تھا۔ ساتھ ہی اوس کے درحقیقت پوچھئے تو بلوہ نہ تھا۔ در عدالت
کھلا تھا۔ مجرم گرفتار ہوتے تھے۔ اونکے مقدمات کی سماعت ہوئی تھی
دیوانی جھگڑون کا انفصال ہوتا تھا اور سوائے معدنیات طلائی کے
کسی مقام پر بدنظمی کا نام تک نہ تھا۔ کبھی کسی سختی یا خونریزی کی نوبت
نہ آئی تھی اور قانون کا عمل جاری تھا۔ اس سکون کے زمانہ مین جس کو
مورخین طرفدار نے تاریک اور غدر کا زمانہ بیان کیا ہے۔ ایک واقعہ
بھی ایسا نہ گذرا جسپر ظلم کا اطلاق ہوسکے۔ اور نہ کوئی ایسا جرم کیا گیا جسکی سزا
نہ دی گئی ہو۔

سکو کونی مین امن وامان ہوگیا اور ملک پر جو خموشی اور افسردگی طاری
تھی وہ اور زیادہ بڑھ گئی۔

اب یہ امر قابل لحاظ ہے کہ اون الزامات کی تفتیش کے لیئے جو
گورنمنٹ پر لگائے جاتے تھے اگر کوئی کمیشن شاہی یا مشترک پرٹیوریا
مین مقرر کی جاتی تو شاید تاریخ کے صفحے انصافاً اس بات کی خبر دیتے
کہ ٹرانسوال مبتلائے عقوبت ہوا تھا۔ مگر کوئی کمیشن مقرر نہین کی گئی۔ اتنا ہوا

کہ اوس کے عوض مین ایک دعوت ہوئی اور جلسۂ رقص ہوا اب تردد و
انتشار دوچند ہو گیا۔ شکستہ دل فرقہ کے کارکنون اور پیش دستون
کی بن آئی تھی تمام ملک مین کبھی یہ خبر مشہور کرتے پھرتے تھے کہ انتزاعِ
ریاست عنقریب ہونے والا ہے کبھی یہ افواہین اُڑاتے تھے کہ عنقریب
ملک فتح کر لیا جائیگا۔ پور جو ملک کے باشندے تھے یوماً فیوماً دریافت
کرتے پھرتے تھے کہ انگریزی کمشنر کے آنے سے کیا مقصود ہے؟ صدہا
لوگ صاحبِ موصوف کی ملاقات کو جاتے تھے۔ مگر وہ عجیب و غریب
فائدے جو راز کی زیادہ پردہ داری اور اضطراب کے دوبالا کرنے سے
حاصل تھے اون کو صاحب موصوف خوب سمجھے ہوئے تھے۔ اُن کا
قاعدہ تھا کہ ہر شخص کی سُن لیتے تھے اور خاموش ہو رہتے تھے۔ نہ اُن
لوگون کے حوصلون کو پست کرتے تھے جو انتزاعِ سلطنت کے شائق
تھے اور نہ اُن فاسد خیالون کو دور کرتے تھے جو کسانون کے دلون مین
جاگزین تھے۔ اب یہ خبر پہونچی کہ فوج آرہی اور سرحد پر جمع ہو رہی ہے
افواہین اڑین کہ سوا انتزاع کے اور کوئی چارہ نہین۔ سر تہیوفلس
نے نہ گورمنٹ کے انتشار کے گھٹانے اور نہ اوس خطرہ کے دور کرنے
کی فکر کین جو لوگون کے دلون مین اب پیدا ہونے لگا تھا۔ وہ صرف خاموش
بیٹھے سب کی سن رہے تھے۔ اور وہ اکسراد جس کا پیمانۂ عمر لبریز ہو چکا تھا

اوس کی بیتابیون اور جان بازیون کے تماشائی تھے اور وقت کے منتظر تھے کہ اوسکا کام تمام کردین۔ آخرکار ایک شخص نے اس امر کے دریافت کرنے کا تہیہ کرلیا کہ آیا یہہ صورتِ انتزاع جو پیش نظر ہے اور تاریکی کیطرح ملک پر چھائی ہوئی ہے اوس کا دفعیہ بھی ممکن ہے یا نہین۔ چنانچہ وہ شخص سرتہیافیلس کے پاس گیا اور اون سے یہہ سوال کیا۔ اوسوقت ہاتف غیبی بول اوٹھا۔ سرتھیافیلس کے چہرہ پر جو ازحد بیحس تھا کسی رگ کو بھی جنبش نہ ہوئی اونہون نے سوال کرنے والے کی طرف آنکھ اوٹھاکر نہ دیکھا بلکہ آہستہ دہیمی آواز سے یون بڑبڑاکر کہا کہ "بہت دیر ہوگئی ہے بہت دیر ہوگئی ہے" اور یون بغیر اجازت گورنمنٹ انگلستان۔ اور بلا رضامندئی کمشنر ملکۂ معظمہ۔ اور بلا اتفاقِ رائے واکسرا اور خلافِ مرضی $\frac{۳۹}{۴۰}$ حصتہ باشندگانِ ملک۔ اور عذراتِ حکام عاملانہ (جیساکہ مسٹر انٹینی ٹرالاپ بیان کرتے ہین) سرتہیافیلس نے کہدیا کہ اسوقت سے اور آیندہ بھی ٹرانسوال ملک برطانیہ سمجھا جائیگا۔ اور اوھنون نے نشانِ ملکۂ معظمہ وہان پر نصب کردیا۔

اب یہہ امر قابل لحاظ ہے کہ اس فعل مین جس قوت سے کام لیا گیا اور فہم و فراست سے موقع کا انتخاب کیا گیا اور جس ملائمیت اور ساتھہ ہی اوسکے استواری سے برتاؤ کیا گیا اوس سے بڑھ کر کسی چیز کا خیال

مین آنا غیر ممکن ہے نہ کسی قسم کا وار کیا گیا نہ بندوق چلی بلکہ باشندگانِ
شہر سے تقریبًا ہر شخص جو انتزاعِ ریاست کے موافق تھا یا مخالف اوس کے
دل مین سب سے پہلے یہہ خیال پیدا ہوا کہ سرتھا فیلس شبسٹین کو اونکی
لیاقت اون کی تدبیرِ جنگ۔ اور اون کی اقبال مندی پر مبارکباد دینا چاہیے
کیونکہ اونہون نے بے انتہا انتشار پراگندگئی دماغ اور حالتِ امید و بیم
کا خاتمہ کردیا۔ جس نے تمام لوگون کو از کار رفتہ کردیا تھا۔ یہ انتزاعِ ریاست
خواہ جائز ہو یا ناجائز مگر اس کی تکمیل متانت ۓ استقلال اور پامردی
کی ایک بے نظیر فتحیابی تھی۔

اس وقت تک کسی پر یہہ امر ظاہر نہین ہوا اور نہ کسی کے دل مین
یہہ خیال گذرا کہ پریٹوریا مین خود سر تھا فیلس کی موجودگی نے برہمی
اور پریشان خاطری پیدا کردی تھی اور اہل ملک کے دلون مین جو انتشار
تھا وہ انہین کی کارروائیون کا نتیجہ تھا۔ یہہ کفر اونہین کے ہاتھہ سے
ٹوٹا اور بے اطمینانی کے جگہہ اطمینان قایم ہوا۔ اور جس خوبی سے اونہون
نے اپنے خطرناک کام کو انجام دیا اُسپر اُنکو مبارکباد دیگیئی اور سچی
مبارکباد دیگیئی۔

مضمونِ بالا سے معلوم ہوگا کہ تحفظِ ملک کا کوئی اور علاج نہ تھا
بجز اِسکے کہ اوس کا الحاق کردیا جائے باوجود اس امر کے یورون کی

ایک تعداد کثیر اوس کے مخالف تھی اور اُس نے نہایت شدومد سے مخالفت کی۔

اب ہم اوسی کتاب سے ایک دوسری عبارت انتخاب کر کے ناظرین پر ظاہر کیا چاہتے ہین کہ بعد کو یہ معاملہ کیونکر طے پایا۔

پریزیڈنٹ برجس سے جو خط و کتابت ہوئی تھی یا بغرض اطمینان مخالفین پریزیڈنٹ مذکور نے انتزاع ریاست کی نسبت عذرات پیش کرنے کو جو انتظام کیا تھا وہ سب سر تھیافلس شبسٹن کے مراسلون مین درج ہے حالانکہ بجائے خود وہ اس کارروائی سے راضی تھے بلکہ اوتھون نے اوس کی تکمیل مین اور مدد دی اور اوس کے جزئیات کو شبسٹن سے بحث کر کے طے کر لیا اور شبسٹن نے بھی اون کے عذرات مین اصلاح کی۔

۳۰ اپریل ۱۸۷۷ع کو شبسٹن نے فریر کو لکھا کہ جہان تک تقریر سے پایا جاتا ہے مسٹر برجس بالکل ہمارے متفق الرائے تھے مگر یکایک وہ خائف ہو گئے اور ایسی غیر امکانی تجویزین پیش کین جن کی تکمیل مین غایت درجہ کی تاخیر اور خطرناک شورش متصور تھی۔ میری ذات کو جہان تک تعلق ہے مین اب اپنے کئے کو مٹا نہین سکتا۔ اس کا جو کچھ نتیجہ ہو اگر مین ملک کو چھوڑ دون تو فوراً خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ کیونکہ ملکی

لوگون کو اپنے اغراض ذاتی حاصل کرنیکا اس سے بہتر کوئی موقع ہاتھہ
نہ آئے گا۔ معدنیات طلا کے باشندے گورنمنٹ ٹرانسوال سے
بالکل بگڑے ہوئے ہین اور صرف میری تنبیہہ اور تالیف سے وہ کھلم
کھلا دست درازی نہین کرتے " اس واقعہ کے آٹھہ دن کے بعد اونھون
نے ایک تحریر مسٹر رابرٹ ہربرٹ کے نام بھیجی اور اوس کے ہمراہ ایک
چیٹھی فریر کے نام بھی اس غرض سے روانہ کی کہ وہ اوسکو خود پڑہکر فریر کے
پاس بھیجدین اُسکا مضمون یہ تہا " انتزاع ریاست کی جو بینے کارروائی کی
ہے اوس کی مخالفت مین گورنمنٹ کی جانب سے ایک مضمون شایع ہونیوالا
ہے اور ساتھہ ہی اوس کے رعایا سے بھی استدعا کی جائیگی کہ تا انتظار
نتیجہ خموش رہین۔ اس فعل سے آپ منتشر نہ ہون کیونکہ یہ صرف نمایشی
کارروائی ہے اور ممبران گورنمنٹ کو اوس فرقہ کی تعدیون سے محفوظ رکھنے
کے لئے یہ طریقہ اختیار کیا گیا ہے جس نے ظاہرا سال ہا سال سے
(جب کبھی وہ گورنمنٹ سے ناخوش ہوا) پریٹوریا پر قرق بٹھار کھا ہے
"جب مین آپ سے خفیہ طور پر یہہ کہدون کہ پریزیڈنٹ تو ابتدا ہی
سے اس انقلاب کی ضرورت کو تسلیم کئے ہوئے ہین اور بہت سے ممبران
گورنمنٹ نے بھی اسبارہ مین اپنی خواہش ظاہر کی ہے تو آپ اس
معاملہ کو اچھی طرح سمجھ سکینگے۔ مگر چونکہ کسی کو اس بات کی جسارت نہ تھی

کہ اپنی رائے باعلان ظاہر کرتا پس بصورت ظاہری میرا خیال اوس کے خلاف ہے اور اس کی نہایت ضرورت تھی کیونکہ ملک جس حالت اور خطرہ مین ہے اوس سے مین آگاہ ہون اور تین حصہ رعایا اس انقلاب سے خوش ہوگی"

"کل صبح کو مسٹر برجس اس غرض سے میرے پاس آئے کہ اس تجویز کی تعمیل کا کیا انتظام ہونا چاہیئے مین نے ان کو اپنے اشتہار کا مسودہ پڑھ کر سنایا اوس مین اونہون نے صرف دو الفاظ کے بدل دینے کو کہا مین نے اسکو قبول کرلیا وہ اپنے ساتھ متعدد شرطین لکھکر لائے تھے اور یہہ چاہتے تھے کہ وہ داخل اشتہار کردی جائین مین نے اون کو قبول کرلیا اور اشتہار مین درج کردیا۔ صاحب موصوف نے مجھسے کہا کہ غوغا کرنے والون کو خوش رکھنے کے لئے ضرور ہے کہ مخالفت کی جائے اور اس آمدرم بالحفظ کے وجوہ یہہ ہین کہ ریاست کے ملازمون مین سے صرف چھہ برقنداز پریٹوریا مین ہین اور اطراف واکناف مین جو بور آباد ہین اون مین سے زیادہ تر از قسم جہلاء وارازل ہین مسٹر برجس نے بھی اپنا مضمون مخالفت مجھے پڑھ کر سنایا اور یہہ پوچھا کہ اوس مین کوئی کلمہ قابل اعتراض یا درشت تو نہین ہے مین نے جوابدیا کہ اس تحریر مین تو لوگون سے یہہ اقرار کیا گیا ہے کہ بتدریج مقابلہ کرینگے۔

اوس کے جواب مین صاحب موصوف نے کہا کہ "اسوقت جو مشکل درپیش ہے اوسی کا یہ دفعیہ ہے کیونکہ ابھی فوجِ امدادی دو ہفتہ کی راہ پر ہے اور جس وقت تک مخالفتِ تحریری کا جواب آئیگا اوسوقت تک کسی کو مقابلہ کا حوصلہ نہ رہیگا - پس مین نے اون کو مخالفتِ مذکور سے باز نہین رکھا"

"جب آپکو اشتہار پہنچیگا تو آپ ملاحظہ فرمائین گے کہ مین نے اپنا پورا وار کیا ہے - بجز انتزاع کے تحفظِ ریاست کی اور کوئی شکل نظر نہین آتی - اور سوا اس کارروائی کے اور کوئی ترکیب افریقہ جنوبی کو نتائجِ بد سے نہین بچا سکتی جتنے اہل دماغ اور صاحب ذکا ہین وہ سب اس بات کو جانتے ہین - اور جن چھوٹے چھوٹے گروہون کے ہاتھ سے وہ ہمیشہ نالان اور پریشان رہتے ہین اون کے مظالم سے رہائی پاکر وہ دعائین دینگے - کیونکہ یہان کی گورنمنٹ اور اوس کی ہر بات ایک دھوکے کی ٹٹی ہے"

یہہ بندوبست جو پریزیڈنٹ برجرس کے ساتھہ کیا گیا فریقین کے لئے نامناسب تھا مزید بران قبل اسکے کہ شمبسٹن اپنا اشتہار جاری کرے اوس کے پاس اگزیکٹو کونسل (مجلسِ عاملانہ) اور واکسرادکے عذرات پہونچ چکے تھے - اوس کے پاس بکثرت شہادتین اس امر کی

موجود تھین کہ گو غلبۂ رائے اوسی کی جانب ہے مگر جسقدر بورون مین نااتفاقی ہے وہ اس امر کی مقتضی ہے کہ چندے دیر کی جائے۔ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ باوجودیکہ خفیہ طور پر اوسکو یقین دلایا جاتا تھا اور منتین کرکے اوس کو ہمت دلائی جاتی تھی مگر گورنمنٹ اور کونسل راد کے ارکین سلطنت کی آزادی سے دست بردار ہونے کی ذمہ واری نہ کرینگے۔ اوس کے پاس خود بورکیطرف سے اتنی عرض داشتین اور ڈیپوٹیشین آچکی تھین کہ وہ بلحاظِ تعداد اور وقعت اسبات کا یقین دلانے کو کافی تھین کہ رعایا ئے ملک مین سے ایک تعدادِ کثیر انتزاعِ ریاست کا خواہشمند ہے۔ یہہ کارروائی جو اون کو بیوقوف بناکر کی گئی اوس کو روا نہ رکھنا چاہیئے تھا"

"بورون کے سرگروہون کی یہ کیفیت تھی کہ وہ عملہ مین اُن کا آشیانہ تھا۔ اس مین کوئی شک نہین ہے کہ وہ اپنی آزادی کی حددرجہ قدردان اور عاشق تھے اور اگر اوسکو وہ قایم رکھہ سکتے اور اوس سے فائدہ اوٹھا سکتے تو اوس وقت وہ اوسکے لئے لڑ مرتے۔ مگر وہ اوس پر قادر نہ تھے۔ اس کشمکش مین اونہون نے صلح یعنی امداد قبول کرلی اور گورنمنٹ جدید سے روپیہ لینا منظور کرلیا۔ اور اس خیال سے کہ کاغذی معاملات درست رہتے ہین اور جو لوگ کہ صلح پر آمادہ نہ تھے اون کا بھی ساتھہ نہ چھوٹے۔ اونہون نے مخالفت سے بھی ہاتھہ نہ کھینچا۔ قوم

بوَر کے دوستون اور معاونون نے انتزاعِ ریاست کو ایسا عام طور پر مطعون کیا ہے اور اس کاوش کے ساتھہ اوس کو جنگِ بوَر کی بنا قرار دیتے ہین کہ اوس وقت کی راے کا واضح طور پر ظاہر کرنا نہایت مناسب ہوگا۔ اور اگرچہ خیال کیا جاے کہ ضرورت سے زیادہ مین نے اس مضمون کا میدان وسیع کر دیا ہے تو اس کا جواب یہہ ہے کہ اس وقت جو انگلستان نگاہ نفرت اور بے اعتباری سے دیکھا جاتا ہے اوس کا سبب بھی الزام قرار دیا جاتا ہے۔ پس اس کی بے انتہا ضرورت ہے کہ حق کا اظہار ہو جاے"

مسٹر جے۔ اف۔ سیلیرس جو بور اخبار ڈی واکسٹم کے وطن دوست اڈیٹر ہین اونہون نے جو مضمون مجلسِ انتظامِ ملکی کے اجلاس خاص کی کارروائی کے متعلق اوس موقع پر لکھا ہے (جب کہ مجلسِ مذکور لارڈ کارناروِن کے مسوّدہ قانون فیڈریشن پر بحث کرنے اور ملک کو بربادی اور تباہی سے بچانے کے لئے جمع ہوئی تھی) وہ حسبِ ذیل ہے "مجلس کے زمانہ نشست مین مین نے بارہا اوس کی کارروائی پر راے زنی کی ہے اور جو راے کہ ظاہر کی ہے وہ موافقِ مجلس نہین ہے اور مین بہت افسوس کے ساتھہ یہ کہتا ہون کہ جب واضعانِ قانون نے اپنی کارروائی ختم کی اوسوقت بھی اپنی راے بدلنے کی مجھے کوئی وجہ نہ ملی" اس کے بعد اڈیٹرِ مذکور نے مجلس کی کارروائیون کو نہایت خراب پیرایہ مین بیان

کیا ہے اور اس طور پر عبارت آرائی کی ہے۔

"باستثناء دو رکنون کے کسی رکن مین نہ اتنی لیاقت تھی نہ جرأت کہ وہ فیڈریشن کے مسئلہ پر بحث کرتا اور اس تمام معاملہ مین سب سے زیادہ حیرت انگیز یہہ امر تھا کہ تقریر کرنے والون مین بہت سے ایسے تھے جن کو ملک کی آشفتہ حالی کی مطلقاً خبر نہ تھی" اور پھر تاریخ ۲۸ مارچ انہون نے عبارت ذیل تحریر کی "قریب تین مہینے کے ہوئے ہمنے یہ مضمون لکھا تھا کہ اگر عذر کی یہی صورت قایم رہی جو اسوقت پیش نظر ہے تو علم برطانیہ کے سایہ مین رہنے کو ہم زیادہ پسند کرتے ہین۔ ہم جانتے ہین کہ ایک عمدہ اور محکم گورنمنٹ ہر حال مین بدنظمی سے کہین بہتر ہے"

یہہ امر قابل لحاظ ہے کہ مضمون بالا کا لکھنے والا وہی مسٹر سیلیرس ہے جس کو کرگر نسیان نے دو سال کے بعد بغاوت کے الزام مین قید کر دیا تھا۔ کیونکہ انتزاع ریاست کے وقت جو وعدے کئے گئے تھے اُنکو گورنمنٹ نے پورا نہین کیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اوس نے منتظمون پر حملہ کیا تھا۔

انتزاع ریاست کی تائید مین منجملہ آٹھ ہزار رائے دینے والون کے تین ہزار آدمیون نے عرضداشتون پر حقیقتاً دستخط کئے اور جن اراکین نے اتحاد اور انتزاع کی نسبت بیانات خفیہ کے مقابلہ مین پیش خلایق مخالفا

خیالات ظاہر کئے تھے اونپر پریزیڈنٹ برجرس نے اجلاسِ کونسل مین علانیہ طور پر ملامت کی۔ علاوہ اِسکے منجملہ چار رکنون کے جو اِن امور پر گفتگو کرنے کے لئے دوسرے اراکین کی طرف سے معین ہوئے تھے اُنہون نے تین رکنون سے مشورہ کرنے مین انکار کیا اس بنا پر کہ اراکینِ مذکور نے اپنا ٹکس نہین ادا کیا تھا اور اون کا یہ فعل دوسرون کے لئے نظیر ہو گیا تھا اور کسیطرح اون قباحتون سے کم نہ تھا جن کے باعث بربادیٔ ملک وتاراجیٔ آزادی کی نوبت پہونچی۔

تیسری مارچ کو پریزیڈنٹ برجرس نے کونسل کے روبرو ایک اڈریس (خطبہ) پڑہا جس کا مطلب یہ تھا۔ " بعوض اِسکے کہ مین ایسی ریاست کا پریزیڈنٹ ہون مین کسی حکومتِ زبردست کا برقنداز ہونا زیادہ پسند کرتا ہون۔

اے اراکینِ مجلس اور اے یور تمہارے ہی بدولت ملک ہاتھ سے جاتا رہا اور تمہارے ہی ہاتھون تمہاری خودمختاری ایک جام شراب کے نذر ہو گئی۔ باشندگانِ ملک کے ساتھ تم ہی نے بدسلوکیان کین تم ہی نے اون گولیون سے مارا۔ تم ہی نے اونکے گلے مین طوق غلامی ڈالا۔ اور اب تم ہی اپنے اعمال کی سزا پاؤگے۔ اگر مین یہ اُمید کرون کہ رفتہ رفتہ معاملات مین اصلاح ہو جائے گی تو گویا اپنے کو دہوکا دینا ہے۔ مین تم سے صاف صاف کہے دیتا ہون کہ حالت ایسی ابتر ہو رہی ہے کہ اب اِس سے

بڑھ کر کیا ہوگی - یہہ "الحق مُر" کا مضمون ہے - ممکن ہے کہ لوگ مجھسے منحرف ہوجائین - مگر اُس وقت مجھے اس خیال سے تشفی ہوجائیگی کہ مین نے اپنے فرضِ منصبی کے ادا کرنے مین کوتاہی نہ کی "

" یہ کہا جاتا ہے کہ فلان فلان اشخاص ٹکس سے مستثنٰی کر دیے جائین کیونکہ کافرون نے اون کی کاشتین چھین لی ہین اور انپر قبضہ کر لیا ہے - اس سے اب دنیا پر یہہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ یہان کی یہ حالت ہے کہ "جس کی تیغ اوس کی دیگ "

مسٹر میئیر بول اُوٹھے اگر یہ صحیح نہین ہے تو پھر وہ بھی صحیح نہین ہے جو ہمارے معزز رکن مسٹر برٹن پیچ نے ضلع لڈن برگ کی نسبت کہا ہے - اور نہ وہ صحیح ہے جو دوسرے رکن نے زاوٹ پینسبرگ کی کاشتون کی نسبت بیان کیا ہے اور یہ بھی صحیح نہ ہوگا کہ جو خود مین نے لیڈن برگس مین اپنی آنکھون سے دیکھا ہے کہ برگرون کو کافر نے نکال دیا اور ایک برگ کی زمین جو ہانس جوت رہا اور بو رہا تھا - کیا یہ واقعات اس بات کے ثابت کرنے کو کافی نہین ہین کہ "جس کی تیغ اوس کی دیگ " چوتھا امر جسپر ہمین توجہ کرنا چاہیئے وہ ہے جس کا اثر ہمارے اور ہمارے ہمسایہ انگریزون کے تعلقات پر پڑتا ہے - اس کے متعلق ہم سے یہ سوال کیا جاتا ہے

(۱) یعنی باشندگانِ برگ جس سے مراد وہ شہر یا قصبہ ہے جسکو پارلیمنٹ مین ممبر بھیجنے کا حق حاصل ہو

کہ اون کو ہماری حالتون سے کیا واسطہ۔ اوس کا جواب یہی ہے کہ اونکو اتنا ہی واسطہ ہے جتنا ہمکو ہمارے کافر ہمسایون کے ساتھہ ہماری سرحد پر ہے۔ کافرون کے وحشیانہ انداز کو جس درجہ ہم اپنی سرحدون پر ناروا رکھتے ہین اوسی درجہ انگریز بھی جائز نہ کہین گے کہ اون کی سرحد پر کسی ریاست مین بدنظمی اور بغاوت پھیلے

"آپ کو خبر ہے کہ حال مین ٹرکی پر کیا گذری؟ از بسکہ وہان کی گورنمنٹ نے آئینِ شایستگی کو ترک کردیا تھا یورپ کے دولِ اعلیٰ نے دست اندازی کی اور اوسے روا نہ رکھا۔ جب ایک سلطنتِ شاہانہ کے ساتھہ یہ برتاؤ کیا گیا تو کیا ایک چھوٹی سی ریاستِ جمہوری کی بداعمالیان نظر انداز کی جاسکتی ہین۔؟

دوسری دولتون سے فریادی ہوکر انصاف طلب کیا جائے تو اچھا خدا کا شکر ہے کہ انصاف ادنیٰ سے ادنیٰ کے لئے بھی اب تک میسر آتا ہے مگر اوسی انصاف کی وجہ سے ہم خود بھی قصوروار ٹھہرینگے۔ پس اگر انصاف کے خواستگار رہین تو ہمکو اپنی حالت ایسی بنانی چاہیئے کہ صفائی کیساتھہ ہم اوس کے طالب ہوسکین۔"

یہ ضرورت کہان سے پیدا ہوئی کہ ہم دوسری سلطنت سے مداخلت کی استدعا کرین؟ کیا یہ استدعا صرف دشمنانِ ریاست کی طرف سے

کی گئی ہے؟ حضرات ایسا نہین بلکہ سچی شکوہ سنجیون کی وجہ سے اس کی ضرورت پیدا ہوئی ہے۔ اگلی حالتون کے اعتبار سے اگر دیکھئے تو ہم لوگون نے اپنے ہاتھون یہہ خرابی مول لی ہے۔ اور اب ہم وہ نہین رہے اور نہ ہم مین وہ تہذیب باقی رہے"

"آج میرے دستخط کے لئے ایک بل ایک ہزار ایکسو پونڈ کا پیش ہوا تہا۔ مگر دستخط کرنے کے بدلے مجھے اپنا داہنا ہاتہہ قلم کر ڈالنا زیادہ آسان معلوم ہوتا ہے کیونکہ مین خوب سمجہتا ہون کہ جب زمانہ اوس کے ادا کا آئیگا اس وقت ایک حبہ بھی نہ نکلے گا"

علاوہ اس کے پریزیڈنٹ نے بیاناتِ ذیل بھی کئے اور اُن کی تردید نہین ہوئی

جس چیز نے کہ دراصل ہم کو موجودہ حیثیت پر پہنچایا ہے اوس کی طرف تو کوئی توجہہ ہی نہین کرتا کوئی خاص چیز ایسی نہین ہے جس نے راہ چارہ بند کی ہو۔ بلکہ وہ مثل ہے کہ "ازماست کہ برماست" اگر آپ لوگ مجھسے یہ سوال کرین کہ میری خود مختاری کے لئے کون امر مانع ہے۔ تو مین جواب مین یہ کہونگا کہ ریاستِ جمہوری خود ہی اوس کی مانع ہے۔ اور اوس کا سبب لوگون کی ناقابلیت اور کمزوری ہے۔ مگر یہ کمزوری کہان

سے آگئی ہے ؟ کیا یہہ لوگون کی نا شایستگی کے سبب سے
ہے ؟ کیا وہ دوسرون سے بدتر ہین ؟ کیا اون کی تعداد اس قدر قلیل
ہے اور وہ ایسے ناچیز ہین کہ ملک پر قابض نہین رہ سکتے ؟ میرے
خیال مین یہ کوئی وجہ نہین ہے - نہ اون کی کچہہ حقیقت ہے اور نہ میرے
نزدیک اون کی کوئی وقعت ہے - لوگ مثل اورون کے بھلے چنگے
ہین مگر حد درجہ متبذل ہو گئے ہین - نہ وہ خدا کو مانتے ہین نہ اپنے اوپر اون کو
بھروسہ ہے اور نہ ایک دوسرے کا اعتبار کرتا ہے - ان وجوہ سے مجھے
یقین ہے کہ اون کی خلقت مین کمزوری ہے - مین اس کو باور نہین کرتا
کہ کوئی جدید آئین آپ کو فائدہ پہنچائیگا - کیونکہ جس طرح آئینِ قدیم کو اس
تباہی مین مطلق دخل نہ تھا اوسی طرح آئینِ جدید آیۂ رحمت نہوگا -

جو سلطنتین عظیم الشان ہین اگر اونکے باشندون سے بھی وہی
افعال سرزد ہون جو اس ریاست کے باشندون سے ہوئے ہین تو
باوجود اون کی عظمت اور کثرتِ افواج کے اون پر بھی اوسی قدر جلد
زوال آجائے گا جس قدر جلد کہ اس ریاست پر آیا ہے - اگر انگلینڈ کی رعایا
اپنے بادشاہ کے ساتھہ ویسا ہی برتاؤ کرتی جیسا کہ یہان کی رعایا نے
اپنی گورنمنٹ کے ساتھہ کیا ہے تو انگلینڈ اب تک قایم نہ رہتا اور شاید
اس قدر بھی نہ ٹھہرتا جس قدر کہ یہ ریاست ٹھہری ہے یہ ریاست دوسری

ریاستون کی منت کش تھی جو جانتی تھین کہ جس آگ نے اس ریاست کو قریب قریب خاکستر کے کردیا اگر اس کے شعلے ان تک پہونچینگے تو انکو بھی جلاکر خاک سیاہ کردینگے۔

ہالینڈ کے اکثر شہرون مین بہت سے ایسے لوگ تھے جنھون نے صرف ایک ہی ڈنچپر پر دستخط کئے تھے کیونکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ جنوبی افریقہ مین ہمارے ہی رشتہ دار رہتے ہین۔ اس کا انجام کیا ہوا۔؟ گذشتہ جولائی تک رقم سود ادا کردی گئی تھی مگر سال حال کی ماہ جنوری مین سود کی رقم دو ہزار ڈہائی سو پونڈ واجب الادا تھی اور اس کے لیئے ایک حبہ نہ تھا۔ ہتیار باندہ کر جنگ کرنا حماقت ہے۔ ایسے موقع پر شمشیر کشی عین خدا پر شمشیر کشی سے ہے کیونکہ یہ حکم قضا و قدر سے ہے کہ ریاست جس حالت پر تھی آج اُسی حالت پر ہے اور یہ دریافت کرنا ہمارا فرض ہے کہ آیا ہزار ہا بندگان خدا کا بے گناہ خون آلود ہونا روا ہے یا نہین۔ اور اگر ہے تو کیون؟ کیا صرف ایک خیالی امر کے لیئے جو ہمارے دماغون مین پیچیدہ ہے مگر دلون مین نہین؟ اور اُس خودمختاری کے واسطے جس کی ہمکو قدر نہین ہے۔ پس ہم لوگون کو چاہیئے کہ ہماری حالت موجودکا جو بہترین مقتضا ہی اوس کے موافق کاربند ہون اور بہترین شرایط پر صلح کرین ہم کو چاہیئے کہ اپنے برادران جنوبی سے دست و بغل ہو جائین اور کیپ سے لیکر

دریا سے زیمبیزی تک برابر ایک سلطنت قایم ہو جائے۔ اس مین شک نہین اس صورت مین پھر بھی ایک شان ہے جو ہماری ریاست جمہوری سے بڑھی ہوئی ہے۔ اوس مین ایک ایسی بات ہے جس سے ہماری قومی خواہشین بر آتی ہین۔ کیا یہ بالکل ہی ذلیل صورت ہے؟ بیشک اون لوگون کے لئے تو ضرور ذلیل ہے جو پابندِ قانون نہین بلکہ باغی اور انقلاب پسند ہین۔ لیکن جو لوگ کہ قاعدہ اور قانون دان ہین اون کے واسطے تو اوسمین بہبودی اور فلاح کی صورت ہے۔

ہم کو چاہیئے کہ اپنی اصلی اور بیشمار تکلیفون کو خفیف نہ سمجھین۔ مین آپ سے سرحدِ جنوبی و مشرقی و قوم زولو و معدنیاتِ طلا وغیرہ کے متعلق جو مسائل ہین وہ نظیراً بیان کرسکتا ہون اور یہ دکھا سکتا ہون کہ حکومتِ انگلشیہ کے ساتھ کچھ بندوبست کرلینا میرا فرض ہے اور یہ بھی میرا فرض ہے کہ یہ بندوبست مردانہ وار کرین۔ شنبہ گذشتہ کو ایک ہمارے معزز رکن نے ایک تقریر حب الوطنی کے جوش مین ادا کی تھی مگر ہم کو اوس مین کوئی خوبی نظر نہ آئی کیونکہ اون کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ خود مختاری کے قایم رکھنے کے لئے ہم کو ہر شئے سے چشم پوشی کرنی چاہیئے۔

پریزیڈنٹ برجرس جنہون نے زیادہ تر اپنے گروہ کی ذلیل اور ظالمانہ سازشون۔ جھگڑون۔ نفاقِ باہمی اور بیوفائی کے باعث جن سے انتزاعِ

ریاست ممکن ہوگیا تھا نہ اوس انتزاع کے سبب اشکستہ دل ہوکر ٹرانسوال
کو چھوڑ دیا تھا اونھون نے اپنے انتقال کے وقت اس معاملہ کی ایک
صورت حال لکھی ہے طوالتِ مضمون کے خیال سے اوس کی پوری نقل
یہان درج نہین کیجا سکتی اس تحریر مین اونہون نے ثابت کیا ہے کہ جو گروہ
انگریزون کا معاون تھا اوس نے انتزاع ریاست کے لئے کوئی پہلو اوٹھا نہ رکھا
اور جو گروہ ڈاپر تھا اوس نے بسرپرستی کروگر کس طرح فرقہ اوّل سے سازش
کر کے گورنمنٹ سے مخالفت کی اور اوس کی تمام اصلاحون اور انتظامون
کو درہم وبرہم کر دیا اور ٹکس کے ادا نہ کرنے کی لوگون کو جرارت دلائی شہادت
دینے والے نے وضاحت سے بیان کیا ہے کہ کروگر نے یہ کارروائی
صرف اس واسطے کی تھی کہ ہماری حکومت جاتی رہے ۔ اور خود پریزیڈنٹ
بنجائے مسٹر برجرس یہ بھی ظاہر کرتے ہین کہ سابق مین دست اندازی گورنمنٹ
انگلشیہ کی جو خفیہ کارروائی ہو رہی تھی اوس کا اونھون نے کیونکر مقابلہ
کیا اور اوس کارروائی مین بوتا اور ایک اون کا خاص سردار پی کروگر
بھی معاون تھا اور جس نے باوجود وعدہ اعانت مُظہر کے ساتھ دغا کی ۔
انجام مین جو کچھ پیش آیا اوسکو صاحب موصوف نے ان الفاظ مین تحریر کیا ہے
ہوا کسر او برخاست ہو چکی تھی اور سوائے نقصان کے اور کچھ حاصل
نہ ہوا تھا ارکان صیغۂ عاملانہ یہ سمجھکر کہ ہر جگہ امن وامان ہے اپنے گھرون کو

جا چکے تھے اور مین نصف جدید اور ایک جزوِ قدیم مجلسِ وزرا کو لیئے
بیٹھا تھا۔ اس حالت مین بھی مین نے ایک اور کوشش کی اور شبسٹن
کے نام اس مضمون کی ایک تحریر لکھ کر بھیجی کہ مین بزورِ شمشیر مانع انتزاع
ہونگا۔ اِس تحریر کو مین نے دو رکنون کو دکھایا مگر مین نے جو ملک سے
امداد طلب کی اوس کا جواب ایسے کمزور الفاظ مین دیا گیا (کیونکہ اُن مین
سے ایک رکن حکومت انگلشیہ کا شریک تھا) کہ مین اپنے منصوبے سے
دست بردار ہو گیا۔ اور "ہر چہ بادا باد" پر آمادہ ہو گیا مگر جب شبسٹن کے
پاس سے یہ جواب آیا کہ ہمنے اصلاح کے لیئے کافی وقت دیدیا تھا
اور اب اعلان کے شایع کرنے مین کوئی انتظار نہین کیا جا سکتا تو
مجھ سے سوائے اس کے کچھ نہ ہو سکا کہ مین اظہار نارضامندی اور طلبِ
اِعانتِ دولِ خارجہ کی بابت مشورہ دون۔ جب میری گورنمنٹ نے
اس رائے پر اتفاق کر لیا تو مین بہ موجودگی کونسل عالمانہ شپسٹن سے
ملا اور ملک کے لیئے وہان کی زبان وہان کا قانون اور اوس کے
حاکمون کے مناصب وغیرہ کے بچانے کا (جہانتک ممکن ہوا) مین نے
انتظام کیا۔ اشتہار شایع کرنے کے قبل شپسٹن نے میری اور گورنمنٹ
دونون کی عذرداریون کی نقلون کو دیکھنا چاہا مین نے اوس کو اس
شرط سے منظور کیا کہ وہ بھی اپنا اعلان شایع کرنے کے قبل دکھا دین

اسباتکو اونہون نے بھی منظور کیا۔ اوس اشتہار مین ایک فقرہ پر مین نے
از حد اعتراض کیا اور اوس سے مخالفت کی۔ یعنی یہ کہ اگر کوئی شخص اشتہار
کی تعمیل نہ کریگا تو اوس کی جائداد ضبط کرلی جائیگی۔ اس کے یہ معنی ہوتے
ہین کہ ایک شخص کے افعال کی پاداش مین اوس کا سارا بیگناہ خاندان
سزایاب ہو یہ فقرہ نکال ڈالا گیا۔ وہ تہمت جو مجھپر لگائی جاتی ہے کہ
مین نے شیپسٹین کو اشتہار کے لکھنے مین مدد دی ہے اوس کی یہی
علت ہے۔ انصاف تو یہ ہے کہ اگر کوئی افسر میری گورنمنٹ کا وہ کام
نکرتا جو شیپسٹین نے کیا تو مین اوس کو وفادارانہ سمجھتا اور اگر وہ فعل
بیجا ہوتا " جیسا کہ یقیناً تھا " تو اوس کا الزام اوس پر عاید نہین ہوسکتا
بلکہ اوس کی گورنمنٹ پر"

خلاصۂ ذیل سے معلوم ہوگا کہ گو بور الحاق کے بارہ مین متفق الرائے
نہ تھے مگر یہ امر کس درجہ اون کے حق مین مفید تھا۔

بوروں کی قوتِ تحفظ مین انتزاعِ ریاست سے کوئی نقص نہین آیا تھا۔
بلکہ معاملہ اوس کے برعکس تھا۔ کیونکہ سرکارِ انگریزی کے روپیئے ہتھیار
فوج اور شان وشکوہِ علم سے اونکو اور مدد ملی تھی۔ با اینہمہ ایسے واقعات
گذرتے تھے جن کا قبل مین ذکر ہوچکا ہے اور ان سے خیال کیا جاسکتا ہی
کہ اگر قدیم حالت قایم رہتی تو کیا کیفیت ہوتی۔

اشتہار شایع کرنے سے ایک روز قبل سر شیپسٹن نے سٹی
والیو کو کھلا بھیجا کہ ٹرانسوال زیر حکومت انگریزی ہو جائے گا اور اس
جایز معاملہ مین دست درازی کا خیال نکرنا۔ سٹی والیو نے یہہ جواب دیا:
"مین اپنے خداوند نعمت (سر شیپسٹن صاحب) کے اس پیغام کا شکریہ
ادا کرتا ہون۔ اس خبر سے مین خوش ہوا کیونکہ ڈچ لوگون سے مین ایسا
تنگ آگیا تھا کہ مین نے ایک دفعہ اون سے لڑنے کا ارادہ کیا تھا
اور ایک ہی مرحلہ مین اون کو دریائے دال کے اوس پار نکال دینے والا
تھا۔ میرے آقا آپ دیکھتے ہین کہ میری فوج جمع ہے اور ان لوگون کو
مین نے ڈچ لوگون کے مقابلہ کے واسطے طلب کیا تھا۔ اب مین اونکو
واپس کر دونگا" (دیسی ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۹) کرنل اے ڈبلیو۔ ڈرنفورڈ صاحب
آر۔ ای نے اپنی یادداشت مورخہ ۸ر جولائی ۱۸۷۷ء مین لکھا ہے "کہ
اسوقت (۱۰ اپریل) سٹی والیو نے اپنی فوج کو سرحدون پر تین حصون مین
جمع کیا تھا اور اس مین شک نہین کہ اگر انگریز ملک کو نہ لے لیتے تو وہ
ٹرانسوال کو پریٹوریہ تک تو نہین مگر اقلِ درجہ دریائے وال تک تو ضرور تاراج
کر دیتا۔ میری رائے مین وہ پریٹوریا تک ملک کو تباہ کر دیتا۔
مقام پریٹوریا سے سر۔ اے کنگھام نے ۱۲ رجون کو یہہ لکھا۔ "مین
یقین کرتا ہون کہ اگر ملک سرکار انگریزی نہ لے لیتی تو اوس کو ویسی قوین

تباہ کر دیتین۔ انتزاعِ ریاست سے کچھہ قبل چالیس میل مربع تک دیسی لوگ
ملک مین آ گئے تھے اور ہر مکان مین اونھون نے آگ لگا دی تھی"۔
اونھون نے پھر لکھا ہر روز میرا یقین بڑہتا جاتا ہے کہ اگر سرکار انگریزی ریاست
نہ لے لیتی تو ملک سرحدی باشندون کے ہاتھہ سے جن کے ساتھہ
سکوکونی ماپاک۔ اور دوسرے فرقہاے بڑا نسوال بھی شریک ہین تباہ اور
برباد ہو جاتا مگر حکومتِ انگریزی کا زور دیکھکر اب یہ خاموش ہین۔

اصلیتِ خوف کی نسبت جسقدر بیان کیا گیا وہ کافی ہے اب اوسکے
اسباب اور نیٹال کی کالونی کی نسبت جو ذمہ داری بیان کی جاتی ہے
اون کی متعلق سر بارٹال فریر نے اپنے ایک خط مین جنرل پون سنبی کو
یہ مضمون لکھا ہے۔

"حقیقت یہ ہے کہ درحالیکہ بورون کی ریاست جمہوری ہماری حریف
اور کسیقدر مخالف تھی۔ یہہ نیٹال ہی کی کمزوری تھی کہ اوس نے زولون کو
منہ لگا رکھا اور اُن کو مارِ استین کی طرح پال رکھا تھا تاکہ ہمسایون کے
گوسفندون کا شکار کیا کرین۔ ہم لوگون نے ہمیشہ بورون کو فہمایش کی
مگر نرمی کے ساتھہ۔ اور اب چونکہ دونون گلّے ہمارے ہی ہین۔ ہم پریشان
ہین کہ اوس گرگ کی دست برد کو کیونکر روکین۔

سر بارٹل فریر نے اس حالتِ خطرناک کا پورا اندازہ کر لیا تھا اور

بورون کی راے کی تصدیق کی تھی۔ زولون کے ساتھہ جیسا اُن کا برتاو تھا اُس کی نسبت اونہون نے ۵ ار دسمبر ۱۸۷۸ء کو حسب ذیل راے ظاہر کی ہے "مجھے بڑی فکر اس بات کی ہے کہ مقابلہ کی نوبت نہ آے اور اوس سے گریز کی صرف یہی صورت ہے کہ مین خوف کا اظہار ہونے دون۔ بورون پر بڑا خوف طاری ہے اور مین نے دونون سرحدی قلعون یعنی یوٹراچ اور واکراسٹرام کے بورون کو حکم دیدیا ہے کہ تیار رہین کیونکہ شاید بضرورت جنگ وہ طلب کیے جائین۔ پچیس ۲۵ ڈسمبر کو سر ٹی شیپسٹن نے بھی اس خوفناک حالت کی ان الفاظ مین تصدیق کی ہے " بور اب بھی فرار ہو رہے ہین اور مین سمجھتا ہون کہ ابتک تین مقامون کے سوا جو کسی شمار مین نہین ہین سو میل کے لمبے اور تیس ۳۰ میل کے چوڑے رقبہ مین ویرانہ ہی ویرانہ نظر آتا ہے اور اس سے حضرت کو اوس فتنہ کا کسیقدر اندازہ ہو سکے گا جو ستی وایو نے برپا کر رکھا ہے"

جس وقت سرکار انگریزی نے ٹرانسوال پر قبضہ کیا تو خزانے مین ۱۲ شلنگ ۶ پینس یا قریب آٹھہ روپیے کے سوا اور کچھہ نہ تھا اس کے علاوہ ایک بھاری قرضہ ریاست کے ذمہ تھا۔ اس کو سرکار انگریزی نے ادا کر دیا اور کچھہ زمانے کے لیئے ملک سبکدوش ہو گیا تھا۔

سرکار انگریزی کی اصلی غلطیون کا آغاز انتزاع ریاست کے بعد

شروع ہوا وعدون کا ایفا نکرنا۔ قدیم طرزِ حکومت کو بدلدینا۔ حکامِ ناموزون کو مقرر کرنا جو نہ وہان کے لوگون سے اور نہ اونکی زبان سے واقف تھے۔ مجلسِ وزرا جس کے جمع کرنے اور انتخاب جدید کا وعدہ تھا اوس سے غفلت کرنا۔ اشخاصِ فوجی جو بورون کے ساتھہ نہایت سختی سے پیش آتے تھے اور اون سے نفرت کرتے تھے اور اُن کی قدیم سادہ روی اور اونکے تعصبات بلکہ اون کی بیہودہ پرانے خیالات کا ذرا بھی پاس و لحاظ نہ کرتے تھے۔ اون اشخاص کا ذاتی تحکم۔ ان اسباب اور نیز دیگر اسباب سے تمام بیدلی پھیل گئی تھی اور جو لوگ کہ کسی طرح راہِ راست پر آنے والے نہ تھے انھین شغل کے لئے کافی مصالحہ ہاتہہ آیا تھا۔

حکومتِ انگریزی کے زمانہ مین مسٹر کروگر

ڈاکٹر جوریسن اور چیف جسٹس کوٹزی (جو اسوقت جج تھے) اور تمام اون لوگون نے جو انتزاعِ ریاست کے مخالف تھے سرکار انگریزی کی ملازمت قبول کرلی تھی۔ باستثنائے مسٹر پایٹ جوبرٹ جنھون نے انکار کیا تھا۔ اور اگر افعال بجائے الفاظ معیار قرار دئے جائین تو مین کہہ سکتا ہون کہ صرف یہی شخص سچا مخالف تہا۔ ریپیل (استرداد ریاست) کی بابت جو شورش ہوئی اوس مین بغیر شریک ہوئے یہی مسٹر کروگر تھوڑے دنون تک اپنے عہدہ کا کام کرتے رہے مگر آخرِ کار اسوجہ سے کہ اونکی

متعدد درخواستون پر اون کی تنخواہ مین اضافہ نہ ہوا وہ مستعفی ہو گئے اسمین بہت کم شبہ ہو سکتا ہے کہ اگر اون کو نفع کی امید ہوتی تو وہ سلطنتِ انگلشیہ کی ایک رعیت خیر خواہ بنے رہتے۔

انتزاعِ ریاست کا یہ نتیجہ ہوا کہ ملک مین ہُن برسنے لگا۔ ملک کا قرضہ ادا ہو گیا۔ سکوسینسی۔ اور سنیٹی وایو کی طرف سے اطمینان ہو گیا۔ اِن امور کے سوا اور جو معاملات تھے وہ دوسرون کے سر تھے۔ جب تجارت زندہ ہو گئی اور ذمہ داریان فنا ہو گئین تو اب دور کی سوجھنے لگی۔ جس روٹی سے ان کا پیٹ بھرتا تھا اب اوس کی یاد بھی نہ رہی۔ گذشتہ مصیبتون اور بلاؤنکا خیال بھی ہوتا تھا کیونکہ اُن کا خاتمہ ہو چکا تھا۔ پس جو لوگ کہ خاموش تھے اور باقاعدہ عذرات تحریر کیا کرتے تھے۔ اونہون نے استردادِ ریاست کے واسطے ہنگامہ برپا کر دیا۔ انتزاعِ حکومت سے جو فواید کہ بورون کو حاصل ہو سکتے تھے وہ سب حاصل ہو چکے تھے اون کی سخت ضرورتین رفع ہو چکی تھین۔ اُنکا قرضہ بیباق ہو چکا تھا۔ تجارت اور ساکھ اون کی پھر قایم ہو چکی تھی۔ اونکے دشمنون کا انتظام ہو رہا تھا۔ استرداد سے اونکے کسی امر پر بھی زوال نہین آسکتا تھا۔ بقول شخصے "ہم خرما و ہم ثواب" کا مضمون تھا۔ مسئلہ ژرولو چھڑ چکا تھا اور حکومتِ انگلشیہ اُسے خود نہین چھوڑ سکتی تھی۔ یہ صحیح ہے کہ قرضہ جو اون کی طرف سے ادا کیا گیا تھا یا جو خرچ اُنکے لئے ہوا تھا وہ

اُن ہی کے سگلے منڈھا جاتا تھا مگر وہ کیون کر ادا ہو سکتا تھا ظاہر ہے کہ
پتھر مین جونک نہین لگتی پس جو قرضہ ہوتا تھا وہ قرضہ سلطنت کہا جاتا تھا۔
جس کے حاصل کرنے کے لیے وہ سالہا سال سے کوشش کر رہے
تھے مگر اعتبار اوٹھ جانے کی وجہ سے اُنھین نہ ملتا تھا۔

اِن کی بیدلی کے وجوہ جو اوپر بیان کیئے گئے ہین گو سخت تھے۔
مگر عدم ایفائے وعدہ دیدہ و دانستہ نہ تھا۔ سر بارٹل فریر نے جو وعدہ
کیا تھا اور ٹرانسوال جانے کا قصد کر لیا تھا بوجوہ چند در چند اوس کی
نوبت نہ آئی۔ باشندگانِ قدیم یعنی فرقہ ہائے گیکا اور گالیکا کی جنگ
مین حکومت کالونی اور شاہی حکام کا اختلاف۔ وزارت مالٹینو۔ میرمین کی
دراندازیان۔ اور پھر شکستین۔ نیٹل اور معدنیات الماس کے معاملات۔
ان سب باتون نے اور سب سے بڑھکر جنگ زولو نے سر بارٹل فریر کو ایسا
مجبور کر دیا کہ وہ معاملات ٹرانسوال کا تصفیہ نکر سکے۔

اس اثنا مین دو سفیر انگلستان روانہ کیئے گئے کہ وہان جاکر بورون کی
طرف سے استردادِ ریاست کی کوششین کرین۔ بورون مین جو فرقہ کہ ہمہ تن
مستعد تھا یعنی فرقہ مِوار ٹرنیکر جو حکومت برطانیہ کا سچا مخالف اور طرز جمہوری
کا معاون تھا اوس نے کئی جمیعت پر بھی اس موقع پر باقی ماندہ بورون
پر تسلط کامل حاصل کر لیا اور اون مین ایک جانِ تازہ ڈالکر اون کو متحرک

کردیا یہ نتیجہ گو کسی قدر سچے افہام وتفہیم سے مگر زیادہ تر خوف دلانے سے پیدا تھا۔ آخرش جب اپریل ۱۸۷۹ء مین سر بارٹل فریر ٹرانسوال گئے تو اون کو اس کی تصدیق اپنے سفر مین ہوئی اور جو مراسلہ صاحب موصوف نے مقام اسٹانڈرٹن سے بنام سر ایم ۔ ہکس بیچ اوسی مہینے کی چھٹی تاریخ کو روانہ کیا ہے۔ اوس مین مضمون ذیل درج ہے۔

" ایک بور جو وضع قدیم کا عمدہ نمونہ تھا۔ اوس کے جوابون کا مجھپر خاص اثر ہوا۔ اوس کی حالت یہ تھی کہ چھہ ہفتے تو وہ محبس انگریزی مین رہ چکا تھا اور بجرم بغاوت روزانہ پھانسی کے حکم کا منتظر رہتا تھا اور جن جن دشمنون سے اوس کے اہل وطن لڑے تھے مثل اس کے کہ انگریز ۔ زولو ۔ بسوٹو گریکوا ۔ اور کیفِر مین ۔ ان سب کے ہاتہ سے وہ زخمی ہوا تھا مگر اوس کا قول تھا کہ وہ زمانہ میری کمسنی اور ناتجربہ کاری کا تھا اگر اُس وقت مجھکو ان باتون کا علم ہوتا جو اب ہے تو مین انگریزون سے ہرگز مقابلہ نکرتا اور نہ اب پھر کرونگا۔ مین اس ضعیفی مین بھی بخوشی زولوون سے جنگ پر آمادہ ہون اور اپنے ساتھہ پچاس ایسے رفیق لے سکتا ہون جو ہر جگہ میرے ساتھ رہینگے مگر جب تک مجھکو اس کا یقین نہ ہولے کہ جو لوگ مجھکو باغی ٹھہراتے ہین اسوجہ سے کہ مین بمقابلہ گورنمنٹ اون کا شریک نہین ہون وہ میری عدم موجودگی مین میرا مکان اور اسباب لوٹ نہ لین گے۔ اوس وقت تک مین

اپنا گھر نہین چھوڑ سکتا۔ میری بیوی جس نے کیپ کالونی مین ایک
مہذب طریقے سے تعلیم اور پرورش پائی ہے اوس کو زولون اور بسوٹون
کے حملون سے جان بچا کر پانچ مرتبہ گھر چھوڑ کر بھاگنا۔ اور شب بھر کھیتون
مین رہنا پڑا۔ میرے بارہ بیٹون مین سے ایک بیٹے کو ڈاکون نے میرے
گھر کے سامنے مار ڈالا اور ایک موقع پر جب مین گھر مین نہ تھا۔ اور بسوٹون
نے مکان گھیر لیا تو اسی بی بی کو تنہا بھاگنا پڑا اس طرح پر کہ ایک لڑکے
کا ہاتھ پکڑے تھی اور دوسرا پیٹھ پر تھا۔ تقریباً پچاس میل اوس کو
پیادہ پا جانا اور اوس جنگل سے گذرنا پڑا جہان شیر رہتے تھے۔ چنانچہ
مقام امن تک پھونچتے پھونچتے اوس کو تین شیر ملے۔ ایسی باتین ہم لوگ
کبھی بھول نہین سکتے نہ اون باتون کو پھر خیال مین لانے کی خواہش
کرتے ہین۔ اور ایسی حالت مین کہ باغیون کے سرغنا مجھے دھمکا رہے
ہین کہ تمہارا گھر پھونک دین گے تمہارے سب جانور چھین لینگے۔ بھلا
مین کیونکر اپنی بی بی کو گھر مین چھوڑ کر زولون سے لڑنے کو جا سکتا ہون۔ اگر
آپ اس بات کا اطمینان کر دین کہ گورنمنٹ انگلشیہ میرا ساتھ نہ چھوڑے گی
تو مین اور میرے ہمراہی بخوشی کرنل ووڈ کی مدد کے لئے موجود اور جانے پر
تیار ہین"

"مین یہہ دیکھتا ہون کہ نیک بخت بوروں کے دلون مین یہہ خیال راسخ

کر دیا گیا ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ ٹرانسوال سے دست بردار ہوگی۔ جس طرح کہ سابقاً
آرینج فری اسٹیٹ سے وہ دست بردار ہو گئی تھی اور مین یقین کرتا ہون کہ اس
سبب خاص سے اونکو گورنمنٹ کی مدد ہی سے اکراہ ہے"۔

"اُون کی یہ تقریر ہے کہ جیسا پہلے ہوا تھا ویسا اب بھی ہونا ممکن ہے
اور" ہمان آتش در کاسہ" کی مثال نہ صادق آئے۔ اور اس کا کیا جواب
ہے کہ اگر آج وہ سرکار انگریزی کے طرفدار ہو جائین تو جو وقت حکومت
جمہوری ہو جائیگی اوسوقت وہ مخالفین کے پنجۂ انتقام سے بچ جائینگے
پھر ۹ تاریخ کو مقام ہیڈلبرگ سے اوہنون نے اسطور پر لکھا "یہہ خیال
کہ ہم کسی نہ کسی طرح پھر خواہ جبر خواہ ترغیب سے ملک کو چھوڑ دینگے بعض اعلی
درجے کے ذی شعور آدمیون کے دلون مین راسخ ہو گیا ہے۔ اس خیال کو
بعض اخبارات آفریقیہ جنوبی نے خواہ وہ انگریزی ہین خواہ ڈچ بہت سرگرمی
سے ظاہر کیا ہے اس کا اثر خاصکر اون لوگون پر ہے جو یہ کہتے ہین کہ ہم
قدیم کالونی سے آکر یہان آباد ہوئے تھے اور اگر اس کا یقین ہوتا کہ
عملداری انگریزی جاتی رہیگی اور ملک پھر اپنی قدیم حالت بدنظمی پر آجائیگا
تو ایسا کبھی نہ کرتے"۔

"مگر عوام الناس کے دلون مین گورنمنٹ کی قوت اصلی کا ذہن نشین
کرنا ایک سخت مشکل امر ہے"

انتظام انگریزی سے ٹرانسوال کے ابواب محاصل مین ترقی ہوئی جس سال کہ الحاق ہوا ہے جملہ رقم محاصل صرف باسٹھہ ہزار سات سو باسٹھہ پونڈ تھی اور تین سال کے بعد ۱۸۸۰ء مین ایک لاکھہ چوہتر ہزار اڑسٹھہ پونڈ ہوگئی اور بعد وضع اخراجات تیس ہزار پونڈ کی بچت ہوئی۔ مگر انگریزی انتظام عام پسند نہ ہوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ فوجی گورنر کرنل لانیان کا برتاؤ ہمدردی سے کوسون دور تھا۔ الحاق کے دوسرے سال توم ژولو کے ساتھہ جنگ چھڑگئی اور سخت لڑائیون کے بعد اونہون نے شکست کھائی اور پسپا ہوئے اس کے بعد ٹرانسوال کے لوگون مین بیدلی ترقی کرنے لگی۔ حتی کہ آخر مین کھلم کھلا بگاڑ ہوگیا۔ پوچیفسٹروم مین بلوہ ہوا۔ اور ۲۰ دسمبر کو مقام برو کھارسٹ اسپروٹ ایک جماعت بور نے ایک فوج قلیل پر حملہ کیا اور اوسکو تہ تیغ کر ڈالا۔ اس واقعے کے بعد سر جارج تھوڑی سی فوج ہمراہ لیکر روانہ ہوئے اور لینگ نک مین ایک جنگ عظیم پیش آئی اور پھر مجوبا ہل مین مقابلہ ہوا۔ یہان منجملہ ۵۵۴ سپاہیون کے اون کا کمانڈر نچیف اور ۹۲ سپاہی کام آئے۔ ۱۳۴ آدمی زخمی ہوئے اور بہت سے لوگ قید کر لئے گئے ہمارا مقصود یہ نہین ہے کہ اس جنگ کی تاریخ لکھین مگر جو نتائج کہ اوس سے پیدا ہوئے وہ بے انتہا وقیع ہین۔ کیونکہ وہی جنگ موجودہ کے اسباب ہین۔

۲۷ فروری ۱۸۸۱ء کو جو مقابلہ کہ مجوبا ہل مین ہوا اوس سے عملاً جنگ کا خاتمہ ہو گیا یہ صحیح ہے کہ سر ایولین وڈ فوج لیکر بڑہ رہے تھے اور اون کا قصد تہا کہ جنگ کرین اور یہ بھی درست ہے کہ لارڈ رابرٹس بھی (جو اوسوقت سر فریڈرک تھے) دس ہزار فوج کے ساتھ ولایت سے روانہ کیئے گئے تھے مگر جنگ ہونے نپائی لبرل پارٹی اور اوس کے سرپرست مسٹر گلیڈسٹون کی یہ رائے ہوئی کہ بحالت شکست صلح کر لینا چاہیئے کیونکہ انگلستان سی عظیم الشان سلطنت نے اگر ایک چھوٹی سی ریاست کے ساتھ (جس کی آبادی چالیس ہزار نفوس سے زاید نہوگی) کریمانہ برتاؤ کیا تو بیجا نہ ہوگا۔ اوسوقت یہ بھی کہا گیا کہ اس ترکیب سے میدانِ اخلاق مین ہمکو اتنی بڑی فتح حاصل ہوگی کہ میدانِ رزم مین بھی نہین ہوسکتی۔ بلکہ اسطور پر جو اظہارِ علوِ مرتبت کیا جائیگا تو وہ قوم جو اپنی ازادی کے لئے جان دینے کو موجود ہے وہ بندۂ احسان ہوجائے گی۔ اس مین ہم کو شبہ ہے کہ آیا انھین وجوہ سے جنگ روکدی گئی یا اوس کے اور اسباب تھے۔

لارڈ کمبرلی نے (جو اوسوقت کالونیل سکرٹری تھے) ابھی حال مین اس امر کو باعلان بیان کیا ہے کہ اگر اوسوقت جنگ ہوتی تو آرنج فری اسٹیٹ او کیپ کولونی کے بور ٹرانسوال کے شریک ہوجاتے اور کل افریقۂ جنوبی مین آتشِ جنگ مشتعل ہوجاتی۔ مسٹر گلاڈسٹون کو اسی امر کے پیش آنیکا

اندیشہ ہوا۔ اور طوعًا و کرہًا گورنمنٹ صلح کرنے پر آمادہ ہوگئی۔ اگر یہ واقعہ صحیح ہے اور نسبتِ صحت لارڈ کمبرلی کے بیان پر شبہ کرنے کی کوئی وجہ نہین ہے تو اس سے بڑھ کر کوئی غلطی فاحش نہین ہو سکتی تھی۔ احسان تو گیا گذرا یہہ جاہل کامیابی کے جوش مین جو ہر مقام کی فتحیابی سے اون مین بھرا ہوا تھا انگریزونکو حقارت کی نظر سے دیکھنے لگے اور اون کو اس خبط نے گھیرا کہ اگر صرف ڈچ لوگ ہمارے شریک ہو جائین تو ہم انگریزی عملداری کو فنا فی البحر اور بجائے اِسکے ڈچون کی ایک ریاست جمہوری اس سرے سے اوس سرے تک قایم کر دینگے۔

باب سوم

ٹرانسوال کی خودمختاری اور ۱۸۸۴ء کا عہدنامہ

ناظرین پر یہہ امر واضح ہوچکا کہ انگلستان ایسی سلطنت جس نے گذشتہ صدی کے اخیر مین اور موجودہ صدی کے آغاز مین بیس سال تک فاتح یورپ کا مقابلہ کیا اور انجام مین فتحمند رہی اوسنے کن وجوہ سے صلح کرنا بہتر سمجھا اور جسوقت کہ اوس کی تہوڑی سی فوج نے ایک چھوٹے سے ملک مین جہان تیس ہزار دہقانی اہل سیف ہین شکست کہائی تو گو انگلستان اسپر قادر تہا کہ لاکھہ دو لاکھہ کی جمعیت بہیجتا اور انتقام لیتا مگر اوس نے ایسا نہین کیا۔ اوسوقت اہل انگلستان کے دلون مین جو جوشش اوٹہا تہا وہ ہمین خوب یاد ہے مگر وہ زمانہ ایسا تہا کہ تمام ملک مسٹر گلاڈسٹن کے سحر سے مسخر ہورہا تہا اور اہل ملک نے اونکو اپنی خودرائی پر چھوڑ دیا تہا۔ اگست ۱۸۸۱ء مین ایک عہدنامہ مرتب کیا گیا اور اوس مین شاہی حقوق ملکہ معظمہ اور اونکے ورثاء کے محفوظ رکھکر ٹرانسوال کو حکومت خوداختیاری کامل طور پر دیدیگئی مگر امور ذیل کی نسبت حق محفوظ رکھا گیا تہا

ف ۱ تقرر ریزیڈنٹ۔

ف ۲ عبورِ فوج۔ جس حالت مین کہ کسی دیسی ریاست اور انگلستان سے جنگ واقع ہو۔

ریاست کے تعلقاتِ بیرونی کی نگرانی جس مین عہدنامون کی تکمیل اور دولِ خارجہ کے ساتھہ سفارتی رابطہ پیدا کرنے کا طریقہ بھی داخل ہے اور اوس رابطہ کی بہ نسبت یہہ شرط ہے کہ ملکۂ معظمہ کے سفیرون اور کونسلون کے ذریعہ سے پیدا کیا جائے۔

عہدنامۂ مذکور مین ۳۳ شرایط ہین مگر جو شرایط کہ مذکور ہوئے ہین وہ اس امر کے ظاہر کرنے کے لئے کافی ہین کہ دونون ریاستون کا تعلقِ باہمی کیا تھا۔ الغرض یہ تعلق ویسا ہی تھا جس کو یہان ہندوستان مین اتحادِ محکومانہ کہتے ہین۔ اوس مین یہ ہوتا ہے کہ اندرونی معاملاتِ ریاست مین گورنمنٹ کی جانب سے مداخلت نہین کی جاتی۔ مگر بیرونی معاملات مین گورنمنٹِ ہند نگران رہتی ہے۔

اس مقام پر یہ امر قابلِ لحاظ ہے کہ عہدنامۂ مذکور مین فوجی معاملات کا کچھ ذکر نہین کیا گیا ہے غالبًا اوس کی وجہ یہ ہوگی کہ چونکہ وہ لوگ وحشی قومون سے گھرے ہوئے تھے پس اون کو اوس سامان کی فراہمی کی اجازت دینی ضرور تھی جو اون وحشیون کے حملون کو روک سکے۔ اس مین شبہ

نہین کہ بوروں کے سرغناؤں کو اس غیر متوقعہ کامیابی پر نہایت حیرت ہوئی ہوگی۔ کیونکہ اون کو جو نفع ہوئے وہ اُن کی امیدوں سے بڑھکر ہوئے مگر جب یہہ خواہشین پُرانی ہوگئین تو اور جدید پیدا ہوئین۔ پہلی کامیابی ایسی آسانی سے حاصل ہوئی تھی کہ اور خواہشوں کے پیش کرنے کی اون کو جرارت ہوئی اور اون کے حصول کی غرض سے اون لوگوں نے شور و شغب شروع کر دیا۔

ریاست جس نے ٹرانسوال کا اب لقب پایا دوبارہ قایم ہوئی اوس کی تجارت کا باب کہل گیا اوس کے دشمن پائمال ہو گئے یعنی سکوسینی اور ستّی وایو۔ دولون شکست کھا کر پس پا ہو چکے تھے اور اوس کا قرض ادا ہو گیا تھا۔ یا یہہ کہ یکجا ہو کر انگلستان کا یافتنی ہو گیا تھا اس طور پر کہ جب امکان مین ہو اوس وقت ادا کیا جائے مگر ایک زمانہ تک سود بھی اس قرضہ کا نہین دیا گیا۔

رعایائے برطانیہ مین سے بہت سے لوگون نے مایوس اور بیزار ہو کر ملک کو چھوڑ دیا۔ دوستون کو کھو بیٹھے اور اون کے دل پژمردہ ہو گئے تھے پس جو کچھہ اون کو اپنی مقبوضات سے مل سکا اُسے لے دیکر اُنہون نے اُس ملک کو سلام کیا جہان اون کو حقوقِ آزادی حاصل نہ تھے۔ چند سال تک اہلِ برطانیہ کی زندگی بوروں مین کچھہ خوش نہ گذری یہ امر نہ تعجب خیز ہے

نہ خلافِ فطرت کہ جن لوگون مین تعلیم اور ترتیب کا اثر نہو اور جن مین تعصبات قومی بھرے ہوئے ہون اور نشۂ کامیابی غیر متوقعہ مین چور ہون اونکے ہاتھہ سے مفتوحین کو آزار پہونچے جو لوگ کہ حکومتِ برطانیہ کے ہمدردیا جو انگریزی نام سے موسوم تھے اونکی حالت اضلاع مین بہت خطرناک تھی اور جو ناانصافی اون کے ساتھہ کی جاتی تھی وہ بلاشبہ سخت تھی۔

ملک کی حکومت تین شخصون کے ہاتھہ مین تھی اور مسٹر کروگر بعد جنگ کے وایس پریزیڈنٹ تھے مگر ۱۸۸۲ء مین طرزِ قدیم نے پھر کروٹ لی اور مسٹر کروگر پریزیڈنٹ منتخب ہوئے۔ جس عہدہ پر وہ آجتک موجود ہین اور یہ تیسری مرتبہ ہے کہ وہ منتخب ہوئے ہین[۱]۔

جنگ کے قبل ازروئے شمارِ حکام ڈچ و انگریزی ملک کی آبادی چالیس ہزار آدمیون کی تھی جس مین زیادہ تر ڈچ لوگ تھے۔

جو عرضداشت لارڈ کارناروَن کو بتاریخ ۷ رجنوری ۱۸۷۸ء بغرضِ استردادِ ریاست بھیجی گئی تھی اوسپر منجملہ آٹھہ ہزار انتخاب کرنے والون کے (۶۵۹۱) آدمیون کے دستخط تھے۔ اس کی صراحت سفیرانِ ٹرانسوال کے خط مین موجود ہے جو انھون نے۔ سر۔ ایم۔ ہکس بیچ کو دسوین تاریخ جولائی ۱۸۷۸ء کو بھیجا تھا۔ یہ واقعہ جو بیان ہوا ہے کہ تین ہزار اشخاص

[۱] فروری ۱۸۹۳ء مین اونکا چوتھی مرتبہ انتخاب ہوا۔ ۱۲

کرنے والون نے انتزاعِ ریاست کی درخواست کی تھی اس کے یہی معنی ہین کہ اون مین سے بعضون نے دیگر اپنی رائے بدل دی تھی اور اون لوگون کے شریک ہو گئے تھے جو استرداد کے طالب تھے۔ پس جن لوگون نے عرضداشت پر دستخط کئے تھے اون مین کل ڈچ لوگ داخل تھے جو ملک کے انتخاب کرنیوالون مین سے تھے اور باقی ماندہ ایک ہزار چارسو وہ اشخاص تھے جو حکومتِ انگریزی کو ترجیح دیتے تھے اور جن سے جبراً دستخط کرالینا ممکن نہ تھا۔ اِن اعداد سے بڑا مطلب نکلتا ہے کیونکہ گورنمنٹ ٹرانسوال نے جو اعداد اس بیان کی تکذیب مین اب پیش کئے ہین کہ یوٹلینڈرس کی تعداد بورون سے زیادہ ہے اون کی جانچ اِن اعداد سے ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ امر تسلیم کرلیا جائے کہ بور خاص کر کے خانہ دوست اور کثیر الاولاد ہوتے ہین تو یہ کہا جاسکتا ہے کہ منجملہ کل آبادی کے اونکی تعداد پینتیس ۳۵ ہزار ہوگی جو نہایت رعایتی تخمینہ ہے۔ جس وقت کہ سفیرانِ ٹرانسوال نے اعداد مذکورۂ بالا کا حوالہ دیا ہے اوسوقت ہر جوان بور جو عمر مین اکیس ۲۱ سال سے زاید تھا رائے دینے کا مجاز تھا۔ پس اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ہر ایک بور کے گھر مین جو رائے دینے کا مجاز تھا بدرجۂ اوسط ایک زوجہ تھی اور ۳ یا ۴ لڑکے جو نہایت معقول تخمینہ ہے یہ اعداد پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اسوقت جو بورون کی آبادی ہے وہ

انہین پنیتیس ۳۵ ہزار آدمیون سے جو باقی رہ گئے ہین اور اون لوگون سے جو اٹھارہ سال مین اور بڑے ہین علاوہ ان کے وہ ڈچ لوگ ہین جو کیپ کالونی اور فری اسٹیٹ سے آکر آباد ہوئے ہین۔ یہہ غیر ملکی ہین اور اونکی سب بے بہا صفت یہ ہے کہ اون کو انگلستان اور اوسکے باشندون اور اونکے طریق عمل سے قلبی نفرت ہے قانون فرانچیز کے بیان مین یہہ امر ظاہر کیا جائیگا کہ اگر فریب یا رعایت کو دخل نہ دین تو بورون کے موجودہ حلقۂ انتخاب مین آٹھہ ہزار اشخاص ممکن الوجود اور اون کی اولاد کا شمار ہوتا ہے یا شمار ہونا چاہیئے۔

دلیرانِ میدانِ آزادی مین سے اکثرون کے نام ظلم و ستم کے دہبون سے اون کی زندگی ہی مین آلودہ ہو گئے ہین اور بور جنہون نے ۱۸۳۵ع مین بتلاشِ آزادی صحرا نوردی اختیار کی اور ۱۸۸۱ع مین جنگ کی تھی انہون نے اب خود ہی انہین اصول کی پیروی کرنی شروع کی جن سے اون کو سخت مخالفت تھی۔ واکسراد کا اجلاس جو ۱۸۸۲ع مین ہوا اوس مین پہلے پہل قانونِ اخراج جاری کیا گیا۔ فرانچیز (حق آزادی) جو حسب قانون نمبر ۱۔ ۱۸۷۶ع اسوقت تک صرف اون لوگون کو دیا جاتا تھا جو صاحبِ جائداد ہون یا ریاست مین سکونت رکھتے ہون یا اگر جائداد نہو تو ایک سال سے مقیم ہون وہ اب ترمیم کر دیا گیا۔ اور اوس کی جگہ قانون

نمبر ۱۸۸۲ء نافذ ہوا جس مین یہ اقرار کیا گیا کہ غیر ملک والے بھی
پانچ سال کی سکونت کے بعد اہل ملک سمجھے جا سکتے۔ حقوقِ آزادی حاصل
کر سکتے اور قدیم باشندگون کے درجہ مین داخل ہو سکتے ہین جو فرقہ
کہ انتزاعِ ریاست کے موافق تھا اوس کے مقابلہ مین اب سخت برہمی پھیلی ہوئی
تھی۔ یعنی وہ فرقہ جو نڈر تھا اور جس نے باعلان انتزاع کے لئے کوشش
کی تھی۔ پس وہ لوگ جو پہلے خفیہ طور پر اس فرقہ کی مدد کر رہے تھے اور
مشتبہ ہو گئے تھے اون کو اس کی ضرورت آپڑی تھی کہ اپنی خیر خواہی ثابت
کرنے کے لئے اس فرقہ کے خون کے پیاسے ہو جائین اور اون پر
زجر و ملامت کرین۔ یہہ ارادہ صاف ظاہر کیا جاتا تھا کہ اس فرقہ کو اچھوت
اور بے امیزش رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ بہت سے بورون کا یہ قول تھا
کہ سابق مین جو لوگ اون مین آکر داخل ہوئے اور اونہون نے حقوقِ
جدید حاصل کئے انھین کی بدولت ملک کی آزادی جاتی رہی۔ اور بحالاتِ
موجودہ یہ خیال اون کا بیجا بھی نہ تھا کاش اس قانون مین شکستِ عہد نہ کیا
جاتا تو جو لوگ کہ بے لوث تھے وہ اس کی تائید کرتے مگر بدقسمتی سے
یہ قانون اندفاعی ثابت نہ ہوا بلکہ بامِ اخراج کا پہلا زینہ تھا۔ یہ پہلا فعل
تھا جس سے دیدہ و دانستہ شرایطِ تصفیۂ باہمی مین نقص آگیا اور گو عہدنامہ
پریٹوریا مین ایسا کوئی فقرہ نہین ہے جو اس کا مخالف ہو مگر بقولِ مسٹر چیمبرلین

یہہ فعل اون کو الٹ سابقہ کا متناقص ہے جو تصفیۂ شرایط عہدنامہ کیوقت
وزرائے ملکۂ معظمہ کے پیش نظر تھے"۔

مگر وزارت گلیڈاسٹون جس نے مسئلہ ٹرانسوال سے نجات پانے
کے لئے نقصانات عظیم اوٹھائے تھے نہین چاہتی تھی کہ بوروں کو
اغراض تصفیہ کے پابند کرنے کے واسطے اس مضمون کو پھر چھیڑے
دوسری پیش بندی یہ کی گئی کہ اختیارات بوروں کے ہاتھ مین رکھے
گئے۔ جن مختلف قصبات کو سابق مین یہہ استحقاق تھا کہ اپنی جانب سے
ایک رکن نیابتاً پارلیمنٹ مین بھیجین وہ اس حق سے محروم کردئے گئے
اور اس وقت تک محروم ہین۔ مسٹر کروگر کو یہ خوف تھا کہ قصبات کی ترقی
خیالات اون کی قومی مصلحت ملکی مین رخنہ انداز ہوگی۔

اب بھی کچھہ نہین گیا تھا اگر استقلال سے کام لیا جاتا تو مسئلہ
ٹرانسوال بلا کشت و خون ہمیشہ کے لئے بعنوان شایستہ طے ہوجاتا۔ وزرائے
انگلستان کا بلاشبہہ یہ عقیدہ رہا کہ از بسکہ ہمنے انتہائی درجے کے ضبط اور
بلند حوصلگی کو ظاہر کیا ہے کچھہ نہ کچھہ طرفین سے انصاف کیا جائیگا۔ بہر طور
یہ ممکن ہے کہ اسی سبب سے وہ خاموش رہے ہون نہ اسوجہ سے کہ اون کو
رعایائے برطانیہ وانجام افریقۂ جنوبی سے مسلسل غفلت رہی ہو۔ ایسی
حالت مین ضرور ہے کہ وزرائے مذکور ڈچ لوگون کے عیبون کو بھول

گئے ہون جنکو اینڈرو ماروِل نے نظم کیا ہے یعنی "کم دینا اور زیادہ طلب کرنا"

ٹرانسوال کے بور بڑے کارگذار لوگ ہین اور بلالحاظ اس امر کے کہ جو کچھ ملجائے اور جسطرح ملجائے چاہے کسی حکمت یا معاوضہ یا خوش قسمتی یا عطیہ سے وہ اوس کی تنگ طلبی اور زیادہ طلبی سے کبھی غافل نہین رہتے اون کے خواص مین سے یہ ایک ناگوار خاصہ ہے جو اون کے ذاتی اور عام تعلقات مین نمایان ہے اور شاید یہہ اون صعوبتون اور مشکلون کے جھیلنے اور محرومیٔ تعلیم کا ثمرہ ہے جن سے انسان بدخلق اور پست خیال ہوجاتا ہے۔ یہہ ایک ایسا خاصہ ہے جو تمام غیر تعلیم یافتہ لوگون مین پایا جاتا ہے جن کی گروشِ دوران نے خوب خبر لی ہے۔ اور اس مین شبہ نہین کہ امتدادِ زمانہ کے ساتھہ اُس کا اثر جاتا رہیگا۔ مگر فی زمانہ یہہ صفت تو اون مین موجود ہے اور یہہ ایک ایسی چیز ہے کہ جب اوس کی حقیقت تسلیم کرلی گئی تو اوس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ جن لوگون کو بور اپنے گروہ کا نہین سمجھتے اون کے حقوق کو جبتک کہ وہ مجبور نہ کئے جائین نہ تسلیم کرینگے نہ اون کی نسبت انصاف کرین گے۔ اون کی تنگ حوصلگی اور خود غرضی کے خیالات امتیاز حق و باطل پر غالب رہتے ہین۔ اپنے تحمل اور کریم النفسی پر ذرا اور رعایائے برطانیہ کا یہہ گھمنڈ

اظہار سے ہمنے اپنے حریفِ کمزور کے دل مین تخم نیکی بو دیا ہے جس کا
نخل کسی وقت بارآور ہوگا محض خام خیالی ہے۔ ایک نہ ایک دن خونریزی
کا ضرور سامنا ہے اور اوس روزِ سیاہ سے بچنے کی اور کوئی صورت نہین
بجز اِسکے کہ استقلال اور انصافِ شدید سے کام لیا جائے یا جس وقت
معاملاتِ گذشتہ سے انحراف کا قصد کیا جائے اور اُن مین دوسرے
معنی پہنانے کی کوشش کیجائے تو فوراً ان باتون کا سدباب کردیا جائے
کسی صورت سے گورنمنٹِ ٹرانسوال کے یہہ امر ذہن نشین نہین کیا جاسکتا
کہ یہ غیر ممکن ہے کہ ایک فریق ہمیشہ فتحمند ہوتا جائے اور دوسرا ہمیشہ دبتا
جائے اور ایک سلطنتِ عظیم الشان جو کسی دوسری چھوٹی سلطنت کے ساتھ
برتاؤ کرنے مین پس وپیش کرے اوس سے وہ ہمیشہ فائدہ اُٹھا سکے۔
علاوہ اِسکے گورنمنٹِ ٹرانسوال کو ضرور ہے کہ اپنی ذمہ داریون کے لحاظ سے
کاربند ہو۔

گورنمنٹِ ٹرانسوال سے اپنی عہدِ حکومت جدید مین جو پہلا فعل سرزد ہوا
اوس نے ریاست کو بہت نقصان پہونچایا اربابِ ثلثہ جو ۱۸۸۲ء مین حکمران
تھے اونھون نے متعدد اشخاص کے ساتھ اوس قسم کی رعائتین کین
جن کا ظاہری مدعا یہ تھا کہ کارخانجاتِ صنعت وحرفت اور معدنیات کا دروازہ
کھل جائے گا مگر عام طور پر یہہ خیال کیا جاتا ہے کہ اوس کے ساتھ

اون کے ذاتی اعزاض وابستہ تھے۔ پس انجام یہ ہوا کہ گلشن حرفت ہاے نوخیز مین خزان آگئی اور جو لوگ کہ کار ہاے جائز مین اپنی جان اور اپنے مال کو صرف کر دینے والے تھے وہ از حد شکستہ دل ہو گئے جو رعائتین کی گئی تھین اون مین صریح عنایتون کے اثار نمایان تھے اور یہہ کھنا مبالغہ نہوگا کہ جو طریقہ اسوقت جاری کیا گیا تہا اور جو اوس کا مدعا تہا وہ آجتک جاری ہے باوجودیکہ مجلس وزرا نے قطعی طور پر تجویز کر دیا ہے کہ اختیارات کلی اور ایسی اقتدارات جن سے کسی قسم کے حقوق مرجح حاصل ہوئے ہرگز نہ دئے جائین مگر جب کبھی مجلس مذکور کے پریزیڈنٹ یا اور حکام صیغۂ عاملۂ مناسب سمجھتے ہین تو اس تجویز کو بالاے طاق رکھہ دیتے ہین اسکی مثال یہہ ہے کہ دسمبر ۱۸۹۵ء مین اختیار کلی دیدیا گیا تھا کہ جو غلہ باہر سے آئیگا اُس کا محصول نہ لیا جائیگا اور اوس مین یہ پردہ رکھا گیا کہ یہ کارخانہ سرکاری ہے اور ایجنٹ کو صرف کمیشن دیا جایگا۔ حالانکہ حقیقت مین وہ اختیار کلی ہے۔

بورون کو ۱۸۸۱ء کے عہد و پیمان سے تشفی نہوئی وہ چاہتے تھے کہ دولت علیہ کا اونپر کوئی اختیار نہ رہے اور اصلی باشندگان ملک کے متعلق جو فقرات کہ درج کئے گئے ہین وہ منسوخ کر دے جائین اور اونکی ریاست کو بجاے ریاست ٹرانسوال ریاست جمہوری افریقۂ جنوبی کا

خطاب دیا جاوے۔ وہ یہہ بھی چاہتے تھے کہ اون کے بیرونی تعلقات مین اون کو کامل آزادی حاصل ہو۔ گو اوس کی اون کو امید نہ تھی اور اس امر کی کوشش بھی کہ مفہوم عہدنامہ کو وہ کہان تک وسعت دیسکتے ہین۔ اوہنون نے تاخیر نہ کی اس سبب سے اثر اور متبذل دستاویز مین سوائے چند حدود اور اس شرط کے کہ اون سے تجاوز نہ کیا جائیگا اور کوئی چیز واضح تر نہین ہے یون تو اون کا محصور ہو جانا یا بقول مسٹر کروگر ایک جھوپڑے مین بند کر دیا جانا اونکو از حد ناگوار تھا۔ کیونکہ اوس سے اون کی ایک عادتِ قدیمہ کی بیخ کنی ہوتی تھی مسٹر موصوف نے صحرانوردی اور توسیعِ ملک کا یہہ طریقہ رکھا تھا کہ پہلے وہ قریب کے ملکون مین شکار کھیلنے جاتے تھے پھر وہان اپنے جانورونکو چرنے کے لئے بہیجتے تھے اور جب اس ترکیب سے کچھ دن گذر جاتے تھے تو اپنے دل مین یہہ خیال کرتے تھے کہ ہم کو ایک حقِ قدم حاصل ہو گیا ہے جسکو خواہ جبراً خواہ بذریعۂ اقرارِ تحریری قایم کرنا چاہئیے یہہ اقرارِ تحریری اکثر اوقات غلط ترجمہ کیا جاتا تھا۔ اس معاہدہ مین اکثر تغیر و تبدل ہوا کرتا تھا اور بعد اوسکے دو مخالف سردارون مین جو کمزور ہوتا تھا اوسکی امداد کی جاتی تھی۔ اور اسطرح جب فرقۂ زوردار کی طاقت گھٹائی جاتی تھی اوس کا نتیجہ لازمی یہہ ہوتا تھا کہ قدیم باشندگانِ ملک خارج از بلد کردئے جاتے تھے۔

چونکہ بوروں مین انتظامی قابلیت بالکل نہ تھی اور وہ اپنی جائداد کی نگرانی نکر سکتے تھے اور نہ اپنی آراضی مقبوضہ کو کام مین لا سکتے تھے اسلئے اب بھی جیساکہ قبل مین حالت تھی خاص ٹرانسوال مین بہت سی غیر مقبوضہ اراضیان موجود ہین مگر زمین کی طمع اونکا پیدایشی مرض ہے ہر شخص کی یہہ حالت ہے کہ اپنے ہمسایہ کے گھر سے دہوان نکلتے دیکھ نہین سکتا گو وہ پچاس ایکڑ زمین مین بھی زراعت نہ کر سکے۔ مگر پچاس ہزار کی اوسکو خواہش رہتی ہے غرض یہ قوم بلاکم وکاست کل افریقیہ کی خواستگار ہے۔

جب کبھی سوازی لینڈ زولینڈ بکیانا لینڈ۔ متابل لینڈ مشونا لینڈ اور ٹانگا لینڈ پر دست درازیون کی خواہش اونکے دلون مین پیدا ہوئی تو وہ اپنا حق قایم کرنے کے لئے بہانہ ڈہونڈنے لگے۔

اُنھون نے بکیانا لینڈ مین طرفداریان شروع کین۔ اسکے یہ معنی ہین کہ ٹرانسوال کے شہرون نے دوسرے سردارون کے مقابلہ مین بعض ملکی سردارون کی مدپر آمادگی ظاہر کی۔ ۱۸۸۱ء کے عہدنامہ لندن نے تمام باتون کا فیصلہ کردیا۔ اور ریاستِ جمہوری کے حقوقِ مغربی حدود قایم ہوکر سردارانِ متنازعین مین سے دو گورنمنٹ ٹرانسوال اور دو حکومتِ انگلشیہ کے سردارون کے ماتحت کردئے گئے مگر عہدنامہ پر دستخط ہوتے ہی پھر اونھون نے حرفت شروع کی اور ایک سال بھی گذرنے نہ پایا تھا کہ

بوران ٹرانسوال کے ایک گروہ نے جس کے اکثر لوگ اسوقت ریاست
جمہوری مین جلیل القدر عہدون پر مامور ہین اون جاگیر دارون کے
اراضی پر یورش کی جو انگریزون کی حمایت مین تھے بلکہ اونکے دارالریاست
میفکن پر بھی اُنہون نے حملہ کیا۔ اوس کے بعد پریزیڈنٹ کروگر نے ایک
اشتہار دیا کہ اراضئی مذکور ریاست جمہوری کی حمایت مین لیلی گئی ہے
مسٹر روڈس جنکی ہمیشہ یہہ کوشش تھی کہ اندرونی ملک کا راستہ
کھُلا رہے اور جن کا نام اس کوشش کی وجہ سے مشہور ہوچکا تھا اونھون
نے دولت علیۂ انگلستان کو اس کارروائی کے روکنے پر آمادہ کیا
چنانچہ ایک تحریر آخری گورنمنٹ ٹرانسوال کے پاس بھیجی گئی مگر جب تک کہ
بارہ لاکھ پونڈ صرف کرکے سپہ سالاری وارن ملک پر چڑہائی نہ کی
گئی نہ اوس گورنمنٹ نے اشتہار کو واپس لیا اور نہ بور ملک کے
چھوڑنے پر مجبور ہوئے۔ یہ فوج کشی مسٹر گلاڈسٹن کے حکم سے ہوئی تھی
جو بورون کے مربی تھے اور ہمیشہ یہ ثابت کیا چاہتے تھے کہ ٹرانسوال کی
ساتھہ جو تصفیہ کیا گیا ہے وہ نہایت اچھا ہوا ہے۔ مگر گورنمنٹ ٹرانسوال
کے افعال اور مسٹر بیتھل کے ظالمانہ قتل کئے جانے سے ظاہر ہوگیا کہ
حکام کا دلی منشا کیا ہے اور یہ امر ساکنان افریقۂ جنوبی کے دلون پر نقش
ہوگیا۔ بورون نے جب ملک پر حملہ کیا تھا تو اوس وقت بیتھل زخمی ہوچکا

تھا اوسی حالت مین اوسکے پاس ٹرانسوال کا ایک نامی عہدہ دار آیا اور دیکھا کہ زمین پر ایک رفل پڑی ہے۔ اُسنے پوچھا کہ یہ کیونکر چلتی ہے بیتھل نے ترکیب بتائی عہدہ دار نے دیکھنے کے بہانہ سے اُٹھا کر بیتھل کو اوسی سے فنا کر دیا۔

ریاستِ جمہوری نے زولولینڈ مین بھی اسی قسم کے رفتار رکھی۔ ٹرانسوال کے بوروں نے زولولینڈ پر چڑہائی کی اور ۱۸۸۴ء مین سرگارنٹ وولزلی کے انتظام کو پلٹ کر سٹی وایو متوفی کے ایک بیٹے ڈنزولو کے ساتھ شریک ہو کر اوسکو بادشاہ بنا دیا۔

جب یہ ہو چکا تو ملک پر قبضہ کرنے کے لئے آگے بڑہے مگر برٹش گورنمنٹ نے مداخلت کی اور دو ثلث حصّہ کو زولوٴن کے واسطے بچا لیا۔ نقشہ پر نظر کرنے سے معلوم ہوگا کہ بوروں کا ارادہ سمندر تک پہونچ جانیکا تھا۔ اور بدنصیب زولوجن کی طاقت حکومتِ انگریزی نے ضعیف کردی تھی اور یہ قوت شکنی درست بھی تھی کیونکہ اون سے ٹرانسوال کو بہ نسبت بیتھل کے زیادہ خوف تھا اسوقت اپنی چیدہ ملک کو کھو بیٹھے تھے اور اون ہی لوگون کے ہاتھ سے تباہ اور پریشان تھے جو مداخلتِ برٹش گورنمنٹ کے قبل اونکے زیردست تھے یہ امر قابل یادگار ہے کہ جنگِ سکوکونی اور زولو مین جو خاص بوروں کے لئے ہوئی تھی شیردل پاپٹ یواس

اور اوس کے بیٹون کے سوا جو ان لڑائیون مین اہل برطانیہ کے پہلو بہ پہلو لڑکر مر گئے گو بورون مین سے کوئی بھی مدد کے لئے نہین آیا مگر زولون کی طاقت لوٹ جانے کے بعد اون کا ملک چھین لینے پر آمادہ تھے۔

اسکے بعد سوازی لینڈ کی باری آئی۔ اوّلاً گھانس کی چرائی کا حق حاصل کیا گیا پھر اور حقوق تحصیل وصول محصولات و مالگذاری اراضی اور تار برقی و ریلوے و بنک و پیمایش اور واللہ اعلم کیا کیا حقوق حاصل کئے گئے۔ ایک صاحب نے باقیماندہ حقوق کے لئے درخواست دی اور اون کو حاصل کر لیا۔ دوسرے صاحب نے میر مجلسی و عدالت کی درخواست کی اب غور کیجئے کہ ایسی حالت مین بدنصیب باشندگان ملک کو کیا مل سکتا تھا۔ غرض ٹرانسوال نے جملہ حقوق خرید کر لئے تاکہ بغیر شرکت اون کی حکمرانی ممکن ہی نہو۔

سفیران قوم سوازی کو راہ راست پر لانے کے لئے ریاست جمہوری ٹرانسول قوم کی خفیہ کارروائیون کا سرمایہ موجود تھا۔ پس جب تحقیقات حقوق اور تجویز انتظام آئندہ کا وقت آیا تو نتیجہ وہی ہوا جو پیشتر سے خیال مین تھا۔ دولت علیہ کی جانب سے جو شخص کہ ان حقوق اور عام طور پر دوسرے امرون کی تحقیقات کے واسطے کمیشن خاص مین مقرر ہوا تھا اوسنے حقوق پانیوالون اور مترجمون سے جو سوال کئے اون سے کسیقدر یہ امر منکشف ہوا کہ حقوق مذکور کیونکر حاصل

اور عطا کئے گئے تھے اُس نے ایک یہ سوال کیا - کیا آپ حلفاً کہہ سکتے ہین کہ آپنے اس دستاویز کو لفظ بلفظ بادشاہ کو سمجھا دیا تھا -

جواب - "جی ہان"

سوال - براہ مہربانی آپ عدالت سے بیان فرمایئے کہ زبان کا فر ہین ایڈ ولورم ڈیوٹیز (رسوم عدالت بہ مناسبت دعویٰ مالیت) وغیرہ وغیرہ کو کیا کہتے ہین اور آپ نے حقوق پیمایش - دارالضرب - مالگذاری اراضی اور ٹاؤن شپ کنسیشن (حدود اراضی قصبہ و اختیارات باشندگان قصبہ مذکور) کا کیا ترجمہ کیا اور اوسکے معنی کیونکر ادا کئے - ؟

اب وہان کے دنبگ اور مخمور سردار اور آن کے خوشامدی مصاحبین کا شرمناک اور نفرت انگیز طریقہ قابل بیان ہے اس امر کے اظہار کے لئے صرف ایک نظیر کافی ہے کہ کاموکی رفتار کس طریقہ کی تہی مثلاً - قمار بازی کی اجازت کے لئے ایک درخواست پیش ہوئی جو شخص کہ ترجمان تھا وہ کافر زبان بہت کم جانتا تھا اور اوس نے جو ترجمہ کہ الفاظ اختیار کلی بلیرڈ کھیلنے - تاش کھیلنے چٹھی ڈالنے اور ہار جیت کے کھیل کھیلنے) کا کیا وہ یہ تھا کہ "فقط ہمکو اختیار گیند پر چوٹ مارنے کا عذر ن سے کھیلنے اور کل روپیہ لینے کا دیا جاوے" سردار نے حالت مستی اور غنودگی مین پہلے دونون فقرون پر تو سر ہلا دیا مگر جملہ آخر کی

جب نوبت آئی کہ کل روپیہ لے لین" جسکو وہ بھی سمجھ سکتا تھا تو اوسکو غیظ آگیا - یہ درخواست پھر بعد کو منظور ہوئی جب اوس کا مضمون کسی ہوشیار ترجمان نے بیان کیا -

سب سے گرماگرم ترکیب جس سے منشاء عہد پیمان لندن مین خلل ڈالدیا گیا اور حصولِ اراضی مین ایک دلیرانہ کوشش کی گئی وہ یہ تھی کہ امبنڑاین بادشاہ سوازی کی جانب سے ایک وصیت نامہ آخر کا لکھا تجویز کیا گیا اور اوس مین یہ شرط مندرج کی گئی کہ بحیثیت وصی ومتولی بادشاہِ مذکور مسٹر کروگر کو اختیاراتِ حکومت تفویض کیے جائین - اس تجویز مین کروگر صاحب کو اوسوقت ناکامیابی ہوئی مگر آخر مین بور گورنمنٹ کا مقصد حاصل ہوگیا اور باوجود منت وسماجت و عذراتِ اہلِ ملک اور باوجود اس کے کہ اونھون نے زمانہ سابق مین اپنے کو عملاً سرکار انگریزی کا نہایت بکار آمد مستعد اور وفادار دوست ثابت کردیا تھا مملکتِ سوازی لینڈ ریاست جمہوری کے حوالہ کردی گئی -

جس وقت مملکتِ سوازی لینڈ کو یون دام مین لانے کی فکرین ہورہی تھین گورنمنٹِ ٹرانسوال دوسرے مقامون سے بھی غافل نہ تھی - میٹابل لینڈ کو اوس قدیم دوستی کے سبب جو بورون کو میٹابل سے تھی اور جس کو اوںھون نے نکال باہر کیا تھا وہ اپنی موروثی جائداد سمجھتے تھے

اور مشونا لینڈ کو اس بنا پر کہ وہ اون کی قدیم شکار گاہ تھی اپنا ہی ملک جانتے
تھے۔ جسوقت مسٹر الف ٹامسن مسٹر روڈس کی جانب سے معاملہ طے کرنے
گئے تھے تو اوسوقت لوبنگیولا کے جھوپڑے مین اوسکو ایک خط ملا جس سے
معلوم ہوتا ہے کہ قوم بور نے معاہدۂ تحریری کے بعد بھی اپنی قدیم عادتون
کو ترک نہین کیا۔ کسی میر افواج کا ایک سردار ملکی کے سامنے گڑگڑانا اور چکنے
چپڑے الفاظ استعمال کرنا اور مکاری سے اس بات کا دم بھرنا کہ جب تک
بورون یا مٹابلون مین سے ایک متنفس بھی باقی رہیگا اوس وقت تک
ہم دونون مین دوستی قایم رہے گی۔ اس بات کی خبر دیتا ہے کہ بور سرداران
ملکی کے ساتھ کیسی چالین چلتے تھے اور وہ لوگ ہر امر مین بورون سے کسقدر
خائف اور بدگمان رہتے تھے خطِ مذکور کا مضمون درج ذیل ہے۔

مقام مری کو ریاست جمہوریۂ افریقیۂ جنوبی ۹ ماہ مارچ سنہ ۱۸۸۲ء بملاحظہ
والا منزلت سردار لوبنگیولا ولدِ امزلیکاٹ سے شاہِ بزرگِ قوم مٹابیلی
سردار اعظم۔

بوصولِ نیاز نامۂ ہذا آپکو معلوم ہوگا کہ مجھکو آپ سے ملنے کی نہایت
آرزو ہے مگر مین اپنے ملک کے لوگون سے ایسا وابستہ ہون کہ ایسا دور
دراز سفر اختیار نہین کر سکتا۔ پس مین اسی پر قناعت کرتا ہون کہ بذریعۂ
تحریر ہذا قدیم امزلیکاٹ سی کے فرزند شاہِ مٹابل کی جناب مین آداب

نیاز مندی بجا لاؤن -

یہہ جو مین نے عرض کیا کہ مجھکو آپ سے ملنے کی خواہش ہے تو اس تقریب سے مین کچھہ طلب کرنا نہین چاہتا بلکہ گفتگو کے ذریعہ سے کچھہ آپکو دنیا کی حالت سے آگاہ کرنا چاہتا ہون کیونکہ ایسے لوگ تو بہت ہین جو ان معاملات مین خوب باتین بنانا جانتے ہین مگر سچی بات کے کہنے والے بہت کم ہین -

میرے خیال مین غلط بات کا سُننا نہ سُننے سے بد تر ہے - چونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے ایک غلط خبر سُنی ہے اسوجہ سے مین اوسکی حقیقت بیان کرتا ہون -

آپ نے ضرور سنا ہوگا کہ انگریزون نے ہمارے ملک ٹرانسوال کو لے لیا تھا یا بقول اونکے اوس کا الحاق کر لیا تھا - ہم اون سے چار سال تک ختم حجت کرتے رہے اور عاجزانہ طور پر اوس کا استرداد چاہتے رہے مگر اونہون نے کچھہ نہ سُنا - انگریزون کا یہ خاصہ ہے کہ جب کوئی جائداد اون کے ہاتھہ آجاتی ہے تو اون کی حالت اوس بندر کی سی ہوجاتی ہے جسکے ہاتھہ مین کدو کے بیج ہون - جب تک تم اوسکو مار نہ ڈالو گے وہ نہ چھوڑے گا -

ہماری چار سال کی محنت مفت رائیگان ہوئی اوس کے بعد اون

لوگون نے ہمکو گرفتار کرنا شروع کیا۔ اس بنا پر کہ ہم ناراض ہین۔ اوس کی وجہ سے ہتیار چلے اور خانہ جنگیان ہوئین۔ اوسوقت اون لوگون کو ہمارا ملک ہمکو واپس دیدینا مناسب معلوم ہوا۔ چونکہ اب وہ جا چکے ہین اور ہمارا ملک ازاد ہوگیا ہے ہم آپکے ساتھہ پھر اوسی اتحاد کے ساتھہ رہا چاہتے ہین جیسا کہ آپ کے والد کے ساتھہ تھا۔ اور ہمارے آپ کے ایسی دوستی ہونی چاہیئے کہ جب تک ایک متنفس پور اور میٹابل زندہ رہے یہ دوستی قایم رہے۔ اسی سبب سے مین آپ سے ملنا چاہتا ہون اور اگر مین زندہ رہا اور یہان ملک کا کامل انتظام ہوگیا اور وہ بدبو جو انگریزون نے آکر پھیلائی تھی دور ہوگئی تو مین آپ تک پہونچون گا۔ اور اگر اوسوقت تک یہ خط موجود رہا تو قلم اور کاغذ کی جگہہ یہ الفاظ آپ میری زبان سے سنین گے جو اسوقت پوری طور پر ادا نہین ہو سکتے — مین اون تین بھائیون مین سے ایک بھائی کا لڑکا ہون جو بتیس ۳۲ سال قبل آپکے والد امز لیکاٹ زی کی خدمت مین حاضر ہوئے تھے اور اوس صلح کی داغ بیل ڈال آئے تھے جو ہنوز باقی ہے۔ مجھکو ابتک وہ زمانہ بہت اچھی طرح سے یاد ہے جبکہ پورون مین سے پہلے پہل فرنز جوبرٹ جان جوبرٹ اور پیٹر جوبرٹ آپ کے ملک مین گئے تھے اور آپ کے والد سے صلح کی تھی جسکی وجہ سے آپکے والد بھی مطمئن ہوگئے تھے اور بور بھی اور

وہ رشتۂ صلح ایسا استوار تھا جسے فتنہ پرواز کبھی نہ توڑ سکے اور نہ توڑ سکین گے۔ جب تک کہ ایک بور بھی زندہ ہے یا آپ سلامت ہین۔

اب مین اپنی دوستی کی یادگار مین کچھ تحفہ آپ کی خدمت مین بھیجتا ہون حاملِ خط ہذا آپ کی خدمت مین ایک کمل اور ایک رومال آپ کی خاتونِ معظمہ کے واسطے پیش کریگا۔ مین خود بھی آپ اور آپ کی خاتونِ معظمہ کی محبت سے ایک دن فیضیاب ہونگا۔ یہ صاحب کہ یہہ خط لیکر حاضر ہونگے وہ یہان کے سب حالات آپ سے بیان کرینگے بعض بدنفسون نے کولاہنگ کو بھڑکایا اور اونکے دل مین یہہ خیال پیدا ہوا کہ قلعہ بندی کرکے ہم لوگون سے لڑین مگر پھر وہ ڈر گئے اور سمجھ گئے کہ اون کی جان جائیگی۔ اوس پر مین نے اونکے سب قلعے توڑ واڈالے اور اون سے ۵۰۰۰ مویشی اور ۴۰۰۰ بھیڑین اور بکریان تاوان مین لین۔ اب ایک اور سردار گلسٹر بی نے ہمارے ملک پر چڑھائی کرکے تین آدمیون کو مار ڈالا اور چند کو لوٹ لیا اوس کو بھی تاوان دینا ہوگا اور اگر نہ دیگا تو ہم اوسکو سزا دین گے۔ یا مار ڈالین گے۔ کیونکہ ہم اپنے ملک مین امن رکھنا چاہتے ہین باقی والسلام

راقم

پی جے۔ جوبرٹ

سنہ ۹۱-۱۸۹۰ع مین جنرل جوبرٹ اون کے ۱۰۰۰اور معاونون نے ملکر ایک بہت بڑے سفر (یعنی سفر بن جے لینڈ) کا سامان کیا اور یہ قصد کیا کہ جو ملک حمایتِ انگریزی مین آچکا تھا اور انتظام چارٹرڈ کمپنی مین تھا اوس کے ایک حصّہ پر قبضہ کرلین - مگر یہ قافلہ روڈس ڈرفٹ سے واپس کردیا گیا - کیونکہ اس مقام پر ڈاکٹر جیمسن نے نہایت استقلال جوانمردی اور لیاقت سے اون کا تنہا اور بے ہتیار مقابلہ کیا - دوسرا سبب اونکے واپس جانے کا پریزیڈنٹ کروگر کا اشتہار تھا صاحبِ موصوف کو صاف الفاظ مین اطلاع دیگئی تھی کہ اگر وہ نہ مانینگے تو بہ زور روکدئے جائینگے اور لامحالا جنگ کی نوبت آئیگی - معاملہ یہان تک پہونچا تھا کہ بن جے لینڈ جو داخلِ ریاستِ جمہوری ہوا چاہتی تھی اوسکے کل عہدے تقسیم ہوچکے تہے اور بجائے اسکے کہ پریزیڈنٹ کا اشتہار صرف عہدنامے کی تعمیل سمجھا جائے (اور وہ بھی دباؤ کی حالت مین نہایت لے دیکے ساتھہ کیا گیا تھا) یہہ کہا جاتا تھا کہ اشتہارِ مذکور مین ازحد عالی حوصلگی اور فیاضی سے کام لیا گیا ہے اور سوازی لینڈ کا معاملہ جب چھڑا ہوا تھا تو اوس کا حوالہ دیا جاتا تھا -

ٹانگا لینڈ مین بھی سفیرانِ بور غافل نہ تھے اون کی کوشش اس مقام پر صرف اسوجہ سے بیکار گئی کہ ملکِ ٹانگا کی شہزادی زمبالی جم جسوقت

بحیثیت ولیہ کارفرما تھی اور وحشیانہ فرمانروائی کا ایک عمدہ نمونہ تھی اوسنے
صاف کہدیا کہ ہم سوائے انگلستان کے اور کسی حکومت سے کچھ تعلق نہ
رکھینگے اور دولت مذکور کی علویت کو اوسنے ۱۸۸۷ء مین قبول کرلیا تھا۔
جب یہان بھی ناکامیابی ہوئی تو اونہون نے سمندر کی طرف بڑہنے
کا قصد کیا اور اپنے سفیرون کے ذریعہ سے دو چھوٹے سردار زمبان اور
انبیگیسا سے چند حقوق حاصل کرکے اونکو خودمختار بادشاہ بنا دیا مگر
سنہ ۹۴ء مین لارڈ روزبری نے اون کے تمام ملک ضبط کر لئے اور اوراس
طریقہ سے گورنمنٹ ٹرانسوال کی اون تجویزون کا سدباب کردیا جو وہ
ملکی لوگون کے ساتھ سازشین کرکے شکست عہدنامہ کے لئے کیا
کرتی تہی

اِن معاملات مین جیسا برتاؤ کہ بورون کی جانب سے کیا گیا اوس سے
بڑہکر اور کیا ثبوت اس امر کا ہوسکتا ہے کہ عہدنامہ کی شرطونکو وہ بالقصد
توڑنا چاہتے تھے۔ عہدنامۂ پریٹوریا مین حدود ٹرانسوال مندرج ہین اور
سوازیون کی خودمختاری تسلیم کی گئی ہے باایںہمہ ریاست جمہوری کی
طرف سے جو سوازی لینڈ کا الحاق کیا گیا اور اوسکے منظور کرنے مین گورنمنٹ
انگلستان نے تاخیر کی اوس کی نسبت سالہاسال یہ شکایت رہی کہ اب
اوس کا تحمل نہین ہوسکتا ہے اور اوسکو اسقدر تشہیر کیا کہ تقریباً کل افریقیہ

جنوبی کے باشندے اوسکو ایسا ہی سمجھنے لگے۔

اس زمانہ مین دول یورپ نے اپنی توجہ بھی افریقیہ کیطرف مائل کی اہل جرمن اور فرانس دونون نے وسیع قطعات حاصل کیے یا اونکو اپنے دائرہ حکومت مین ہونا مشتہر کیا۔ دوراندیش شاہ بلجیم ایک عظیم الشان ریاست کی بناڈال چکا تھا جو کانگو کے نام سے مشہور ہے اور ساحل غربی سے وسط افریقیہ تک پھیلی ہوئی ہے۔ اس ریاست کے شمال مین اہل فرانس نے غربی ساوڈان کا حاصل کرنا شروع کر دیا تھا اور جنوب مین ایک ایسے ملک پر قبضہ کر لیا تھا جو ساحل سے حدود حکومت انگریزی تک پھیلا ہوا تھا اور ساحل مشرقی کے اُس خطہ پر اُنہون نے قبضہ کر لیا تھا جو ساحل اور بزرگ جھیلون کے درمیان واقع ہے۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ عنقریب اہل جرمنی ساحل کے اس کنارہ سے اوس کنارہ تک قابض ہو جائینگے اور انگریزون کو شمال کی جانب بڑھنے سے روکدینگے۔

ان جدید حریفان یورپ نے انگریزون کی حالت بہت نازک کر دی تھی جن قومون کے ملکون پر یہ حملہ آور ہوتے تھے اون مین جب کوئی فتنہ برپا ہوتا تو اوسکا اثر ہماری نوآبادیون پر بھی فوراً پڑتا تھا۔ پس اور زمانون کے مقابلہ مین اسوقت زیادہ ضرورت تھی کہ اہل ملک کا تحفظ کیا جائے اور بقول سٹر کروگر بورون کی یہ حالت تھی کہ وہ قلعہ بند تھے اور کسی طرف ہاتھ پاؤن نہ پھیلا سکتے تھے ہر طرف سے وہ شائستگی کے محاصرہ مین آتے جاتے تھے اور ایسی شائستگی

جسے فرائض اور تکلیفون مین کو بکمال نفرت انگیز سمجھتے تھے۔ کیونکہ وہ اپنی ہی خواہش کو اپنا قانون خیال کرتے ہین۔

سنہ ۱۸۸۴ء مین مسٹر کروگر اور مسٹر اسمتھ یورپ گئے کہ عہدنامہ مین کچھہ ترمیم ہوجائے اور روپیہ بھی فراہم کرین جسکی اشد ضرورت تھی

جن اہل ہالینڈ کو حال مین تیاری ریلوے کے حقوق عطا کئے گئے تھے اون کے ذریعہ سے فراہمی روپیہ کی جو جو کوششین کیگئین وہ بیکار گئین مگر اور معاملات مین یہہ سفیر زیادہ خوش قسمت رہے۔ عہدنامہ لندن[۵] کی نسبت جو انہون نے سلسلہ جنبانی کی تو چند حدود جواب تک قرار نہ پائے تھے اونکا تعین ہوگیا گو اس دستاویز مین برطانیہ اعظم کے حق شاہانہ کا کوئی ذکر نہین کیا گیا۔

ریاست کا نام بدل دینے کے لئے بھی اونہون نے گورنمنٹ برطانیہ کی

---

[۵] عہدنامہ لندن کی پوری عبارت ضمیمہ ب (جولائی سنہ ۱۸۹۱ء) مین مندرج ہے۔ حقوق شاہی کی نسبت بہت طولانی خط و کتابت ہوئی سبب عہدنامہ سنہ ۱۸۸۱ء کا جو مقدمہ نہین لکہا گیا اوس سے گورنمنٹ ٹرانسوال یہ معنی پیدا کرتی ہے کہ ازانجا کہ حقوقِ مذکور کی نسبت یہ قرار پایا تہا کہ وہ سوخت کردئے جائین گے اسوجہ سے ایسا کیا گیا۔

مسٹر چیمبرلین یہ جواب دیتے ہین کہ عہدنامہ لندن مین عہدنامہ پرٹیوریا کی صریح ترمیم کی گئی تہی نہ ضمنی اور حقوق شاہی کے سوخت کردینے کی جو درخواست کی گئی تہی اوس کو لارڈ ڈربی نے نامنظور کردیا تھا اور مقدمہ جو بنائے تحریر تہا اوسکو نافذ سمجہنا چاہیئے اور اگر ایسا نہ سمجہا جائے تو وہی دلیل جو حقوق مذکور کے سوخت ہوجانے کی نسبت بیان کی جاتی ہے۔ ٹرانسوال کی خودمختاری کے مقابلہ مین بہی موزون ہوگی۔ کیونکہ سنہ ۱۸۸۱ء کے عہدنامہ کے مقدمہ مین یہ مذکور ہے کہ کیا عطا کیا گیا اور کیا محفوظ رکہا گیا۔

رضامندی حاصل کرلی - اور بجائے ریاست ٹرانسوال باردگراس کا نام ریاست
جمہوری افریقہ جنوبی قرار پایا - اس سفر مین ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو مسٹر کروگر
کے اوس کلام کا جواب دیتا ہے جسے بارہا وہ اپنی زبان پر لاتے ہین - یعنی
یہ کہ "اہلِ یوٹی لینڈر سے کسی نے کہا کہ تم ٹرانسوال مین آکر آباد ہو اور اون کی وہان
حاجت بھی نہین ہے" مسٹر کروگر اور مسٹر اسمٹ البیمارل ہوٹل مین ٹھہرے
ہوئے تھے چند ہفتون کے بعد اتفاق سے اونکے پاس اتنا روپیہ نہ رہا کہ ہوٹل
کا حساب پاک کرسکتے اوسحالت تکلیف مین اوہنون نے بیرن گرینٹ سے
معاملہ رجوع کیا بیرنِ موصوف اوس زمانہ مین ایک نامی ساہوکار تھے اور حقوق
معدنہائے طلا واقع لیڈن برگ سے انکو نہایت دلچسپی تھی وہ مدد کرنے کو
آمادہ ہوگئے تھے مگر بشرطہا وشروطہا امداد کرنے کا معاوضہ انہون نے یہ کہا
کہ ٹرانسول مین جو اہلِ برطانیہ آباد ہین اون کی نسبت کچھ سرکاری طور پر اس امر کا اطمینان
کیا جائے کہ اونکے ساتھ نیک سلوک ہوتا رہیگا اور اونکا تحفظ کیا جائے گا -
اوس کے جواب مین مسٹر کروگر نے ریاست جمہوری کی طرف سے ایک مضمون
اخبارات لندن مین شایع کیا اوسکے ذریعے سے اہل برطانیہ کو نہایت محبت سے طلب
کیا انکا خیر مقدم ادا کیا آنے والون سے وعدہ کیا کہ اونکے حقوق کا لحاظ اور اونکا
تحفظ کیا جائیگا حال مین اس مضمون کا بارہا حوالہ دیا گیا ہے -
اس جدید عہدنامہ کے مقدمہ مین لکھا ہے کہ یہ عہدنامہ بجائے عہدنامہ سابق

جو سلشت ۱۸۸۱ء مین ہوا تھا تصور کیا جائے گا - عہدنامہ جدید مین ملکہ معظمہ کے حقوق
شاہی کا کوئی ذکر نہین ہے مگر ساتھ ہی اوسکے یہ بھی اوس مین نہین لکھا ہے کہ
ٹرانسوال کو اختیارات خودمختاری دئے گئے ہین - بوراب یہ حجت کرتے ہین کہ چونکہ
عہدنامہ جدید مین جو عہدنامہ قدیم کا قایم مقام ہے حقوق شاہی کا کوئی ذکر نہین ہے
پس یہ سمجھنا چاہیئے کہ اون سے قطع نظر کرلی گئی تہی - مگر مسٹر چیمبرلین کا یہ جواب ہے
کہ اگر عہدنامہ قدیم منسوخ ہوگیا تو جو فقرہ کہ خودمختاری ٹرانسوال کے متعلق اوس مین
درج تھا وہ بھی منسوخ ہوگیا اور چونکہ عہدنامہ جدید مین کسی خودمختاری کا کوئی ذکر نہین
ہے پس کل معاملہ اوس حالت اصلی پر جا رہیگا جو سلشت ۱۸۸۱ء کے قبل مین حالت تہی - ہماری
راے مین یہ دونون دہوکا دینے والی حجتین ہین جسوقت کہ دوسرا عہدنامہ ہوا ہے
تو گورنمنٹ برطانیہ کا یہ منشا نہ تہا کہ وہ حقوق شاہی سے دست بردار ہو جاے
اور ساتھہ ہی اوسکے یہ بھی ارادہ نہ تھا کہ بوروں کی خودمختاری کو چہین لے جو
اندرونی معاملات ریاست مین اونکو حاصل تھی سلطنت برطانیہ کا منشا خود عہدنامہ
کے [illegible] سے ظاہر ہوتا ہے - مثلاً فقرہ چہارم مین یہ لکھا ہے کہ ریاست جمہوری
افریقہ جنوبی (جو نام قدیم اوس کا اب پھر عہدنامہ مین منظور ہوا ہے) اس امر کی مجاز
نہوگی - کہ جب تک ملکہ معظمہ منظور نہ فرماوین - باستثناے آرنج فری اسٹیٹ
کسی قسم کا معاہدہ کسی ریاست یا قوم یا ایسے فرقہ ملکی کے ساتھہ کرے جو ریاست
جمہوری کے مشرق یا جنوب مین ہون -

اگر ریاست جمہوری ٹرانسوال کے اختیارات شاہی کو برطانیہ نے تسلیم کر لینے کا ارادہ کیا ہوتا تو ایسا فقرہ کسی صورت سے داخل عہدنامہ نہین ہو سکتا تھا۔ پس ریاست جمہوری اب بھی ماتحت ملکہ معظمہ ہے دو فقروں کے سوا اور فقرون سے یہان بحث کرنا ضروری نہین ہے وہ جدید وسعت حدود اور رزیڈنٹ صاحب کے فرایض اور بعض فرضہ کے ادا کے متعلق ہین۔

مگر فقرہ ہفتم بہت ضروری ہے اور اوس مین یہ تحریر ہے کہ کل اشخاص جو قبل از ۸ اگست ۱۸۸۱ء ٹرانسوال مین جائداد پر قابض تھے اور اب تک قابض ہین اونکو وہی حقوق اوس جائداد کی نسبت حاصل رہین گے جو اونکو ۱۲ اپریل ۱۸۷۷ء سے حاصل تھے (یادداشت۔ ان حقوق مین وہ پورے حقوق شہری داخل ہین جنکو مسٹر کروگر نے بہت شد و مد سے اخبارات لندن مین مشتہر کیا تھا جنکا ذکر قبل ہو چکا ہے) حال کی لڑائیون مین جو شخص ملکہ معظمہ کا خیر طلب رہا ہوگا اوسکو اپنی خیر خواہی کے باعث کوئی آزار نہ پہونچے گا۔ نہ بصیغۂ فوجداری اُسپر کوئی الزام لگایا جائیگا اور نہ بصیغۂ دیوانی اُسپر کوئی دعویٰ دائر کیا جائیگا اور ایسے شخصون کو اس امر مین پوری آزادی رہے گی کہ ملک مین سکونت رکھین تمام حقوق سے بہرہ مند رہین اور اُن کی ذات اور جائداد کا تحفظ کیا جائے۔

دوسرے فقرہ نمبر ۱۵ کی یہ عبارت ہے (علاوہ باشندگان ملک کے وہ اشخاص جنہون نے ٹرانسوال مین ۱۲ اپریل ۱۸۷۷ء اور ۸ اگست ۱۸۸۱ء کے درمیان

باقاعدہ سکونت اختیار کی ہے اور جنکے نام تاریخ مذکور سے ۱۲ مہینہ کے
اندر اپنا نام درج رجسٹر دفتر صاحب رزیڈنٹ بہادر ہو گئے ہین وہ ہر قسم کی خدمت
فوجی سے مستثنے رہین گے آگے چلکر معلوم ہو جائیگا کہ بورون نے دونون
فقرون کی کیونکر تعمیل کی۔ اب مجکو اسقدر اور کہنا ہے کہ اس جدید عہدنامہ کے
مقدمہ مین یہ مذکور ہے کہ عہدنامہ سابق ۱۸۸۱ء مین چونکہ بعض مضامین تکلیف
دہ ہین اور عہدنامہ مذکور سے ایسی بار اور فرایض ریاست کے ذمہ پیدا ہو گئے ہین
جن سے ریاست سبکدوش ہوا چاہتی ہے اور اس خیال سے کہ بعض حدود کی
ترمیم بھی ہونی چاہیے اسلئے یہ جدید عہدنامہ لکھا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہے
کہ یہ محض دولت علیہ کی مہربانی تھی اور وہ کسی حالت مجبوری مین نہین لکھا گیا۔

باب چہارم

دربارہ دریافت حالات معدن طلا والماس

جس زمانہ تک یعنی سنہ ۱۸۸۴ء کے حالات ہم تحریر کرچکے ہین اوس سے
چند روز قبل یہ معلوم ہوچکا تہا کہ اس ملک کے اکثر حصون مین علاوہ اور معدنون
کے طلا والماس کے معدن بکثرت موجود ہین۔

معدن الماس کا حال پہلی مرتبہ سنہ ۱۸۶۷ء مین کمبرلی کے قرب وجوار مین دریافت
ہوا تہا جس حصّہ ملک مین کمبرلی واقع ہے اوس کے آرنج فری اسٹیٹ اور
کیپ کالونی دونون دعویدار تہے۔ آخرکو اُس کا باہمی طور پر تصفیہ ہوگیا اور وہ سنہ ۱۸۸۰ء
مین شامل گریکوالینڈ ہوگیا جو کیپ کالونی کا ایک غربی صوبہ ہے اور گورنمنٹ
انگلستان نے (لغایۃ ۹۰۰۰۰ پونڈ) معاوضہ دیا۔ علاوہ برین ایک اور بڑی رقم
تعمیر آرنج اسٹیٹ ریلوی کی غرض سے عطا کی۔ ٹرانسوال مین گو معدن طلا کا حال
معلوم ہوچکا تھا۔ مگر ابتدا مین طلا کی بہت ہی قلیل مقدار برآمد کی گئی تھی۔ لیکن
جو زمانہ کہ عہدنامہ جات سنہ ۱۸۸۱ء اور سنہ ۱۸۸۴ء کے مابین گذرا اوس مین جوہانسبرگ
کے قریب معدن ہائے مذکور بکثرت ظاہر ہوئے یہ مقام پری ٹوریا سے جو
ملک کا دارالسلطنت ہے تقریباً (۲۵) میل پر واقع ہے۔ اب تک ٹرانسوال مین

تمام کشاورزی کے کارخانے تھے اور گو چند انگریز اور غیر ملک کے لوگ آکر آباد ہو گئے تھے اور ریاستین خرید کر لی تھین مگر اون کی تعداد بہت قلیل تھی۔ یہ نوآباد لوگ اور بور یکسان سمجھے جاتے تھے اور اونکو حقوق مساوی حاصل تھے جب معدن ہاے طلا، ظاہر ہوئے تو غیر ملک کے لوگون کا یکایک ہجوم ہو گیا۔ جو عام طور پر اب یوٹ لینڈرس کہلاتے ہین۔ یہ لوگ دنیا کے تمام ملکون سے آکر جمع ہوئے تھے۔ اب روپیے خوب رُولے گئے۔ اُن سے سرمایہ جمع کیا گیا۔ اور کمپنیان قایم ہوئین اور اُس کے ساتھہ ہی تجارت نے بھی ہوا باندہی قیمتی کلین یورپ سے منگائی گئین۔ اور باشندگانِ ملک جن مین یوماً فیوماً ترقی ہوتی جاتی تہی انکے رفع ضرورت کے خیال سے ہر قسم کا مال و اسباب جمع کیا گیا۔ اِس جدید کارخانہ سے بورون نے کنارہ کشی اختیار کی اور تجارتی ہنگامون سے اونہون نے گوشۂ تنہائی اور شغلِ کاشت کاری کو زیادہ دل پسند سمجھا۔ تمام روپیے جو دوسرے ملک سے آکر یہان صرف کئے گئے اون سے بورون کے خزانہ مین دفعتاً ترقی ہوگئی تختہ ذیل سے (جو مسٹر کبل کی کتاب برٹش افریقہ سے اخذ کیا گیا ہے) واضح ہوگا کہ ملک کی آمدنی دفعتاً کیونکر بڑھ گئی۔ جب ہم لوگون نے سنہ ۱۸۷۷ء مین ملک لیا اوسوقت اوسکی آمدنی للعہ پونڈ تھی اور خرچ للعہ صما للعہ پونڈ پس قریب تہا کہ دیوالہ نکلجاے۔ پھر جب ہم لوگون نے سنہ ۱۸۸۱ء مین ملک واپس دیا اوسوقت اوس کی آمدنی للعہ لک پونڈ

سال	مداخل	مخارج
۱	۲	۳
سنہ ۱۸۹۶ء	[illegible] پونڈ	[illegible] ہزار پونڈ

سنہ ۱۸۷۷ء مین خزانۂ عامرہ کے مخارج کی تعداد صرف ([illegible] ہزار پونڈ)
تھی سنہ ۱۸۹۶ء مین اوسکی تعداد ساڑھے چالیس لاکھ ہوگئی۔ پس جہان دولت
کی یہ کثرت ہو وہان جو ہو وہ تھوڑا ہے۔ اس مین کوئی شبہ نہین ہے
کہ اس دولت کا جزو کثیر جنگ کے نئے نئے آلات اور اسباب کے مہیا کرنے
مین صرف کیا گیا جیسا کہ بعد کو معلوم ہوگا مگر اُس دولت کا جزو اعظم خود بورون
مین تقسیم ہوا اوسکی ایک مثال یہ ہے کہ اون کی پارلیمنٹ کے ہر ممبر کو
([illegible] ہزار پونڈ) سالانہ ملتا ہے۔

اب وہ زمانہ آیا کہ غیر ملکیون کے ساتھ جن کے سرمایہ سے یہ دولت جمع
ہوئی تھی دوسرا برتاؤ شروع ہوگیا۔ اب تک ان باہر والون اور بورون کے
حقوق مساوی تھے جیسا کہ عہدنامون مین طے ہوگیا تھا۔

مگر اب سب قسم کی شرطین لگائی گئین تاکہ جن لوگون مین وہ پائی جائین وہی
روپیے کے صرف کرنے اور قانون بنانے مین رائے زنی کر سکین
بورون مین جو قدیم باشندے تھے وہ گویا عمایدین بیٹھے اور اونھون نے
تمامی حقوق اپنے واسطے محفوظ کر لئے اور بلاد غیر کے لوگون کو کسی شمار ہی

مین نہ رکھا۔ جو مال کہ دوسرے ملک سے آتا تھا اوسپر محصول کثیر لگایا جاتا تھا اور اس خیال سے کہ وہان کارخانے نہ تھے۔ ہر شئے باہر ہی سے منگائی جاتی تھی اور ایسے سخت قوانین نافذ کئے گئے کہ ان بیچارون کی حالت مثل غلامونکے ہوگئی۔ شہرونکے انتظام مین اونکو کسی قسم کا دخل نہ تھا باوجودیکہ وہان اکثر جگہ آبادی کے لحاظ سے غیر ملکیون کی تعداد (۹۹) فیصدی تھی۔ اب مجھے یہ دیکھنا ہے کہ اس آبادی اور روپیہ کی زیادتی نے چند ہی سال مین کیا نتیجہ پیدا کیا۔ اس مقام پر مین اسی کتاب کی عبارت نقل کرتا ہون۔

"اہل برطانیہ کے داخل ہونے سے اون کی دولت اور دماغ مین انقلاب پیدا ہوگیا اور اونکی خریداری کی وجہ سے آراضی کی قیمت بڑھ گئی۔ اور نشانات سرحدی بننا واجب ہوگیا۔ بورون نے اپنی عمدہ اور زاید زمینون کو رفتہ رفتہ بیع کرنا۔ اور اہل برطانیہ نے بتدریج اونکو خریدنا کرنا شروع کر دیا۔ حتیٰ کہ معمولی قابل الزراعت آراضی کی قیمت فی ایکڑ دو شلنگ چھ پنس ہوگئی۔ اسکے بعد پانچ شلنگ ہوئی اور اکثر مقامات پر دس شلنگ اور بیس شلنگ ہوگئی۔

اسوقت قیمت اور رقبہ آراضی کے لحاظ سے ٹرانسوال کی حالت حسب ذیل ہے۔

رقبہ

آراضی مملوکہ بوران	۶۵ فیصدی
آراضی مملوکہ انگریزان	۳۵ فیصدی
	۱۰۰

مگر آراضی کی قیمت صرف اوسکے رقبہ پر منحصر نہین۔ بلکہ اوسکی زرخیزی پر۔ بورون نے اپنی عمدہ زمینین فروخت کرڈالی ہین اور اون کے عوض مین اہل برطانیہ سے زر نقد لے لیا ہے۔ پریٹوریا مین جو گورنمنٹ ڈپوزآفس کا دفتر سرکاری ہے اوسکے اعداد سے قیمت آراضی حسب ذیل پائی جاتی ہے

قیمت

قیمت آراضی مملوکۂ بوران	۳۳ فیصدی
قیمت آراضی مملوکۂ انگریزان	۶۷ "
	۱۰۰

پس ڈپوزآفس کے اعداد سے جو نتیجہ حاصل ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ٹرانسوال مین وہ آراضی جنپر صرف بور قابض ہین اون کی قیمت اہل دنیا کے نزدیک (ﷲ ۵ ہزار پونڈ) ہوتی تھی) حالانکہ آج اگر اوسمین وہ زمینین بھی شامل کردی جائین جو اہل برطانیہ کے قبضہ مین تہین تو اون کی قیمت ایک کروڑ پونڈ ہوتی ہے ان اعداد مین وہ زمینین نہین شامل ہین جن مین معدن یا شہر آباد ہین۔

آبادی

ازروے کاغذات سرکاری ٹرانسوال کی آبادی حسب ذیل ہے۔

بور	۶۶۰۰۰
اہل برطانیہ اور دوسری گوری قومین	۱۶۹۰۰۰

ہمارے نزدیک بورون کا تخمینہ بہت واجبی ہے۔ مگر اہل برطانیہ اور دوسری گوری قومون کا غلط ہے۔ مین سمجھتا ہون کہ تخمینۂ ذیل زیادہ صحیح ہے ۔

اہل برطانیہ اور دوسری گوری قومین	۱۰۰۰۰۰
بور	۱۰۰۰۰
	۱۴۰۰۰۰

اگر گورنمنٹ بور کے اعداد صحیح مان لیے جائین تو جو گوری قومین ٹرانسوال مین ہین اون کی تعداد بلحاظ فیصدی حسب ذیل ہوتی ہے۔

اہل برطانیہ و دیگر اقوام	۷۳ فیصدی
بور	۲۷ "
	۱۰۰

منجملہ ۷۳ فیصدی متذکرہ بالا پورے ۸۰ فیصدی خاص برطانیہ ذرا گورے ہین۔

ملک ٹرانسوال جسمین گوری قومین باہر سے آکر بسی ہین اوس کی آبادی کا تناسب قومی لطف سے خالی نہ ہوگا۔ پس اعداد ذیل قابل ملاحظہ ہین۔

اہل برطانیہ	۷۷٫۵۵ فیصدی
" جرمنی	۶٫۳۹ "
" ایشیا (یہودی)	۵٫۴۷

اہل امریکہ	۵ ، ۲۸	فیصدی
" فرانس	۲ ، ۷۱	"
" ہالینڈ	۲ ، ۵۶	"
	۹۹ ، ۹۷	

مصنّف مذکور نے آگے بڑہکر یہ ظاہر کیا ہے کہ ہر فرقہ سے کس قدر محصول وصول کیا جاتا ہے اور وہ کیونکر تقسیم ہوتا ہے نتیجہ نہایت تعجب خیز ہے۔

محصول

یہہ ضرور ہے کہ جملہ ابواب کی آمدنی فرقہ وار تقسیم کیجاے۔ تاکہ اون کی تعداد اور فیصدی دریافت ہوسکے۔ پس تحقیقات واجبی کے بعد سنہ ۱۸۹۶ع کے متعلق جو نتیجہ حاصل ہوا وہ حسب ذیل ہے۔

محاصل

جو کالے آدمیون سے وصول ہوتا ہے۔	[illegible] ہزار	پونڈ ۰	۳ ، ۰۷ فیصدی
بورون سے	" [illegible]	" ۷	۷ ، ۴۴ "
اہل برطانیہ سے	" [illegible]	" ۳	۸۹ ، ۴۸ "

اب مجھے یہ دیکھنا چاہیئے کہ یہ محاصل کیا ہوتا ہے بورون کے کاغذات سرکاری سے اون کا خرچ اسطور پر پایا جاتا ہے۔

خرچ

اخراجات عام جس سے بور اور اہل برطانیہ دونون بہرہ مند ہوتے ہین۔ [illegible] ہزار پونڈ

اخراجات خاص جو صرف بورونسے متعلق ہین۔ [illegible] ،، پونڈ

جملہ خرچ [illegible] ،، پونڈ

اِن اعداد پر دوسرے طور پر نظر ڈالنے سے نتیجۂ ذیل حاصل ہوتا ہے۔

	دادنی	یافتنی	تفاوت
بور	[illegible] ہزار پونڈ	[illegible] ہزار پونڈ	[illegible] ہزار پونڈ نفع
اہل برطانیہ	[illegible]	[illegible] ہزار	[illegible] ہزار پونڈ [illegible]

یہ اعداد خیالی معلوم ہوتے ہین اور عجائبات چین کو مات کرنے والے ہین با این ہمہ وہ بالکل صحیح ہین۔

یہ بات بہت اچھی طرح قیاس مین آسکتی ہے کہ اس فرقِ عظیم نے جو دونون فرقون کی حالتون مین تھا بڑی بیدلی پیدا کردی۔ غیر ملکیون پر جو محصول لگائے گئے تھے اون مین برابر ترقی ہوتی رہی۔ ہر شے کے لئے اختیارات

کلی سے لئے گئے تھے۔ جن سے اون کی اصلی قیمت بڑھ گئی تھی اور اون سے
بورھون اور اون کی دوستون کو نفع عظیم حاصل ہوتا تھا۔ بعض معدن بند کردئے
گئے جن کا فلز ادنیٰ قسم کا تھا کیونکہ اون کے برآمد کرنے مین خرچ بہت پڑتا
تھا۔ مگر جن معدنون مین کام جاری رہا وہ ایسے زرخیز تھے کہ باوجود ان سب اخراجات
کے اون سے نفع کثیر حاصل ہوتا رہا۔ ان معدنیات کی سالانہ پیداوار کا اندازہ
حسب تحریر مسٹر کمبل ساڑھے سترہ ملین پونڈ ہوتا ہے یعنی ۲۶ لاکھ کروڑ پونڈ
یہ پیداوار دنیا کی تاریخ مین بے مثال ہے اور اسی سے تمامی اہالیان افریقہ
جنوبی کی بسر اوقات ہے۔ اس کارخانہ کو اوٹھا دو تو افریقیہ مین ابھی خاک
اڑنے لگتی ہے۔ رینڈ سے ایک نہر طلا جاری ہے جو ہر مہینہ مین (۲۰ لاکھ
ساورن (نام سکہ طلائی) بہا کرلاتی ہے اور افریقیہ کے باشندون اور تجارتی
کارخانون کو سیراب کرتی ہے۔ اسی سے تقریباً جملہ ریلون کا جو افریقہ
جنوبی مین جاری ہین سود دیا جاتا ہے اور کیپ کالونی و آرنج فری اسٹیٹ
و نیٹال و پریٹوریا کی گورنمنٹ کا خرچ بھی اسی سے ادا کیا جاتا ہے۔ اس بار عظیم
کو جو لوگ اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہین وہ اہل برطانیہ سے ہین۔ جو
جوہانس برگ مین رہتے ہین اور اون کی جمعیت بہت قلیل ہے یعنی سب
ملاکر تقریباً ۵۰ ہزار آدمی ہونگے جو ادنیٰ انگریزی شہرون کی آبادی سے بھی
کم ہے اور باوجود اون کارگذاریون اور محنتون کے جن مین وہ سرگرم ہین اور جو

فائدہ عظیم وہ انگریزی زبان بولنے والی قوم کو پہونچا رہے ہین فرقہ اہل برطانیہ سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اون سے بڑہکر کس مپرس حالت مین پڑا ہو یا جس سے اونکے ملک مادری کو اس درجہ غفلت ہو۔ اونکے حقوق اونکے ہتیار اور اونکی آزادیان سب اون سے چہین لی گئین اور انگلستان نے جو ظاہرا اون کی طرف سے دست اندازی کی وہ ایسی تہی کہ اونکی حالت پر نوحہ خوانی کرکے اون کو اور بہی خفیف کیا۔

جسوقت ٹرانسوال کی حکومت پاک نفس اور ایماندار لوگون کے ہاتہ مین ہوگی اوسوقت وہان کی بڑی بڑی تجارتین نمایان ہونگی جو اس وقت پوشیدہ ہین اور اونکو فروغ حاصل ہوگا۔ وہان کی زمین اور آب وہوا نہایت ہی عمدہ ہے اور جسوقت ملک آباد ہو جائیگا۔ اور ایک دن ایسا ضرور آئیگا۔ تو اوس ملک کا غلہ اونکے لئے کافی ہوگا بلکہ کہانیکی چیزین اس افراط کے ساتہ ہونگی کہ ضرورتون سے بچکر باہر بہی بہیجی جائینگی۔

بحر ہند کے جہاز دخانی مین جو کوئلہ صرف ہوتا ہے وہ سب اوسی ملک سے حاصل ہوسکیگا اور افریقیہ جنوبی کی جو آیندہ ترقی ہونے والی ہے اونکے تمام کارخانون کی سرپرستی اسی ملک سے ہوگی۔ خواہ وہ کارخانے لوہے چمڑے یا غالبًا روئی کے ہون مگر لوہے کے تو ضرور ہی ہونگے۔ ٹرانسوال دنیا کے اعلیٰ درجہ کے زرخیز حصّون مین سے ہے وہان صرف ایک چیز یعنی عمدہ

حکومت کی ضرورت ہے جو یوروپ اور انگریزون دونون کے حق مین مفید ہوگی۔
اوس حکومت کے لئے فرشتے نہین درکار ہین۔ بلکہ وہ ایسی ہونی چاہیئے
جیسی کہ اس زمانہ مین گورے لوگون کی سیدہی سادہی حکومت گورے لوگون
پر ہوا کرتی ہے۔ جہان سب لوگ پابند قانون ہوا کرتے ہین اور مساوی حقوق
رکہتے ہین۔ بس اسکے سوا اور کسی چیز کی ضرورت نہین۔ مسٹر کروگر نے اہل برطانیہ
کی آمد کا دروازہ بند کر دیا ہے۔ مگر اس سے کیا ہوتا ہے اب بہی لاکھون آدمی
خوش خوش وہان آکر آباد ہوتے ہین" +

باب پنجم
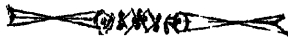
حالات از ابتدائے واپسیٔ ملک تا زمانِ حملۂ جیمسن

سے پہلے باب مین جو اعداد درج کئے گئے ہین وہ اُس زمانہ کے متعلق ہین جو بورون
کو ٹرانسوال واپس ملنے کے بعد گذرا ہے۔ ابتدا مین حالات حسب دستورِ
سابق رہے بجز اسکے کہ جو مزارعین گورنمنٹ انگریزی کے خیر خواہ تھے وہ اس
امر کے شاکی تھے کہ بغیر پوچھے گچھے ہملوگ بورون کے حوالہ کردئے گئے
اور جو قومین کہ خاص اوس ملک کی تھین اور جنکو بورون سے ویسی ہی نفرت
ہے جیسی کہ بورون کو اہل برطانیہ سے اون مین بڑی ہل چل پڑی ہوئی
تھی۔ اور وہ لوگ یہ سمجھتے تھے۔ کہ شکست اُٹھانے کے بعد جو ملک واپس
کردیا گیا ہے تو یہ کمزوری کی دلیل ہے۔ ڈیوک۔ آف۔ آرگایل جو اوس
زمانہ مین مجلس وزرائے انگلستان کے ایک رکن تھے اونھون نے
ابھی حال مین باعلان اس امر کو بیان کیا ہے کہ مسٹر گلیڈ اسٹون کی یہ بحث تھی
کہ درحالیکہ قبل از جنگِ کوہ مجوبا صلح کا پیام دیا جاچکا تھا تو۔ اب اگر صرف انتقام
لینے کے لئے جنگ جاری رکھی جائے تو دولت برطانیہ جو قوی تر دولت ہے

اوس کے ذمہ خونریزی کا الزام عاید ہوتا تھا۔ ایسے خیالات خداترسی کی طرف منسوب ہو سکتے ہین نہ سیاست مدن کیجانب کیونکہ اوسکا انجام یہ ہوا کہ جسقدر خونریزی مین اوسوقت یہ قضیہ طے ہوجاتا اب اوس سے بیس حصہ زیادہ خونریزی کی نوبت آئی۔

ٹرانسوال مین جو بوئرون کو کامیابی ہوئی اوس سے فری اسٹیٹ اور کیپ کالونی مین جو اون کے عزیز اور ہم قوم تھے اونکے دلون مین بھی نئی نئی امنگین اور اُمیدین پیدا ہوگئین۔ دولت برطانیہ کا یہ خیال تھا کہ جتنی ریاستین ہین وہ سب زیرِ حکومت وحفاظتِ برطانیہ رہین مگر اسوقت افریقہ جنوبی مین جو اہالیانِ ڈچ تھے اونکے دماغ مین یہ خیال پھر دوبارہ پیدا ہوا کہ بحرِ ہند سے لیکر بحر اٹلانٹک تک ڈچون کی ایک ریاستِ جمہوری قایم کیجائے اور اٹلانٹک تک پہونچکر ریاستِ اہل جرمنی سے الحاق کرلیا جائے تاکہ اہل برطانیہ کی جو آبادیان جنوب مین واقع ہین اون کا سلسلہ قطع ہوجائے اور آخر مین۔ آرینج فری اسٹیٹ اور اون نوآباد بوئرون کو جو کیپ کالونی مین باقی رہ گئے تھے ہموار کرکے اہالیان ڈچ کی ایک عظیم الشان حکومت قایم کرلین کہ وہ تمامی افریقیۂ جنوبی پر حکمران رہے۔ اب ایک گروہ قایم کیا گیا جو اہالیان افریقیہ کے نام سے مشہور ہوا اوس کا مدعا یہ تھا کہ تحریر اور تدبیر سے افریقہ اور انگلستان مین اس خیال کو ترقی دین اُسکا حریف ایک

دوسرا گروہ پیدا ہوا اور وہ جماعت افریقۂ جنوبی کے نام سے موسوم ہوا۔
اوسکا منشاء یہ تھا کہ اہل برطانیہ کی حمایت کیجائے۔ اسمین کوئی شبہ نہین
کہ اہل برطانیہ اور بورون مین باہمی رنجشین زیادہ تر ان ہی دونون حریف
گروہون کی شورش انگیز اور مخالفانہ تحریرون سے پیدا ہوئین۔

جب بورون کو ٹرانسوال واپس کردیا گیا تو یہ مضمون پیش آیا۔ جاہل نیم
شایستہ مزارعین نے یہ خیال کیا کہ اہل برطانیہ نے ڈرکر اور دبکر ایسا کیا اور
اور ایک حد تک اون کا یہ خیال صحیح بھی تھا کیونکہ گورنمنٹ برطانیہ کو ضرور یہ
خوف پیدا ہوا تھا کہ اگر جنگ برپا رہی تو ڈچ لوگون کی اُن نئی آبادیون مین
جو افریقۂ جنوبی کی اور ریاستون مین ہین کہین عام طور پر غدر نہ ہو جائے
مگر بورون سے یہ بڑی نادانی ہوئی کہ انہون نے اس خوف کو کمی
جرءت اور کمی سپاہ کے سر تھوپا حالانکہ ہمدردی انسانی خوف کی وجہ تھی
اور گورنمنٹ برطانیہ یہ چاہتی تھی کہ بورون کو التفات آمیز طریقہ کے ساتھ
اپنا دوست بنائے مگر بور نشۂ فتحمندی مین مخمور تھے اور اونہون نے یہ
سوچکر کہ ہم پر خدا کی رحمت ہے اور ہم ہر طرح انگریزون سے اعلی اور افضل ہین
اون کے ساتھ فوراً وہ برتاؤ شروع کردیا جو کسی قوم مغلوب کے ساتھ کیا جاتا ہے
جو ڈچ اور انگریز وہان آباد اور اونکے شریک حال تھے اون مین سے اکثرون
کی اب یہ حالت پہونچی کہ ٹرانسوال مین اونکا رہنا دشوار ہوگیا اور وہ اپنی

اپنی کاشتین جس قیمت پر فروخت ہوسکین فروخت کر کے راہی ہوئے۔

۱۸۸۴ء سے پہلے جتنے لوگ ٹرانسوال مین آباد تھے اونکے حقوق مساوی تھے اور قبل اسکے کہ عہدنامہ لندن پر دستخط کئے جائین مسٹر کروگر نے (جو اوسوقت خود لندن مین موجود تھے) حلفیہ اقرار کیا تھا کہ یہ صورت ہمیشہ قایم رہے گی کانفرس (جلسہ) مین جو الفاظ اونکے منہ سے نکلے تھے وہ یہ ہین۔

"تمام غیر ملکی اشخاص کو اس وقت برگران ٹرانسوال کے مقابلہ مین مساوی حقوق حاصل ہین اور ہمیشہ رہین گے"۔

عہدنامہ ۱۸۸۴ء کے اوس فقرہ مین جس کا مین حوالہ دے چکا ہون اس اقرار کی تصدیق کی گئی ہے مگر جسوقت بوررون کو خودمختاری حاصل ہوئی معاً اونہون نے قوانین مین ترمیم شروع کی اور غیر ملکیون کے حقوق کے پر کتر دئے۔ ابتدا مین کچھ اوس کا زیادہ اثر نہ ہوا کیونکہ غیر ملکیون مین سے اکثرون نے ملک کو خیرباد کہہ سنایا تھا۔ رفتہ رفتہ یہ معلوم ہوا کہ ٹرانسوال کی مالی حالت پھر عود کیا چاہتی ہے جیسی کہ قبل انتزاع ریاست ۱۸۷۸ء مین تھی۔ چونکہ بوررون کے نزدیک ٹکس دینے سے بدتر کوئی اور چیز نہین ہے اسلئے ملک کی آمدنی مین سے کچھ بھی باقی نہ تھا۔ اور انتظام ریاست کی کشتی بمشکل چل رہی تھی۔ مگر دفعتاً ہوا پلٹی اور بادمراد کے جھونکے آنے لگے ۱۸۸۶ء کے قبل یہ ظاہر ہوچکا تھا کہ وہان سونیکی کان ہے۔ پہلے جو سونا برآمد ہوا اوس کی مقدار قلیل تھی مگر بعد کو معلوم ہوا کہ تہ زمین

سطح زمین کے نیچے بکثرت موجود ہے۔ اس تغیر کا جو اثر ملک پر پڑا اوسکو مسٹر ہیگر ڈ نے یون بیان کیا ہے (کتاب جنگ بور طبع جدید ۱۸۹۹ء ملاحظہ طلب ہے) "چند سال کے بعد ایسا واقعہ پیش آیا جو افریقہ جنوبی مین انقلاب عظیم پیدا کرنیوالا تھا۔ یعنی وٹ واٹرس رینڈ مین معدن ہاے طلا کا ظاہر ہونا جو زرخیزی اور ثبات مین دنیا کے بہترین معدنون مین سے ہین۔ ان کے ظاہر ہونے کے ساتھہ ہی ہزارہا آدمی ٹوٹ پڑے جن مین زیادہ تر قوم اینگلو سیکسن کے لوگ تھے اور اس میدان مین جہان مین نے بچشم خود صحرائی جانورونکو پھرتے دیکھا ہے دفعتاً شہر جوہانس برگ آباد ہو گیا۔ اور اوس مین ہر اقلیم و دیار سے مختلف فرقہ کے لوگ یعنی کمپنی قایم کرنے والے کان کھودنیوالے تاجر اور مزدور آکر آباد ہو گئے۔ کم سے کم ابتدا مین ٹرانسوال پر اس کا ویسا ہی اثر پڑا جیسا کہ سوکھے دہانون پر کثرت بارش سے ہوتا ہے اسوقت ملک کی یہ حالت پہونچی تھی کہ عنقریب اوسکا دیوالا نکلا چاہتا تھا۔ مگر اب ایسا معلوم ہوا کہ کسی نے سحر کر دیا اوس کے خزانے روپیہ سے بھرنے لگے بورون کی ایک عادت یہ بھی ہے کہ اونکو ٹیکس دینے سے نفرت ہے۔ دنیوی آسودگی کی نسبت اونکا ایک یہ خیال ہے کہ ہمکو اوسی جگہہ رہنے سے یہ راحت حاصل ہوگی جہان مصارف انتظامی کسی دوسرے شخص کے ذمہ ہون یہ صورت تو میری دانست مین سواے ممالک متحدہ امریکہ مناکو کے روے زمین پر کسی شایستہ قوم مین نہ پائی جاے گی معمولاً

یہ صورتین نہ کسی قوم و قبیلہ کو حاصل ہوتی ہین نہ بالذات اور لوگون کو۔ مگر ریاست جمہوری افریقہ جنوبی کے خوش قسمت باشندونکو یہہ دن نصیب ہوئے ایک مدت دراز تک وہ لوگ عیش و آرام کے ساتھہ اپنے اپنے کہیتون مین زندگی بسر کرتے رہے۔ اور بیچارے جوہانس برگ کے رہنے والے حشرات الارض کی طرح رینڈ مین کوہ کنی کرتے اور اونکو رقم کثیر نقد پہونچاتے رہے اوسکے بعد اعتراضون کا دروازہ کہل گیا جیسا کہ ایسی حالت مین ہوا کرتا ہے۔ یوٹ لینڈرس یعنی غیر ملکیون شرائط عہدنامہ یاد تھے اور یہ بھی یاد تھا کہ وہ زمانہ اور تہا جب عہدنامہ مذکور تحریر ہوا تھا مگر اوسکی پابندی چلی جاتی ہے۔ پس اونہون نے اشارۃً یہ خواہش ظاہر کی کہ ہم لوگون کو بھی حقوق برگر عطا کئے جائین"

یادداشت مصنف

تور خود طالب زر تھے۔ مگر دوسرون پر معترض ہوئے تھے اونھون نے یہ خیال کیا کہ اگر ہم یوٹ لینڈرس کی نسبت رائے دینگے تو اونکی تعداد اصل انتخاب کرنے والون سے جلد بڑھ جائیگی۔ اوس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بارٹیکس ازسرنو سب پر تقسیم کیا جائیگا۔ اختیارات جو لوگون کو حاصل تھے وہ اون سے لے لئے جائینگے خرابیون کی اصلاح کیجائیگی۔ اصلی باشندگان ملک کے ساتھہ انصافانہ برتاو ہوگا۔ عدالتون کا قطعی انتظام کیا جائیگا۔ مختصر یہ ہے

کہ وہ سب سامان اونکے پیش نظر ہوگا جن سے اونکو نفرت کلی تھی اور جنکو
وہ حکومت انیگلوسیکسن کا پیش خیمہ جانتے تھے۔

ان باتون کے علاوہ اونکو یہ بھی اندیشہ تہا کہ سلطنت انگلشیہ کا پھریرا
پھر وہان اوڑنے لگے گا اس لئے قانون وضع ہونے لگا اور رفتہ رفتہ یوٹ لینڈرس
سے وہ سب حقوق لیلئے گئے جو بحیثیت باشندگان ٹرنسوال اونکو حاصل تھے
اخبارون تقریرون کی آزادی اور عام جلسون کے حقوق سب سلب کرلئے گئے
اسمین شک نہین اگر حکومت برطانیہ اوس وقت استقلال سے کام لیتی اور
بورون کی اون بیجا خواہشون کا سر کچل دیتی تو آج یہ روز سیاہ دیکھنا نہ نصیب
ہوتا۔ مگر حکومت برطانیہ بہت دیر مین چونکتی ہے خاصکر اوسوقت جبکہ نتیجہ
صریحاً دل پسند خلایق نہین ہوتا۔

اب روز بروز سال بسال یہ تنغص بڑہتا گیا اور یوٹ لینڈرس کے دلون
مین یہ خیال پیدا ہوا کہ جسقدر ہم دولت پیدا کرتے ہین اوس کا جزو اعظم بورون
مین صرف ہوتا ہے اور ملک کے اخراجات کے لئے وہ کچھ بھی نہین دیتے بلکہ
جسقدر اختیارات ہین وہ سب انہین کے ہاتھ مین ہین۔ ہر سال ایک جدید قانون
وضع کیا جاتا تھا یہان تک کہ غیر ملکی کے واسطے کسی ملکی حق کا ملنا غیر ممکن
ہو گیا تہا۔ مگر معدن ہائے طلا کی حرص ایسی دل آویز تھی کہ ملک مین ہزارہا
بندگان خدا کی ریل آرہی تھی اور لوگ قرب وجوار جوہانس برگ مین بستے چلے

جاتے تھے۔ جنگ موجودہ کے قبل جو طلا برآمد ہوتا تھا اوس کی مقدار اگر
بلحاظ مالیت شمار کیجائے تو (للعہ پونڈ) ہوتی ہے یہ مقدار ساری دنیا کی
پیداوار کے مقابلہ مین ایک ثلث سے زیادہ ہے منجملہ اس دولت کے
(للعہ) پونڈ سے زیادہ خزانۂ عامرہ مین داخل ہوتا تھا۔ اور وہان کی آبادی کے
لحاظ سے خزانہ مذکور کا شمار دنیا کے خزائن معمور مین ہونے لگا تھا مگر دولت کے
پیدا کرنے والون کا کوئی احسان نہین مانا جاتا تھا ان کی ذلتین ہوتی تھین۔ اون پر
مضحکہ ہوتا تھا۔ بعض اوقات سخت ظلم و ستم توڑے جاتے تھے اور ہمیشہ
ناجائز قوانین سے وہ دبائے جاتے تھے۔ اہل یورپ سے جو شخص ٹرانسوال
مین تھا۔ خواہ وہ انگریز ہو یا جرمنی حتیٰ کہ اہل ہالینڈ بھی جو اس دولت کے پیدا کرنے مین
مصروف تھے گورے چمڑے والے غلام سمجھے جاتے تھے بلکہ اسی نام سے
پکارے جاتے تھے حصول دولت کے ساتھ یورپین کے حوصلون
نے بھی پانون پھیلائے اور اونھون نے اپنے نزدیک سمجھ لیا کہ جس
امر کا اونکو مدت سے خیال تھا اب اوس کا وقت آگیا ہے یعنی اہالیان ڈچ کی
ایک ایسی زبردست اور مستحکم ریاست جمہوری قایم ہو کہ تمامی افریقۂ جنوبی مین
اوسکی دہاک بیٹھ جائے اور اوسکے سامنے حکومت برطانیہ بالکل پست نظر آئے
ماہ دسمبر ۱۸۹۵ء مین سب باتون کی انتہا ہو گئی۔ کچھ دنون تک جوہانس
برگ مین وہ لوگ جو اصلاح کے خواہان تھے طوفان اوٹھاتے رہے۔ اونھون نے

نے جلسے کئے رزولیوشن پاس ہوئے اور ان مین اپنا تمام دکھڑا روئے۔
کیپ ٹاون اور لندن کو عرضداشتین بہیجین اور عہدنامون کے بعض شرایط پر
ناخوشی ظاہر کی اور اس امر کی استدعا کی کہ حکومت مذکور دراندازہوا اور اونہین
داد ملے۔ علاوہ اِسکے جو جو اصلاحین مطلوب تھین اون کی ایک یادداشت
تیار کیگئی۔ اور یہ قرار پایا کہ ۶ جنوری ۱۸۹۶ء کو ایک جلسہ عام کیا جائے اور
اوسکے ذریعہ سے یادداشت پارلمینٹ ٹرانسوال مین پیش کیجائے۔ اگر یورپ
انغیت باقاعدہ تدبیرون پر اکتفا کرتے تو کچھ ہرج نہ تھا۔ اور غالباً اونہین
کچھہ داد بھی ملجاتی کیونکہ نہ صرف حکومت برطانیہ کی توجہ اس جانب مائل ہوچکی
تھی بلکہ خود ٹرانسوال مین ایک ایسا گروہ تہا جو پریزیڈنٹ کی طرز رفتار کے خلاف
تہا۔ مگر اصلاح کرنیوالون کے پیشوا ئیون نے ان باقاعدہ طریقون پر سکوت
نہ کیا۔ بلکہ ایک ساعت منحوس مین دوسری قومون سے امداد کے طالب
ہوئے۔

یہ وہ زمانہ ہے جبکہ صوبۂ روڈلیپہ حکومتِ برطانیہ کی ریاستہائے محفوظہ
مین داخل ہوچکا تھا مگر ایک کمپنی بہ اختیاراتِ فرمان شاہی اوسپر حکمران تھی۔
اب تک یہان ایک سادہ مزاج غیر جنگجو قوم حبشی جو مشونو کھلاتی تھی متفرق طور
پر آباد تھی۔ یہ صوبہ ایک وسیع ملک کا ہے جسکا سلسلہ دریائے زمبسی
تک چلا گیا ہے مسٹر روڈس جو کیپ کالونی کے وزیر اعظم تھے اور خیالات

شاہانہ رکھتے تھے اور جن کی تمام عمر یہی ایک آرزو رہی اور اب بھی ہے کہ کل
افریقہ حکومت برطانیہ کے زیر نگین ہو جائے اونہون نے اس صوبہ کو حکومت
برطانیہ کی حفاظت مین لیلیا تھا اوسکا خاص ناظم ایک شخص ڈاکٹر جیمسن تھا جس کا نام
پانچ سال سے تمام عالم مین مشہور ہو رہا ہے - مسٹر روڈس نہ صرف کیپ کالونی
کے وزیر اعظم اور روڈیسیہ کے (جو اونکے نام سے مشہور ہوا ہے)
حاکم تھے - بلکہ معدن ہاے الماس واقع کمبرلی کے مالکان خاص مین سے تھے -
یہ وہ معدن ہین جنہین سے سال پیوستہ سات کروڑ پونڈ کا الماس برآمد ہوا تھا
علاوہ اسکے معدن ہاے طلا واقع جوہانس برگ کے بڑے حصہ دارون مین سے
تھے - جب سنہ ۹۵ء مین ڈاکٹر جیمسن جوہانس برگ گئے تو وہان کے پیشوایان اصلاح
پسند نے اپنی تمام تکلیفین اور شکایتین اون سے بیان کین - اور اونکو یہ باور کرایا
کہ جوہانس برگ کی رعایا مین ایسی برہمی پھیلی ہوئی ہے کہ بور گورنمنٹ کے خلاف
آج کل مین بغاوت ہوا چاہتی ہے - اس بغاوت سے یہ نہین پایا جاتا کہ ریاست
جمہوری کی بربادی مقصود تھی - اصلاح کرنیوالون کی یہ خواہش تھی کہ طرز
حکومت جمہوری مین فرق نہ آئے - مگر وہ یہ چاہتے تھے کہ بورون کو جو حقوق
حاصل ہین وہ اونہین بھی حاصل ہون - ڈاکٹر جیمسن سے یہ امر طے ہو چکا تھا
کہ اگر بغاوت ہوئی اور اہل یورپ کو (جو ہانس برگ مین آباد ہین) خوف
وخطر پیدا ہو تو اونہین ہزار بارہ سو پولس سوار لیکر اونکی مدد کو آنا ہوگا - اسکین

شک نہین کہ اس خصوص مین ایک تحریر لکھی جاچکی تہی اور اوسپر دستخط بھی
ہوگئے تھے گو تاریخ کی جگہ اوس مین خالی رکھی گئی تہی۔ یہ تحریر جوہانس برگ
کے پیشواؤن کی جانب سے تھی اور اوس کا مضمون یہ تھا کہ "جیمسن" اپنے ہم وطنون
کی آکر امداد کرین" جیمسن یہ تحریر لیکر اپنے ملک کو واپس آئے اور وہان آکر سیفکنگ
مین جو دونون ریاستون کے سرحد پر واقع ہے اوہنون نے پولس جمع کرنا شروع
کر دیا یہ مقام جوہانس برگ سے بہت ہی قریب ہے اور (۸۰) میل کے فاصلے
پر ہے جیمسن اپنے سردار مسٹر روڈس سے ہمیشہ خط و کتابت رکھتا تھا مسٹر روڈس
نے بہی اس عزم کو منظور کر لیا تھا۔ اور ان دونون مین ہمیشہ خطوط اور تار برقیون
کا تبادلہ ہوا کرتا تھا باشندگان جوہانس برگ کی یہ حالت تھی کہ وہ خفیہ طور
پر توپین اور بندوقین منگوارہے تھے اور جون جون وقت قریب آتا تھا
وہ مختلف وجہون سے یہ نتیجہ نکالتے تھے کہ اب بغاوت نہ ہوگی۔ پہلی وجہ
یہ تھی کہ وہ آپس مین یکدل نہ تھے اور دوسری وجہہ یہ تھی کہ جو بل چل اور بیدلی
جوہانس برگ مین پھیلی ہوئی تہی۔ اوس سے پریزیڈنٹ کروگر پر خوف طاری
ہوا اور اونکے افعال سے یہ پایا جاتا تھا کہ وہ اب دب گئے اور یوٹلینڈرس
کے ساتھہ رعایت کرنے پر آمادہ ہین اس سبب سے وسط ماہ دسمبر مین ایک راز
دار قاصد جیمسن کے پاس بہیجا گیا اور اوسکے ذریعہ سے اونکو اطلاع دی گئی کہ
اب آپ آنیکا قصد نہ کرین۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر روڈس نے بھی اسی قسم کی ہدایت

کی تہی مگر جیمسن نے اس مہم کا مصمم ارادہ کرلیا تھا سب سے بڑی وجہ جس سے اسکو توقف کرنا چاہیئے تہا یہ تھی۔ کہ تعداد معینہ کے موافق ابہی آدہے لوگ بہی جمع نہ ہونے پاے تھے اسپر بہی وہ اپنے عزم مین ثابت قدم تہا۔ اوس نے تار کاٹ دے تاکہ اوس تک احکام نہ پہونچ سکین اور ۲۹ دسمبر کو تخمیناً (۴۸۰) آدمی ہمراہ لیکر سرحد سیفکنگ سے آسنے عبور کیا اور مارا مار جوہانس برگ پہونچا۔ اوس کا یہ خیال تہا کہ یوروت کی جانب سے کوئی مزاحمت نہو گی مگر یہ سراسر اوس کی غلطی تہی یہان جو کچھ ہوتا تہا پریزیڈنٹ کروگر کو اس کی خبر پہونچ جاتی تہی۔ اس لیے جسقدر بور کسان ممکن ہوسکے اسنے فوراً اونکو جمع کیا اور جیمسن کی جماعت کو کرد گر ڈرویپ مین آکر روکا یہ ایک چھوٹا سا شہر جوہانس برگ سے تقریباً (۱۵) میل کے فاصلہ پر ہے۔ بوررون کو نہ صرف مقام کے لحاظ سے فوقیت حاصل تہی بلکہ اون کی تعداد حملہ آور گروہ کے مقابلہ مین بہت زیادہ تھی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ کے اختتام کے بعد جو دوپہر سے برپا تہی اور دوسری صبح تک رہی جیمسن اور اوسکے آدمیون نے ہتیار ڈالدیے اور سب کے سب اسیر کر کے پریٹوریا بہیجدیے گئے (۲ جنوری سنہ ۱۸۹۶ء)

اس ناسزا حملہ نے جو دراصل مصلحان جوہانس برگ کی تحریک سے ہوا تھا ہر چیز کو تہ و بالا کردیا۔ یوٹلینڈرس جو اب تک حق پر تھے وہ جادۂ انصاف سے بالکل منحرف ہو گیے۔ اور جیمسن اور اوس کے ہمراہیون کی نسبت اسکے سوا اور کیا خیال کیا

جاتا تھا کہ وہ قزاق اور واجب القتل ہین۔ ہم اون کی مردانگی اور جرارت کی بیشک تعریف کرینگے مگر ساتھہ ہی اوسکے یہ بھی کہینگے کہ اونکا یہ فعل سراسر حماقت آمیز اور لائق تعزیر تہا۔ پہلے یہ بحث پیش ہوئی کہ حملہ کرنیوالے جو مع ہتیار گرفتار ہوئے ہین کیون نہ قتل کئے جائین۔ مگر پہر جب سر ہرکیولز رابنسن ہائی کمشنر کیپ ٹاؤن سے پریٹوریا کو آئے تو اس قول و قرار کے بعد کہ جیمسن اور اوسکے عہدہ دارن پر حسب ضابطہ انگلستان مین مقدمہ قایم کیا جائے گا پریزڈنٹ کروگر نے قیدیون کو اونکے حوالہ کر دیا اور وہ انگلستان بہیجدئے گئے۔ وہان اونپہ مقدمہ قایم ہوا اور اونکو سزائے قید دی گئی حکومت برطانیہ نے جو عہدہ دار حملہ مین شریک تہے اُن کی فوجی سندین ضبط کر لیگئین اب کروگر کو یہ موقع اچھا ہاتھ آیا کہ باشندگان جوہانس برگ کی جانب متوجہ ہو۔ ان لوگون نے اپنے ہتیار دئے تھے اسلئے اُسکے بس مین تھے جسوقت کہ ہائی کمشنر پریٹوریا مین تہے تو اونکے پاس مسٹر جیمبرلین کا ایک تار اس مضمون کا آیا کہ باشندگا جوہانس برگ سے ہتیار لینے کا جو انتظام کیا جائے تو ساتھ ہی اُسکے پریزڈنٹ کروگر سے یہ بھی وعدہ لیا جائے کہ اونکی شکایتون کو وہ دفع کر دین۔ مگر ہائی کمشنر کو جب یہ یقین دلایا گیا کہ مدت دراز سے خفیہ سازشین ہو رہی ہین تاکہ حکومت جمہوری کا نام و نشان تک باقی نرہے تو وہ پریٹوریا سے رخصت ہو کر کیپ ٹاؤن کو واپس گئے اور اون لوگون کے حق مین کچھہ نکر سکے۔ غالباً

اونہون نے یہی خیال کیا ہوگا کہ "خود کردہ را چہ علاج" اسمین کوئی شبہ نہین
کہ اس معاملہ مین سر ہرکیولز رابنسن کی روش بالکل مناسب حال تھی۔ اس امر
کا اظہار تمام عالم پر نہایت ہی ضروری تھا کہ ایسے ناجائز حملہ سے گورنمنٹ انگلشیہ
کو کوئی سروکار نہین ہے اس مطلب کو اونہون نے بہت اچھی طرح ادا کیا اور
مسٹر روڈس کو اپنے عہدۂ وزارت اور ڈائرکٹری چارٹرڈ کمپنی روڈیشیہ سے مستعفی
ہونا پڑا۔ گو مسٹر روڈس کو ملکی معاملات سے مجبوراً قطع تعلق کرنا پڑا۔ مگر اب بھی
وہ افریقہ کے سربرآوردہ لوگون مین شمار کئے جاتے ہین۔ یہ بڑے دولتمند
ہین اور اپنے روپیہ کو اس کوشش مین صرف کیا کرتے ہین کہ افریقہ مین
حکومت برطانیہ روزافزون ترقی کرتی رہے یہ انہین کی کوششون کا نتیجہ ہے
کہ اسوقت بہت دور تک وسط افریقہ مین ریل پہونچگئی ہے اور چند سال مین
کیپ سے قاہرہ تک جسکا سات ہزار میل کا فاصلہ ہے ایک مسلسل لائن جاری ہوگی
اس وقت وہ کمبرلی مین محصور ہین اور وہان تہوڑی سی فوج انگریزی کے ساتھ
بورون کی ایک جماعت کثیر سے مقابلہ کر رہے ہین جو محاصرہ کئے ہوئے ہے۔
اب مجھکو پریٹوریا اور پریزیڈنٹ کروگر کیطرف مخاطب ہونا چاہیئے جسوقت
اہل شہر سے ہتیار لے لئے گئے تو اصلاح کرنیوالی کمیٹی کے سب ارکان جرم
بغاوت مین گرفتار کر لئے گئے۔ اور پریٹوریا کے قید خانہ مین بند کئے گئے
اسکا سبب وہی خط تھا جو اون لوگون نے جیمسن کی طلب مین بہیجا تھا

جسپر پیشوایون کے دستخط تھے۔ یہ خط ایک کنجی اور اوس خفیہ مراسلہ کے ساتھہ جو سفرون مین لکھا ہوا تھا جیمسن کے اسباب مین سے برآمد ہوا تھا۔ چند مہینے قید مین رہنے کے بعد ایک شخص کے سوا سب نے اپنے جرم کا اقبال کرلیا جن چار شخصون نے خط پر دستخط کئے تھے اونکو سزاے موت دیگئی اور باقی ماندہ مختلف مدتون کے واسطے قید کئے گئے آخر مین تمام سزا ئین مبدل بہ جرمانہ ہوگئین جو پیشوا تھے۔ اونپر [illegible] ہزار پونڈ یعنی ڈہائی لاکھ سے زیادہ اور دوسرون پر کم کم جرمانہ کیا گیا۔ اس ظلم سے ایک لاکھ پچاس ہزار پونڈ جرمانہ کی صورت مین بورون کے خزانہ مین داخل ہوگیا۔

اب جنگ کی داستان ختم ہوا چاہتی ہے اور وہ اسباب جن سے اس لڑائی کا آغاز ہوا وہ بھی قریب اتمام ہین - چونکہ گذشتہ چند سال کے واقعات سے کم و بیش تمام لوگ واقف ہین اِسلیئے اس مقام پر اونکی صراحت نامناسب معلوم ہوتی ہے -

حملۂ جیمسن کا شروع نتیجہ یہ ہوا کہ روڈیسہ جو ٹرانسوال کی جانب جنوب واقع ہے وہان کی بہادر اور جنگجو قوم متابیل بگڑ گئی اور ایک وحشیانہ جنگ کے بعد آخرکار مطیع اور مغلوب ہوئی -

خود ٹرانسوال مین بھی یوٹلینڈرس کی حالت سنبھلنے کے قابل نہ رہی کیونکہ اونھون نے اپنی حماقت اور نادانی کی وجہ سے بہت براکوچہ اختیار کیا تھا اونکی داد رسی کا موقع ہاتھ سے جاتا رہا تھا اور جو لوگ کہ اونکے ہمدرد تھے اونکے دل بھی اونکی طرف سے بالکل لوٹ گئے تھے - مگر شکایتون کا دفتر کھلا ہوا تھا اور روز بروز اون مین ترقی تھی - نئے نئے قانون جاری ہوتے جاتے

تھے۔ جن سے فقط ظلم تازہ مقصود تھا۔ بور عہدہ دار اونکو عام طور پر بُرا بھلا کہتے تھے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک موقع پر ایک بور پولیس سپاہی نے ایک انگریز کو گولی ماردی وجہہ یہ تھی کہ اُس کی بی بی آرام کررہی تہی اور اُسنے سپاہی کو سونے کے کمرہ مین جانے کی ممانعت کی تھی۔ اس ظلم کا کچھہ انصاف نہ کیا گیا اب جون جون زمانہ گذرتا گیا اور یہ خبرین طشت ازبام ہوئین تو اوسوقت انگلستان مین ایک عام جوش پیدا ہوا کہ ملک کی حرمت اور ٹرانسوال مین ہموطنون کی حالت درست کرنے کے خیال سے کچھہ نہ کچھہ ضرور کرنا چاہیئے۔ اب یوٹلینڈرس کی شکایتون کے گڑے مردے پھر اکھڑنے لگے اور ہوم گورنمنٹ اور پریسڈنٹ کروگر کے درمیان یہ بحثین چھڑ گئین۔ اسی اثناء مین حملہ جیمسن نے ٹرانسوال مین ایک دوسرا رنگ پیدا کیا۔ بورون نے یہ ٹھان لی کہ یوٹلینڈرس کی ہرگز حمایت نہ کرینگے۔ مگر ڈاکٹر جیمسن کی غضبناک کوششون نے اونکے کان کھولدئے کہ اگر وہ لوگ ملک ندینگے تو یوٹلینڈرس انگریزون سے ملکر جنگ پر آمادہ ہوجائینگے۔ مگر اس سے اونکو ذرا بھی ہراس نہ ہوا کسی قدر تجربہ سے انہون نے خیال کرلیا کہ انگریز بڑے بزدل ہین۔ وہ لڑ نہین سکتے اونکے پاس فوج نہین ہے اور ماسوا اسکے ولایت کا آزاد فرقہ کبھی لڑنے پر رائے نہ دیگا۔ ذیل کا خط بورون کی جہالت اور حماقت کا آئینہ ہے۔ یہ لڑائی کے تھوڑے دن قبل اخبار لنڈن ٹائمس مین شایع ہوا تہا۔ اور ضمیمہ کے طور پر

مسٹر رائیڈر ہاگرڈس نے اوسے اپنی کتاب مین درج کیا تھا۔ اب مین اوس خط کو اونکی راے کے ساتھ اس مقام پر نقل کرتا ہون۔

بور کے منصوبون پر ایک بور کا خیال

مین ایڈیٹر کے تمہیدی فقرات کے ساتھ اس خط کی نقل کرتا ہون جو اخبار ٹائمس ۱۲ر اکتوبر ۱۸۹۹ء مین طبع ہوا تہا۔ وہ خط اہل فہم کے مطالعہ کے قابل ہی بہت کچھ بلکہ زیادہ تر اس کا حصہ سب سر و پا خلاف قیاس باتون۔ بادہوائی فقرون اور بالکل لاف زنی سے مملو ہے صرف تعریف اس بات کی ہے کہ نفرت اور کراہت کے بدرنگ رنگون سے اسے خوب رنگا ہے۔ مگر اس طوفان بدتمیزی سے (جو کسی نیم تعلیم یافتہ کیپ ڈچ کی جماعت افریکنڈر ایرشین ایلورٹو کا اٹھایا ہوا ہے) ایسے واقعات ظاہر ہوتے ہین کہ جو سچے ہین اور جنکو دل مین جگہہ دینا چاہیئے مین خاص کر کے مسئلہ فراہمی غلہ کی نسبت کہتا ہون اور اسوقت جبکہ جنگ چھڑ جائیگی اور غلہ کی ضرورت ہوگی اور نرخ بڑہ جائے گا تو سلطنت جرمنی کی کیا رفتار ہوگی۔ (فقرہ سوم مراسلہ "پی۔ اس" ملاحظہ ہو)

میرے پاس ایک مراسلہ آیا ہے جس کا عنوان "بورون کی جہالت ہے" اور یہ بہت موزون ہے کاتب ایک مشہور و معروف ڈچ ہین۔ اور کیپ کالونی کے ڈچ ضلع مین ایک مشہور شہر ہے وہین کا وہ پتہ دیتے ہین۔

خط درج ذیل ہی

جناب من - آپنے اپنے اخبار مین اکثر بوروں کی جہالت پر مضامین لکھکر اپنا دل ٹھنڈا کیا ہے - ہملوگ ایسے جاہل نہین جیسے انگریزا خبار نویس یا انگریز مدبرین اور نہ ایسے بیوقوف ہین جیسے آپ حضرات ہملوگ اپنی حکمت علمی کو خوب جانتے ہین اور اُس مین فرق نہین آنے دیتے ہملوگ نہ کسی کے مطیع ہین اور نہ ہم لوگونکو کسی کی مخالفت کا خوف ہے - آپکی کیثر کنسرویٹو جماعت آپکی قلیل ریڈیکل جماعت کی مٹھی مین ہے - اور آپ کی ریڈیکل جماعت ہمارے دور اندیش اور بلند نظر پریسیڈنٹ کے قابو مین ہے - ہم لوگون نے اپنی خواہش سے تاخیر کی اور ایسا ہی ہوا ادرزمبیزہی سے لیکر کیپ تک ہم لوگ افریقہ پر حکمران ہین - کیپ کالونی کے تمام اہل افریقہ مدتون سے اسی ذہن مین تھے کیونکہ اس راز سے ہین دونون خوب واقف ہین -

ٹرانسوال مین طلا کی اصل قیمت کم سے کم دو لاکھ ملین پونڈ ہے اور اس بات سے جسطرح ہملوگ واقف ہین اوسی طرح شہنشاہ جرمن اور روس بھی واقف ہین - آپ طلا کی قیمت کم سے کم سات سو ملین پونڈ ٹھہراتے ہین - مگر جرمن اور فرانس کی یہ خواہش نہین کہ آپ طلا کے بیشمار ذخیرون پر قابض ہو جائین وہ یہ کہکر آپکا دل خوش کرتے ہین کہ جنوبی افریقہ مین مداخلت نکرینگے مگر اس بات سے ہاتھ دہو رکھیئے ... وہ ضرور ایسا کرینگے اور بآسانی

اونہین لڑائی کا پہلو ملجائیگا اور ظاہر و باطن آپ کو جنوبی افریقہ سے نکالنے کے لیے ہمارا ساتھ دینگے۔

ہم لوگ جانتے ہین کہ آپ عظیم الشان سلطنتون کے حملون کو روکنے کے لئے قبل سے کوئی تدبیر نہ کرینگے کیونکہ مخالف یعنی صلح پسند جماعت مصارف کی بحث چھیڑ دیگی۔ اور آپکے سست مجہول۔ ناہموار۔ بجس مخمور مزدور لوگ آپ کی مدد کے لئے ٹکس نہ دینگے اور نہ اسکے روادار ہونگے کہ آپکو بحیثیت قوم بقا نصیب ہو۔

۳ ہم لوگون کو یورپ اور امریکہ کے فوجی عہدہ دارون سے معلوم ہوگیا ہی کہ آپ کی سلطنت کو اس وجہ سے آزادی ہے کہ آپ مین صبر و شکیب کا مادہ موجود ہے اور اگر ابھی شہنشاہ ولیم۔ روس یا فرانس سے ملجائین تو آپ کو صفحۂ دنیا سے نیست و نابود کردین وہ جب چاہین آپکو اتنے فاقے دین کہ آپ مغلوب ہوجائین اور خود بخود آپ اپنے کو اونکے حوالہ کردین۔ پھر امریکہ جو کہے وہ آپ کو ماننا ہو۔ وہ غلہ کی آمد کم کردے تو آپ کے مزدور پیشہ لوگ گران نرخ پر لینے کو مجبور ہوجائین اور آپسمین وہ لوٹ مچے اور خانہ جنگیان ہون کہ مزدور پیشہ سلطنت غیر سے بذریعہ جنگ اعانت طلب کرین۔ کیونکہ انگلستان ویلس اور ایرلینڈ کے مزدور مین حب الوطنی کا مطلق جوش نہین۔

۴ ہم جانتے ہین کہ گذشتہ پچاس برس مین آپکے ملک نے بہ نسبت اور

ملکون کے بڑی ترقی کی ہے - کیونکہ آپ کے یہان امریکہ و فرانس کی طرح خانہ جنگیان نہین ہوئین - جن سے آپ کی رگین مضبوط ہوتین یا جرارت و بہادری مین ولولہ پیدا ہوتا اور اسوجہ سے آپ کے یہان کے لایق لوگ ولنٹیر فوج مین داخل ہونا پسند نہ کرینگے - پھر ایسی حالت مین لامحالہ آپ کو آخور لوگون کو لڑائی کے لیئے بھرتی کرنا ہوگا اور اُن مین ایسے لوگ ہونگے جن کے قوائی جسمانی ضعیف - عقلی اور اخلاقی قابلین مقصود - اور ہرگز اس قابل نہوسکے کہ جنگ کے کام آسکین -

۵ - آپ کے جنگی افسر بہت ہی لغو اور فضول ہین - اونکے دماغ عرش پر ہین وہ کم مشق ہین اون مین اتنی قابلیت نہین کہ گورے آدمیون کے ساتھ میدان جنگ مین لڑسکین آفریدیون نے آپکے ناطقے بند کردے اور سوڈانیون پر اسلئے آپ نے فتح پائی کہ اُن بیچارون کے پاس ایک بندق تک نہ تھی -

۶ ہم جانتے ہین کہ آپکے لوگ جو آپ ہی کی خوگیری کی بھرتی ہین - خلقتاً نحیف و زار ہین اُن کا ساجسم مرض عیاشی سے پہلا ہے اور آپ کے سرکاری نقشون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جنگ کی تکلیفین برداشت نہین سکتے -

۷ ہمین معلوم ہے کہ تمام برٹش قوم پر زوال آرہا ہے وہان پیدایش کا بازار سست ہوچلا ہے آپ کے بچے ضعیف و ناتوان بیمار اور بدشکل پیدا ہوتے ہین اور آپ کے ملک مین زیادہ تر عورتین یا ہر قسم کے لولے لنگڑے

مدقوق ضعیف بیمار۔ اور سودائی ہوا کرتے ہین یا جنکو صرع یا سرطان کا عارضہ ہوتا ہے اور جن کی آپ دل لگا کے حفاظت اور پرورش کرتے ہین۔

۸ ہملوگ خوب واقف ہین کہ وس مین نو حصہ آپکے مدبرین سلطنت اور اعلے درجہ کے عہدہ دار بحری یا بری عوارض گردہ مین مبتلا ہین جن سے اون کی ہمتین اور ارادے بالکل پست ہوگئے ہین اور اسوجہ سے جہانتک بس چلتا ہے وہ زمہ داریونکے کامون سے بہت بہاگتے ہین۔

۹ ہم لوگ جانتے ہین کہ آپکی بحری فوج زیادہ ہے۔ مگر اوسکی قوت زبردست نہین اور اس کا تمام جسم نمکحرامی سے پہوٹ گیا ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ نشانات کے کتابون کی چوریان ہوا کرتی ہین۔ افسرون پر حملے ہوتے ہین۔ انجنون کو عمداً نقصان پہونچایا جاتا ہے۔ لوگ فرار ہوتے چلے جاتے ہین اور ان تمام باتون کو آپکے افسرون کی ہوشیاریان روک نہین سکتین۔

۱۰ ہملوگونکو خبر ہے کہ آپ کی کنسرویٹو گورنمنٹ بالکل ہی دہوکے کی ٹٹی ہی اور اوسنے ۱۸۸۸ء سنہ ۱۹۰۱ء مین انگریزی توپخانہ کی قوت بالکل کم کردی۔ ہملوگ یہہ بہی جانتے ہین کہ اب اوسکا منشا نہین کہ آپ کی ملیشیہ سپاہ کو قواعد سکہائی جائے یا جنگی بیڑون سے لڑائی کا کام لیا جائے یا والنٹیرون کو اسباب جنگ کے لئے کافی روپیئے دیئے جائین تاکہ وہ اچہے نشانہ باز اور مستعد سپاہی ہون۔ ہملوگ جانتے ہین کہ برٹش سپاہی یا جہازی نہ صرف اہل جرمن۔ فرانس اور

اور امریکہ کے نشانون بازون سے بالکل گھٹے ہوئے ہین - بلکہ جاپانیون - افریدیون چلیون - پردیون - بلجیون اور روسیون کے مقابلہ پر ادنی درجہ کے ہین -

۱۱ ہملوگ جانتے ہین کہ کسی برٹش گورنمنٹ مین اتنا دم نہین کہ جنگی یا بحری نوکری پر لوگون کو مجبور کرسے - کیونکہ اہل انگلستان زیادہ تر جرمنون - روسیون اور فرانسیسون کے زیر حکومت رہنا پسند کرینگے بہ نسبت اسکے کہ وہ اپنی سرکار کی مجبورانہ خدمت کرین -

۱۲ - ہم لوگ واقف ہین کہ ہملوگ انگریزی کتون کے محکوم نہ رہینگے ہملوگ افریقہ سے اونکو نکال باہر کرینگے - اور دوسری بہادر قومین جن مین جنگی خدمتون کی قید ہے اور شجاعان یورپ جکا لوہا مانے ہوئے ہین وہ آپس مین آپکی ریاستون کا حصہ بخرہ کر لینگے -

کیپ ڈچ اور بورون کی جہالت کا اب نام نہ لیجیے دیکھیے تھوڑے دنون مین آپ کی حماقت خود ثابت ہوئی جاتی ہے اور آپ کی شہزادی بہت جلد شہنشاہ جرمن کی خوشامدین کرینگی کہ آپ لوگون کو ان مصیبتون سے نجات ملے - کیونکہ ابھی آپکی رسوائیون کا خاتمہ نہین ہوا ہے -

تیس ۳۰ برس سے کیپ ڈچ موقع کا منتظر تھا - اب خدا خدا کرکے وہ دن آگیا اور اب وہ قید اطاعت سے اپنے کو الگ کریگا - اور تین لاکھ شجاعان ڈچ آپ کو

پیروں سے روندڈالینگے۔ مین آپسے اب سچ سچ کہتا ہون اور اس تحریر سے سب حال آپ پڑھ کر سمجھ گئے ہونگے۔

آپکا وغیرہ۔ پی۔ اس

۱۲ اکتوبر

اس خط سے بوروں کے جوش اور نفرت کا اندازہ معلوم ہوسکتا ہے جو انہیں خاص انگریزوں کے ساتھ تھی۔ مگر واقعات سے کریمس ۱۸۹۵ء سے کروگر پر یہ ظاہر کر دیا۔ کہ ایک بات ایسی آگئی ہے کہ اب سوائے جنگ کے کسی طرح مفر نہین اور اس سئے وہ لڑائی پر آمادہ ہو گیا۔ جیمسن کے حملے کے آٹھ مہینے قبل ہائی کمشنر لارڈ لاک نے جب پریٹوریا اور جوہانس برگ کی سیر کی تو وہ بوروں کی عداوت اور یوٹلینڈرس کی بیدلی دیکھکر نہایت متعجب ہوا اور اسنے سکرٹری کالونی سے یہ خواہش ظاہر کی کہ میف کنگ مین مسلح فوج رکھنی چاہیے تاکہ ضرورت کے وقت باشندگان جوہانس برگ کی حفاظت ہو۔ بس یہی کام جیمسن سے ہوا۔ فرق یہ تھا کہ اسنے ذاتی طور پر کیا۔ مگر لارڈ لاک بحیثیت نائب برٹش گورنمنٹ ایسا کرتے۔

غالباً کروگر کو اس بات کی اطلاع تھی۔ اور یہ ایک قسم کی تنبیہ تھی کہ اگر کروگر اور اوس کے بوروں نے وہ راہ اختیار کی جو مدنظر ہے تو ایک نہ ایک دن باشندگان جوہانس برگ ضرور جنگ پر آمادہ ہو جاینگے۔

نقشہ ذیل اپنی آپ شہادت دیتا ہے جو سلطنت جمہوری جنوبی افریقہ (ٹرانسوال) کی سرکاری رپورٹ سے اخذ کیا گیا ہے۔ اخبار "ڈروتھہ" مطبوعہ ۱۲ دسمبر سنہ ۱۸۹۹ء مین یہ دوبارہ شایع ہوا تھا۔ اخبار جسکا ابھی ذکر کیا گیا۔ بوئرون کا بڑا ہمدرد اور خیر خواہ ہے۔

"سنہ ۱۸۹۵ء اور سنہ ۱۸۹۶ء مین جو دوگنا اور چوگنا خرچ بڑھ گیا۔ اس کا بیان ایسا مطلب خیز ہے کہ فروگذاشت کرنے کو دل نہین چاہتا۔

سنہ ع	فوجی	تعمیرات	وظایف مخصوص	خدمات متفرقات	جمع
۱	۲	۳	۴	۵	۶
سنہ ۱۸۸۹ء	۷۵ و ۵۴۳ پونڈ	۳۰۰ و ۱۷ پونڈ	۵۸ و ۷۳۷ پونڈ	۱۷۱ و ۰۸۹ پونڈ	۴۰۵ و ۴۱۹ پونڈ
سنہ ۱۸۹۰ء	۴۴۳۴۳۹	۱۳۳۷۱	۵۸ ۱۶۰	۵۰۷۵۷۹	۴۲۹۹۹
سنہ ۱۸۹۱ء	۷۳۹۰۰۱	۷۶۴۹۴	۵۲۴۸۶	۴۹۲۰۹۴	۱۱۷۹۲۷
سنہ ۱۸۹۲ء	۵۲۵۰۹۸	۹۳۴۱۰	۴۰۲۷۶	۳۶۱۶۷۰	۲۹۷۳۹
سنہ ۱۸۹۳ء	۵۰۰۵۵۹	۱۳۲۱۳۲	۱۴۸۹۸۱	۲۰۰۱۰۶	۱۹۳۴۰
ف سنہ ۱۸۹۴ء	۵۲۸۹۲۶	۱۶۳۵۷۴	۷۵۸۵۹	۲۶۰۹۶۲	۳۸۱۵۸

ف۔ جون کے مہینے مین لارڈ لاک نے پریٹوریا کا سفر کیا تھا۔

سنہ	فوجی	تعمیرات	وظائف مخصوص	خدمات متفرقات	جمع
۱	۲	۳	۴	۵	۶
سنہ ۱۸۹۵ء	۱۴۸۵۲۲۴	۹۳۸۸۶۲	۲۰۵۳۳۵	۳۵۴۷۲۴	۸۷۳۰۸
سنہ ۱۸۹۶ء	۳۰۰۷۳۷۲	۱۳۸۷۲۴	۶۸۲۰۰۸	۷۰۱۰۲۲	۴۹۵۰۱۸
سنہ ۱۸۹۷ء	۱۷۹۳۲۷۹	۱۳۵۳۴۵	۲۴۸۶۸۴	۱۰۱۲۸۶۶	۳۹۶۳۸۴
سنہ ۱۸۹۸ء (پہلے نو مہینے)	۹۰۴۸۷۷	۱۰۰۸۷۴	۱۵۷۵۱۹	۴۸۳۰۳۳	۱۶۳۴۵۱

اُن اسلحہ وسامان جنگ کے اعتبار سے جو بورون کے پاس موجود ہین ظاہرا کسی قدر راستی کے ساتھہ بیان کیا گیا ہے کہ یہ اعداد حقیقتاً صحیح نہین اور دوسرے تین ابواب کا زیادہ تر حصہ توپون کی خریداری فراہمی اسباب اور قلعون کی تعمیر مین صرف ہوا ہے۔ اسوجہ سے نامہ نگار اس پی کا یہ بیان جس کے مراسلہ کی مین نے نقل کی ہے بہت صحیح معلوم ہوتا ہے "کہ تیس برس سے باشندگان کیپ ڈچ موقع کے منتظر تھے۔ اب اُن کا وقت آگیا ہے وہ طوق اطاعت اتار پھینکینگے اور تیس ہزار شجاعان ڈچ آپکو پامال کر ڈالین گے مین نے آپ سے سچ کہا ہے۔ اور اس خط سے آپ پر حقیقت کھل گئی ہوگی"

اسکے بعد یہہ کون کہہ سکتا ہے کہ انگریزون نے بورون سے اُنکی آزادی یا

۳۔ بغاوت جس کا انجام فوج کشی ہوا۔

اون کا ملک سپینت کے خیال سے خواہ مخواہ جنگ کی۔ یہ کہئیے کہ وہ خود لڑنے پر تلے ہوے تہے۔ کیونکہ بقول اون کے "اونکا وقت آگیا تہا" اور وہ یہ سمجہے ہوے تہے کہ آتش بغاوت صرف ٹرانسوال ہی مین نہ پہیلیگی۔ بلکہ اوس کے شعلے تمام کالونی مین بہڑک اوٹہینگے۔

اس اثنا مین جیسا کہ قبل ذکر ہوا۔ یوٹلینڈرس کی شکایتون کی نسبت خط وکتابت جاری تہی۔ اور گورنمنٹ پر ظاہر کر دیا گیا تہا کہ عہدنامہ لندن ۱۸۸۴ء کے اس شرط کی تعمیل نہ کیگئی جس نے تمام باشندگان ٹرانسوال کے مساوی حقوق کی ذمہ داری کی تہی۔ مسٹر ہیگرڈ نے اس نامہ وپیام کا لب لباب اسطور پہ لکہا ہے اور اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے کہ اس مقام پر مین بہی اُسے نقل کرون۔

"دو برس سے زیادہ ہوتا ہے کہ سر الفرڈ ملنر افریقۂ جنوبی کے ہائی کمشنر مقرر ہوکر گئے۔ اوسوقت سے باعانت گورنمنٹ ملکہ معظمہ وہ اس امر کی کوشش کرتے رہے کہ یوٹلینڈرس کی شکایتین رفع ہو جائین۔ اور جو کدورتین سلطنت انگریزی اور حکومت جمہوری ٹرانسوال کے درمیان پیدا ہوگئی ہین۔ وہ بالکل مٹ جائین۔ آخر کار کوششین نتیجہ خیز ثابت ہوئین اور سر الفرڈ ملنر اور پریزیڈنٹ کروگر دونون یکجا جمع ہوے۔ اس اجتماع کو جلسۂ بلوم فونٹین کہتے ہین۔ جسکے انعقاد کو چار مہینے کا عرصہ گذرا تہا۔ اس صحبت مین سر الفرڈ نے یہ سمجہکر کہ یہ کوئی

سخت سوال نہین ہے اور علاوہ اسکے وہ لوگ ٹرانسوال کے دوسرے باشندون کسیطرح مساوی حقوق کے مستحق ہین پریزیڈنٹ سے یہ استدعا کی کہ جو یوٹلنڈرس ملک کو اپنا گھر سمجھکر آباد کیا چاہتے ہین وہ پانچ برس کی بود و باش کے بعد فرنچز (آزادی) کے مستحق سمجھے جائین۔ اس تجویز کو مسٹر کروگر نے نامنظور کیا۔ کیونکہ حکومت کی آزادی مین فرق آتا تھا۔ خیر جلسہ برخاست ہوا۔

اس وقت سے اب یہ خیال پیدا ہوا کہ جنگ ضرور ہوگی۔ شاہی گورنمنٹ کے متعدد مراسلون اور درخواستون پر پریزیڈنٹ اور واکسراد نے فرنچز کے وعدے کئے۔ مگر اونکے ساتھہ چند شرایط ایسے تھے جن سے اُن مین گھتیان پڑگئین تھین اور جنکو شاہی گورنمنٹ قبول نہین کرسکتی تھی اوس کی مثال یہ ہے کہ ۱۹ اگسٹ کو جو پانچ برس کی مدت بود و باش کا وعدہ کیا گیا تھا اُسکی ساتھہ یہ پیچ بھی لگادی گئی کہ آیندہ اندرونی معاملات سلطنت جمہوری مین دست اندازی نہ کیجائیگی۔ اور سلطنت ملکۂ معظمہ پھر آزادی کی نسبت مصر نہو۔ اور اگر آیندہ اختلافات پیدا ہون تو پنچایتی اصول تسلیم کرنا ہوگا۔

اگر گورنمنٹ ان شرایط کو قبول کرتی تو اُسکے یہ معنی تھے کہ ٹرانسوال کے سر سے حکومتِ ملکۂ معظمہ کا سایہ اوٹھہ جاتا۔ کیونکہ اُن لوگون کی آیندہ مداخلت مشروط تھی۔ اسلئے کہ وہ مجبورانہ اسکا خیال رکھین۔ مگر فرنچز جو ایک سال کے لئے عطا کی گئی تھی وہ دوسرے سال منسوخ یا فضول سمجھی جاتی تھی۔

یہہ بھی قابل لحاظ ہے کہ اس مسئلہ فرینچز سے جانبین کی رنجشین نہین دفع ہو سکتی تہین۔ گو اس امر کو ظاہرا بہت قوت دی گئی تھی اگر کچہہ یوٹلینڈرس ریاست بور مین بطور باشندہ رہنا پسند کرتے تو ایسی حالت مین یہ کہنا دشوار ہے کہ اس مسئلہ خاص مین شاہی حکومت کیا مدد دے سکتی تہی گو وہ حالت اون لوگون کے لئے مفید ہوتی۔ اب جو سلوک کہ ہماری ہندوستانی رعایا باشندہ ٹرانسوال کے ساتھہ ہو رہا ہے اُس اعتبار سے ہم لوگون کو کہنا چاہیئے۔

اولاً جو نئے برجرس کہ پیدا ہوتے وہ چہوڑے ہوئے ملک کی ضرورتون اور خواہشون کا مطلق خیال نہ کرتے اور یہ بھی سمجھتے کہ شرطِ اطاعت نے انہین مخالفت پر مجبور کر دیا ہے کم سے کم اگر وہ مدد دے بھی سکتے جیسے سالہا سال کا عرصہ گذرتا تو یہ سلطنت کی دانائی اور شان کے خلاف تہا کہ وہ اُن لوگون کی عمدہ خدمتون پر بھروسہ کرتی جنکو کبھی اُس سے تعلق تہا۔

تمام اخبارون اور اکثر مقامون مین یہ مشہور ہے۔ کہ جوہانس برگ اور اوس کے یوٹلینڈرس نے اس حالت کو انتہا تک پہونچایا ہے۔ لبرل فارورڈس اور وہ حضرات جو ایڈیکل ریکورڈس کہے جا سکتے ہین اون مین عام طور پر ہنگامہ ہے کہ یہ لڑائی یوٹلنڈرس اور اہل وول کے لئے برپا ہو گی مگر یہ خیال سراسر غلط ہے ہان یہ ضرور ہے۔ کہ یوٹلنڈرس کے عمون نے پہوڑا بنکر حکومت ٹرانسوال کی بدنظمیون مین ایک زخم پیدا کر دیا ہے۔ اور جنوبی افریقہ کے ڈچون کے

کانون مین کچھہ ایسا پھونکدیا ہے کہ آخرکار حکومت جمہوری جنوبی افریقیہ اپنے کو آزاد سلطنتِ شاہی کے لقب سے پکارنے لگی۔ یہ امر مسلم ہے کہ یوٹلینڈر نیز اوراوسکے میگنٹس جس نام سے کہ رینڈ کے اہل دول پکارے جاتے ہین سلطنت شاہی کی جنگ غالب سے بے انتہا فائدہ اوٹھائینگے۔

مگر چونکہ لڑائی کا انجام یہ ہوگا کہ ہر سال لاکھون کی آمدنی دوسرے کے کیسون مین پہونچ جائے گی اسلئے یہ قیاس نہین کیا جاسکتا کہ جنگ اس غرض سے کیگئی ہے سچ تو یہ ہے کہ کوئی پرائے شگون کیلئے اپنی ناک نہین کٹائیگا یہ ملکی نہین ملکہ شاہی مسئلہ ہے اور سلطنت کی بہبودی کے خیال سے اسکا تصفیہ ہوجانا چاہیئے۔

اب پیام وسلام کا ذکر کرتا ہون۔ وعدے وعید پہلوتہی۔ عہد و پیمان تسلی آمیز فقرے دوسرے جلسون کی تجویزیہ سب بانین انواع واقسام کی حیرانیون کے ساتھ برابر پیش ہوا کین۔ آخرکار ۲۲ ستمبر کو مسٹر چمبرلین نے آپ کر بذریعہ سر الفرڈ ملز گورنمنٹ جمہوری جنوبی افریقیہ کو اطلاع دی کہ اب اُن باتون مین گفتگو بیکار ہے اور گورنمنٹِ ملکہ معظمہ مجبور ہے کہ اس معاملہ پر پھر غور اور ایسے قواعد منضبط کرے جن سے فساد کا خاتمہ ہوجاے جسے سلطنت جمہوری کی عرصہ دراز کی حکمت عملی نے جنوبی افریقیہ مین پھیلار کھا تھا۔

گورنمنٹ آیندہ مراسلہ مین اپنی تجویزون سے آپکو مطلع کریگی"۔

اسکے جواب مین پریزیڈنٹ کروگر کا آخری خط آیا کہ ۴۸ گھنٹے کے اندر انگریزاپنی تمام

فوجین سرحدی مقامون سے اوٹھالین کمک کے لئے ولایت اور ہندوستان سے بھی فوج
نہ آنے دین اور اون تمام فوجون کو جو اسوقت جہاز پر ہین اونھین بھی ہرگز اترنے نہ دین
بھلا ایسی بے سر وپا باتون کا کیا جواب ہے - نتیجہ یہ ہوا کہ ۴۸ گھنٹے کے
بعد بور فوجین سرحد نٹال کے پار ہوگئین اور میدان کارزار گرم ہوگیا -

مگر یہ جنگ صرف ٹرانسوال کے بورون ہی کے ساتھ نہ تھی - بلکہ آرنج
فری اسٹیٹ کے بور بھی جن کے ساتھ ہمیشہ سے دوستانہ برتاو تھا اس
لڑائی مین شریک ہوگئے اور کھلم کھلا کہنے لگے کہ اگر جنگ چھڑی تو ہم اپنے
ٹرانسوال کے بھائیون کا ضرور ساتھ دینگے اونہون نے جیسا کہا ویسا ہی کیا مگر اس سے
ہملوگ خشمگین نہ ہوتے اور اب بورونکی طرح وہ بھی ہمارے خون کے پیاسے ہورہے ہین
ان واقعات کے بعد کون کہہ سکتا ہے کہ یہ بیجا جنگ ہے - اسمین کلام نہین
کہ چند ڈچ بورون کے مقابلہ مین انگلستان ایک اولوالعزم اور باعظمت سلطنت ہے
کسقدر باعظمت - اسکا ثبوت بورونکو تین مہینے کی لڑائی کے بعد خود ملگیا تھا - مگر یہ
لڑائی امریکہ کی خانہ جنگی سے زیادہ بیجا نہین جسے چالیس برس کا زمانہ گذرا جبکہ فدرلون (اہل معاہدہ)
نے ٹھان لی تھی کہ بہتر ہوگا کہ اپنی جان سے ہاتھ دھوئین بہ نسبت اس کے
کہ صوبجات متفقہ کو تباہ ہونے یا سلطنت سے نکل جانے دین -

اسمین شک نہین کہ انسان کی توجہ اور ہمدردی زیادہ تر قلیل جنگ
آزما لوگون کیطرف مائل ہوگی جو ایسی چیز کے لئے لڑتے ہین جسکو وہ ویسے عزیز

رکھتے ہین۔ وہ اُسے آزادی کہتے ہین مگر دراصل وہ آزادی نہین بلکہ ایک قسم کی مطلق العنانی ہے یا یہ کہیے کہ تہوڑون کا بہتون پر ظلم ستانی کا حق۔ جنگ امریکہ مین بہت سی قومین خاص کر کے انگریز اہل جنوبی صوبجات کے ہمدرد تھے جو جو ایک جم غفیر کا مقابلہ کر رہے تھے۔ مگر اب چونکہ اُسکے نتیجہ سے ہر شخص واقف ہے کوئی خواب مین بھی نہین کہتا کہ وہ بیجا جنگ تھی۔ یہی حال اس لڑائی کا ہی جب لوگ یہ خیال کرینگے کہ برسون سے بور لڑائی کی تیاریان کر رہے تھے انگلینڈ سے بغاوت پر آمادہ تھے اور وقت کے منتظر تھے تو آپ ہی سمجھ جائینگے کہ انگریز اسلیے نہین لڑتے کہ چند معدنیات طلا پر قابض ہو جائین یا کئی ہزار یٹلنڈر کے لیے آزادی حاصل کرین بلکہ اسلیے کہ بحیثیت سلطنت اُن کا وجود قائم رہے اگر انگریز جنوبی افریقہ کا خیال دل سے اُٹھا دین اور ڈچ بورون کی شرطون پر عمل کرین تو سلطنت انگلستان اور سلطنتون مین دوسرے درجہ کی شمار کیجائے گی اور جیسا کہ نامہ نگار اِس۔ پی نے پیشین گوئی کی ہے "اور زبردست سلطنتین جہان فوجی خدمتون کی قید ہے اور جنکا لوہا شجاعان یورپ مانے ہوئے ہین وہ آپس مین مِل جلکر اُن کی ریاستون کا حصہ بخرہ کرینگے"۔

مگر خدا کا شکر ہے کہ ابھی وہ دن کوسون دور ہے۔ ہان اگر اس لڑائی سے کوئی نتیجہ حاصل ہوگا۔ تو وہ یہ ہے کہ تمام عالم پر آشکار ہو جائے گا۔ کہ سلطنت انگلستان کس تمول اور قوت کی سلطنت ہے۔ اُس سے جو کچھ قصور ہوئے